هو الله تعالی

رسالهٔ شریفهٔ الصلاة المستبین

شأنه العزیز

جلد ۱

رسالۂ شفیۃ ابصار المستبصرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اتم حجتہ علی الثقلین ببعثۃ النبی الہاشمی المنصور لیخرجہما
تبیان بینات آیاتہ من الظلمات الی النور وخص الاوصیاء من ذریتہ بعدہ
لیرشدوہما الی ظل الایمان وینقذوہما عن حرور الکفر والفجور وعصمہم
عن المعاصی ورجس الکذب [illegible] والغوایۃ والزور وجعلنا
من امۃ اشرف الانبیاء محمد الطامس معالم الشرک والدامس
مناہج کل کفور وصلی اللہ علی محمد والہ واوصیائہ الاصفیاء الموصوفین
بقلیل من عبادی الشکور امّا بعد جبکہ مترجم نے اصل اس کتاب کو کثیر
الفائدہ دیکھا اور نفع اسمین بہت پایا تب اپنی ہمت کو اس امر پر رکھا کہ
زبان فارسی سے اردو زبان مین ترجمہ کرے اسواسطے کہ اہل حق یعنے خدا
شناس لوگ پڑہنے کے وقت ساتھہ خیر جزیل اور فائدہ جمیل کے فایض اور
فایز ہون یعنے جبکہ اس کتاب کو پڑہین تب برکت سے اوسکی بہت سی خیر اور
فائدہ کثیر حاصل ہووے آمین اور عند الترجمہ یعنے ترجمہ کے وقت ۲ عبارت کو اوسکے

اوسکے موجب ملال اور طول کلام کے دیکھا اس واسطی طریق اختصار کو مرعی رکھا یعنی
اوس طول کلام کو مختصر کیا اور کہا یا اور جس سے کہ فایدہ حاصل تہا اوس پر اکتفا
بس کیا اب یہان سے شروع اصل مطلب ہی امّا بعد اس بیان کے کہتا ہی
فقیر حقیر عبد الوہاب بن عبد الرحمن بن محمد حسین بن نظر علی بن مرتضی قلی رہنی والا
شہر دہلی کا کہ میری والد بزرگوار یعنی باپ میری خط نسخ سے بہت ماہر تہی اور
اکثر وقت کتابت قرآن شریف کے کیا کرتے اور لکہا کرتی تہی اور ان کو ایسا
حافظہ ہو گیا تہا کہ کلام اللہ کو اول سے آخر تلک بغیر دیکھنے کے لکہا کرتے تہی
اور ان کا مذہب حنفی تہا خدا ان پر رحمت کرے اور مین بہی حنفی مذہب
رکہتا تہا و لیکن کیا فایدہ جو شان شہد اور عسل صاف کی ہی زقوم اور
توہر کے جہاڑ پر لٹکتا ہی اور یہہ کلام بلاغت نظام جو رُبَّ تَالِ القُرآنِ
وَالقُرآنُ یَلعَنُهُ ترجمہ یعنی بہت پڑہنی والے قرآن کے ہین اور وی عمل نہین
اوس پر اور چلنی نہین ہین اوس پر قرآن لعنت کرتا ہی اونکو گویا اوسکے
اور اوس جلیسے کے حق مین واقع ہی اسلئے کہ وہ جیوانو اور دم دار ون
اور ما بعد ارون اور بہلا چاہنے والون مین سے بیٹہے ہندہ سکے بہا کہ وہ
آنکہ لا کبا د یعنی کہانی والی جگر کہی تہی بیت چند گوئی ز مادر و پدرم ترجمہ
کہان تک بیان کریگا میری مان اور باپ سے معدنم سنگ لیک من گہرم
یعنی کہان اور معدن میری پتہر کہی و لیکن مین گوہر ہون مردمان جملہ ناخلف

پسرند یعنی سب لوگون کے بیٹے ناخلف ہین اور ہوتی ہین من بیچارہ ناخلف
پدرم یعنی مین بیچارہ ناخلف باپ ہون اور ہیہ دعاگو بہی مخالفت اور دم
داری مین کمتر اوسے نتہا بلکہ سانپ ارقم کے طرح سر سے پیر تلک دم
دار تہا المصنفہ عفی عنہ نہ دم دار بودم چو انعام عام یعنی نتہا مین دم دار
مانند حیوانون کے عام اور نادان زسر تا بپا بودہ ام دم تمام یعنی
سر سے پاؤن تلک تہا مین دم تمام چو مار سیہ کو سراپا دم است یعنی
مانند سانپ کالے کے جو وہ سر سے پاؤن تلک دم ہے دران دست
وپا چون جوارح کم است یعنی بیچ اوسکی ہاتہہ اور پاؤن مانند جوارح کے
یعنی جیسے ہاتہہ پاؤن آدمی اور حیوانون کے ہوتے ہین مطول از طول دمم در عجب
یعنی مطول درازی دم میری سے حیرت مین ہے طناب امل از دمم یک وجب
یعنی رستے امید کی مقابل مین میری دم کے بقدر ایک وجب اور بالشت کے
ہے ولیکن جب کہ خضر توفیق کا رستا بتلانیوالا میری راہ کا ہوا تاریکی مذہب
حنفی سے نکل کر سرچشمۂ پاکیزہ اور اچھی اور اونچی دین امامیہ کے پہنچا اور
متمسک ساتہہ رستی مضبوط اور ریسمان محکم کے ہوا امید ہے کہ حضرت
شاہ ولایت پناہ اور وصایت دستگاہ یعنی علی مرتضی ع اس بیچارے
کے حال پر تفقد فرماکے اپنے خاص غلامون مین اور شیعون مین داخل کر
اور بہی بیزار ہونیوالا اور دور ہونیوالا اپنے دشمنون سے جانیوا

وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوفِيق یعنی اور اللہ تعالی مالک اور ولی ہے توفیق دینی کا

لمصنفه
علی کرد مارا ز دوزخ خلاص یعنی علی نی کیا ہمکو دوزخ سے خلاص
که غیر از علی نیست مارا مناص یعنی جو سوا علی کے نہین ہے واسطی ہماری پناہ
علی برد مارا براہ صواب یعنی لیگیا اور علی نے تبلایا ہمکو رستا سیدہا
بر آورد مارا ز ضرب دواب یعنی علی نے نکالا اور بچایا ہمکو مار سے حیوانون کے
علی برد مارا بسوی بہشت یعنی علی لیگیا ہمکو بہشت کے طرف دلم غیر راہ علی
نہشت یعنی اسلئے میری دل نے غیر راہ علی کو چہوڑ دیا چو یزدان بمہرش گلم را
سرشت یعنی جب سے کہ خدا نی ساتہہ محبت اوسکی کے میری کو پیدا کیا
مرا از غلامان خاصش نوشت یعنی مجھکو اپنے خاص غلامون مین لکھا علی
برد مارا براہ نجات یعنی علی لیگیا ہمکو رستے نجات پر چشانید مارا زلال
حیات یعنی چکھایا یعنی پلایا ہمکو صاف پانی زندگی کا علی برد مارا براہ رشاد
یعنی علی لیگیا ہمکو راہ رشاد پر بنور ولایت دلم را کشاد یعنی ساتہہ نور
ولایت کی میری دلکو کہولا یعنی نور محبت سے اپنی میری دلکو روشن کیا
فکند از کرم بر سرم سایه یعنی ڈالا کرم سے سر پر میری سایہ دلم یافت
زان سایه سرمایه یعنی میری دل نے پایا اوس سایہ سے سرمایہ یعنی پونجی
سزد گر کند خود بصد التماس یعنی لایق اور سزاوار ہے اگر کری آپ ساتہہ
صد التماس کے چو مہ از دلم نور حق اقتباس یعنی مانند چاند کے دل سے میری

نور خدا کو اقتباس یعنی جیسا کہ چاند سورج سے روشنی لیتا ہی میری دل نے
اوسیطرح سے نور حق سی روشنی لی ہی علی را من از جان و دل بندہ ام یعنی
واسطے علی کے مین جان اور دل سے غلام ہون زعمر تلف کردہ شرمندہ ام
عمر کو ضایع اور خراب کرنے سے شرمندہ ہون ہنوز علی چون رہ حق جلی ست
جبکہ نور علی سے راہ حق کا روشن ہی خوش انکس کہ راہش بسوی علی است
یعنی خوش اوسکا کہ جسکا رستا علی کی طرف ہی علی آنکہ عینش بود عین علم یعنی
علی وہ ہی جو عین اوسکا ہی عین علم کا کہ ہر موج آن ہست دریای حلم یعنی جو ہر
ایک موج اوسکی ہی دریاء حلم کا ز نا مش چہ پرسی کہ یک لجہ ایست یعنی
لام سے اوسکے کیا پوچھتا ہی کہ وہ ایک لجہ ہی علوم ملایک ازان موجہ ایست
فرشتون کے علوم اوس سے ایک موجہ ہی ز یا نور عرفان اور ایمی است یعنی
روشنی نور عرفان اور معرفت اوسکی کی ایک دریا ہی کہ مہتاب شبخیز
ز و شبنمی است یعنی جو روشنی چاند رات کے نکلنے والے کے اوس سے ایک
شبنم ہی یعنی مانند شبنم کے ہی علی آنکہ مہرش بود فرض عین یعنی علی وہ جو محبت
اوسکے فرض عین ہی بہر حاضر و غایب آمد چہ دین یعنی ہر ایک حاضر اور غایب
کو ہی مانند دین کے یعنی جیسا کہ دین یعنی قرض لوگونکا ادا کرنا واجب ہے
اسیطرح سے دوستی اور محبت علی کی ادا کرنا واجب ہے علی آنکہ مہرش بود ماہ
عید یعنی علی وہ ہی جو محبت اوسکے ہی عید کا چاند کند رستکارم بروز

بروز وعید یعنی کریگی مجھکو سنگار روز وعید کے یعنی قیامت کے دن علی را
چو یزدان ولی خوانده است یعنی علی کو جو خدا نے اپنا ولی کہا ہے نه ظور خفی
بل جلی خوانده است یعنی پوشیده اور چھپا نہین کہا ہے بلکہ ظاہر کہا ہی علی کو
ولی منم بنده خاندان علی یعنی مین ہون غلام علی کی گھرانے کا که جام دلم شد
بهرش ملی یعنی که پیاله میری دل کا محبت سے اوسکی ہی بھرا چو تاریک
شب بدول من سیاه یعنی مانند اندھیری رات کے دل میرا کالا تہا بھر
علی شد منور چو ماه یعنی علی کی محبت سے ہوا دل میرا مانند چاند کے روشن
زدوده دلم را بصیقل علی یعنی صاف اور پاک کیا میری دلکو ساتھ
صیقل کے علی نے خداوند دانا خفی و جلی ترجمہ خداوند دانا یعنی آقا اور مالک
جو جاننے والا پوشیده اور ظاہر کا ہی علی بود واقف رنتر خدا
یعنی علی تہا جاننے والا خدا کے بھید کا ازان رو جہان راشده مقتدا
اس سبب سے اہل زمانے کا ہوا مقتدا اور پیشوا بجز اهم علی را علی کل حال
یعنی چاہتا ہون علی کو بہر حال نخواهم سه تن را که بودند ضال یعنی نہین
چاہتا ہون تینونکو جو تھی گمراه ملخص کلام یعنی چھانا گیا سخن اور تحقیق کیا
گیا کلام یہہ ہی که عرض کرتا ہی فقیر حقیر کثیر التقصیر زبان نیاز اور
بیان ایجاز سے که اوپر رای عالم آرای ارباب فطنت اور رویت
اور اصحاب فکرت اور خداوندان بصیرت کے مخفی نرہی که سبب تصنیف

این مجموعہ ستودہ کا جو ہر ایک حرف اسکا اسطرلاب برج طریقت اور مفتاح
کنوز حقیقت کا اور ہر ایک لفظ اسکا آفتاب فلک حقایق کا اور مصباح
رموز دقایق کا اور ہر ایک سطر سطور مستقیم اسکا شاہ راہ وسیع طرایق
کا بلکہ استوای اقالیم شرایع دین مبین کا ہی سو اسطی نام اوسکا ابصار
المستبصرین رکہا جبکہ یہہ حقیر ساتہہ میامن توفیق حضرت رب العالمین
اور باطن ائمہ معصومین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے بادیہ گمراہی
سجین اور حضیض اسفل سافلین سے اوج علیین کو پہنچا یا کہ کیفیت نکلنے
کے کوئے سے گمراہی کے اور خلاص ہونا بہنور اور گرداب نادانی سے
چہٹنا جال فریب اور نجات پانا بیابان گمراہی سے اور خبردار ہونا بڑے
رستے ہدایت سے اور بیان کرون اور طریقہ بحث اور مناظرہ کا جو
بندہ پہلے بسبیل مجادلہ کہ بعض فضلائی اہل ایمان کے ساتہہ کیا کرتا تہا
اور پہر بطریق مناولہ یعنی اخلاق کے راہ سے اتفاق ہوا کرتا تہا اور حقیقت
مین وسیلہ رشد اور ہدایت کا وہی ہو سکتا ہی تفصیل لکہی اس ارادے
سے کہ شاید وہ لوگ جو طبیعت سلیمہ اور ذہن مستقیمہ رکہتے ہین بعد مطالعہ
کرنے اس مجموعہ کے راہ انصاف سے باہر ہو کر مستبصر ہون اور
غور سے دیکہین وہاب بے منت اور فیاض بے ظنت سب ہمکنان اور
دوستون کو راہ ضلالت سے بچا کر توفیق تامل اور تفکر اور تدبر کی کرامت

کرامت فرماوی اور ثواب اوسکا اس خاکسار حیران کار کو عنایت کرے
وَاللّٰهُ یُحِقُّ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ وَبِهٖ نَسْتَعِیْن اور اللہ تعالی حق کرتا
حق کو اور وہ بتلاتا ہی سیدہی رستی کو اور ساتھہ اوسکے یاری چاہتی
ہین ہم القصہ سبب ظاہر کرنی اس مقال اور بیان کرنی اس اجمال کا یہہ ہی کہ سن
ایک ہزار چالیس اور دو ہجری مین ایک تاجر فرشتہ سیرت اور نہایت
دولتمند صاحب کمال دولت دوجہان سے بہرہ ور اور صاحب نصیب تہا
اور سینہ بے کینہ اوسکا جواہر معانی سے مملو اور صدف گوش ہوش
اوسکے کا حدیث اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ سے پر در تہا یعنی دنیا کہیتی
ہی آخرت کی اور پاکیزہ کہ ظاہر نے اوسکی باطن صدف کو گوش مالی دی
تہی اور صفائی باطن نے اوسکی صفائی ظاہر آئینہ سے دور کی تہی اور قاعدہ
اور قانون اوسکا رضای مولی مطلوب بیت شمایلش نتوان گفت از
ہزار یکی بہر چہ وصف کنم صد ہزار چندان است ساتہہ چند نفر فضلای
مسیحا نفس کی بندر لاہری کیطرف سے شہر دیبل مین تشریف لائی اتفاقات
حسنہ سے ایکدن دوپہر کے وقت بازار دیبل مین ناگہان یعنی ایکا
ایک آنکہہ میری جمال خجستہ خصال خدام عالیمقام لازم الاحترام والاکرام
قدوۃ الفضلاء العظام در دریای معانی نقاد وجوہر سخندانی حقایق شعار
دقایق دثار سالک مسالک طریقت وایقان واقف مواقف حقیقت

وعرفان معین الاسلام والدین مفخر الحاج والمعتمرین المتوسل بحبل الله المتین المختص
بعنایات الملک الولی خصه الله بلطفه الخفی والجلی مولانا عبد العلی الشیرازی نور الله
مرقده وروح الله روحه سے روشن ہوی باوجود اسکے کہ یہہ بندۂ خاکسار
اوس ایام مین جہل مرکب اور تعصب اس درجہ رکہتا تہا کہ منہہ دیکہنا اہل
ایمان کا معصیت بلکہ کفر جانتا تہا جبکہ مین نے اوس بزرگوار کو اوسن بازار
مین سراسیمہ اور حیران اور متردد اور پریشان دیکہا سمجہا مین کہ یہہ بزرگ
اپنی گہر کا رستا بہول گیا ہے تب پوچہا مین نے کہ آپ کیون سرگردان
ہو کہا مین اپنے مکان کی گلی بہول گیا ہون مین نے کہا جناب کون سے محلہ مین
رہتے ہو کہا مین غریب اور مسافر ہون نام محلہ کا نہین جانتا مین نے کہا
آس پاس قریب جوار مین تمہاری مکان کے کوئی مسجد یا اور نشانی دوسری
ہے جو اوس نشانی اور پتے سے لی چلون کہا مسجد جامع عالی ہے ولیکن
بنانے والا اوسکا کون ہے نہین جانتا اس نشان اور پتے سے مین
نے انکو گہر تلک پہنچایا اور برکت سے اوس وسیلہ جلیلہ کے خدمت ذی
رتبت موفور المسرت ملاذ زمان حاجی الحرمین الشریفین زایر رسول الثقلین
حاجی علی رضا شیرازی حفظہ الله سے سعادت حاصل کی اور جبکہ اوس
بزرگوار نے دریافت کیا کہ مین دلیل راہ مجازی انکا ہوا یعنے ظاہر مین
مین نے اونکی گہر کا رستا بتلایا تب ازروی ظرافت بلکہ کرامت سے

موافق اس آیۂ کریمہ کے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ یعنی آیا ہی
عوض نیکی اور احسان اور بھلائی کرنیکا مگر احسان کرنا یعنے نہین ہی عوض احسان کا
مگر احسان کرنا فرمایا کہ مروت اور جوانمردی یہہ چاہتی ہی کہ تجھکو ضلالت
سے ہدایت کیطرف دلالت کرون اگرچہ یہہ بات میری دلپر نہایت
سخت معلوم ہوئی چونکہ پہلی صحبت اور ملاقات تھی متوجہ جواب کا نہین ہوا
اور کچہ نہین کہا ولیکن جب اوس عزیز بزرگوار نے آثار ملال اور آزردگی میرے
چہرے سے احساس اور دریافت کیا بت چاپلوسی اور خوش آمدکی راہ
سے فرمایا کہ حاجی خوش طبع اور ہنس مکھ ہی مبادا آپ کا دل آزردہ
ہوا اور یہہ بات ناگوار گذری جب مین نے لفظ حاجی کا سنا فی الجملہ میری خاطر
جمع ہوئی کہ اگر وہ رفضی ہوتا تو حاجی نہین ہوتا شاید شافعی مذہب ہی باری
ایسے تقریب اور تمہید سے دوست اور آشنا ہوا اور ہر روز قرآن
شریف کے مقابلہ کو اونکے خدمت مین جاتا تھا آخرکو ایکدن مجھسے پوچھا
کہ یہان کے لوگ کیا مذہب رکھتے ہین مین نے کہا سب ایکرنگ حنفی
مذہب ہین اور یہہ شہر خلاف اور شہرونکے دورنگی سے پاک اور معرا
ہی کہا یہان کے لوگ سچائی اور حقیقت مذہب شافعی اور حنبلی اور مالکی کے
قایل نہین ہین یعنے یہہ تینون مذہبون شافعی اور حنبلی اور مالکی کو سچا اور حق
نہین جانتے جو تو دورنگی سے بھاگتا اور بچتا ہی اور دور ہوتا ہی اور

استبعاد کرتا ہے مین نے کہا اگرچہ حقیقت مین چارون مذہب برحق اور برابر
ہین اما ابو حنیفہ بزرگتر اور اعظم ائمہ اربعہ سے تہا اور اول اور افضل چارون
مذہبون مین تہا اس لئے دوسرون پر ترجیح اور رجحان اور زیادتی رکہتا تہا
کہا جب کہ حقیقت مین چارون مذہب برابر اور بالسویہ ہین پہر یہہ ترجیح بلا
مرجح اور بزرگی اور فضیلت بیکار اور بیجا ہے مین نے کہا او سکی سبقت
اور پیشی دوسرون پر امتیاز اور فرق رکہتا ہے کہا کوئی نص اور دلیل قرآن
اور حدیث کے واجب ہونے متابعت اور پیروی اوسکی پر رکہتے ہو مین نے
کہا نہین کہا آیا اہل اسلام نے اجماع کیا تہا اوپر واجب ہونے اوس کی
اطاعت کی مین نے کہا نہین کہا دلیل تمہاری اوپر لازم ہونے تقلید اوسکے
کے کیا ہے باوجود قایل ہونے چارون مذہبون کے حقیت پر مین نے کہا
حیثیت اجتہاد اور کوشش اوسکی سے بنا براسکے کہ ہر مقلد پر لازم ہے کہ
تقلید مجتہد کی کری کہا آیا تمام کافۂ اہل اسلام پر لازم ہے جو متابعت اور
پیروی ابو حنیفہ کے کرین یا جس مذہب کو جس کا دل چاہے اور خاطر جمع اور
مطمئن ہو اختیار کری اور اوس پر چلی مین نے کہا سوای اس چار مذہب
کے جو مذہب ہو مری اعتقاد سے بدعت اور ضلالت ہے کہا بغیر
دعوی حجت اور بینہ کے یہہ بات معقول نہین ہے اگر برہان ساطعہ اور
دلیل روشن اوپر حقیت چار مذہبون کے رکہتے ہو تو ظاہر اور اعلام کرو جو

جو ہماری واسطے حجت ہو کہا مین نے کہ ہماری نزدیک ایسا مقرر ہوا ہے
کہا اسبابت سے اطمینان حاصل نہین ہوتا اور ہماری دل کی تسلی نہین
ہوتی ہے اسواسطے کہ انکا مختلف طریقون مین اختلاف بہت ہے باوجود
اسکے جو قران شریف مین متابعت سبیل غیر سبیل اللہ کے بہی صریح واقع
ہے قولہ تعالی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ اور بدرستیکہ یہہ ہے میرا رستا سیدہا
اور مضبوط پس پیروی کرو اوسکی اور پیروی مت کر بہت رستونکی یعنے اور
رستون کی اور اگر پیروی کروگی اور رستونکی پس متفرق اور پراگندہ کریگی
تمکو وہ پیروی یعنے وہ چلن اور بمصداق حدیث متواتر کے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي
مِنْ بَعْدِي عَلٰى ثَلٰثَةٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً یعنی
نزدیک ہے کہ پراگندہ ہو جائیگی امت میری بعد میری تہتر فرقون پر یعنے
میری مرنے سے امت میری جدی جدی اور پراگندہ ہوئیگی تہتر فرقون
پر سب کے سب فرقہ آگ مین جائینگے مگر ایک فرقا نجات پاویگا یعنے بہشت
مین جائیگا جملہ ستر اور تین فرقون مین سے ایک ناجی اور رستگار ہے
باعتقاد اہل سنت وجماعت کے وہ کونسا فرقہ ہے مین کہا بلاشک اور
شبہہ فرقہ ناجیہ سنت جماعت کا ہے بولا مسلّمنا مین قبول کیا سنت
جماعت کے چار فرقہ ہین کونسا ناجی اور رستگار ہے مین کہا مناط

اقوال چارون مذہبون کا حدیثین حضرت پیغمبر کے ہین پہر حقیقت مین چارون کا
اور طالب یعنے چلنے والی اور چاہنے والے ایک طریق کے ہین اسواسطے لاچار
اور لابد چارون بمنزلہ ایک فرقی کے ہین یعنے حقیقت مین چارون مذہب
آپس مین بمنزلہ ایک کے ہین کہا معنے لفظ مذہب کے کیا ہین مین نے کہا راہ
یعنے مذہب کے معنے راہ کے ہین کہا پہر البتہ چار مذہب کے معنے چار راہ کے ہین
اور متابعت سے رستونکے مصداق آیۃ شریفہ کے جو وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ یعنی اور پیروی مت کرو رستون کے یعنی اور رستون کی اور اگر
پیروی کروگے اور رستون کی پس متفرق اور پراگندہ کری گی وہ پیروی
اور چلن تم کو یعنے سبب پیروی کرنے کے گمراہ ہوگے انتہی اجتناب اور دوری
لازم بلکہ واجب ہے مین نے کہا مطلب اور مقصد چارون مذہب کے اماموں
کا ضرور اور اہم اختلاف سے حاصل کرنا راہ خدا کا اور وصول سبیل اللہ
کا بوجہ احسن اور اقرب ہے کہا باعث شکست اور نقاضت اور
موجب اختلاف انکی مختلف فرقون مین کیا اور کیون ہے باوجود اختلاف
کی واجب اور لازم ہونا انکی متابعت کا کونسے دلیل اور کس بیان سے
ثابت ہوتا ہے جبکہ گفتگو یہانتک پہنچی اور کلام اس مقام پر آیا باوجود
تعصب کے آخر کو تزلزل یقین اور لغزش خاطر مین ایسے مین نے کہا اس گفتگو
سے مطلب تیرا کیا ہے کہا مین چاہتا ہون تحقیق اور دریافت کرون

کرون کہ کون طایفہ اور فرقہ ناجیہ ہے تا کہ مین بہی متابعت اور پیروی
اوس فرقہ کی کرون مین نے کہا دین کے امورون مین زیادہ اس سے
جرأت نہین کرسکتا ہون انشاء اللہ تعالی ایک عاقل اور دانشمند سے
تحقیق اور دریافت کرکے ان مقدمون کی عرض کرونگا اوسوقت وہانسے
اوٹہکر ایک طالب علم کے پاس گیا جو اوس سرزمین مین یعنی اوس
شہر مین اچہا دانا اور فقہ مین مشہور اور معروف تہا اور فرقہ ناجیہ کا
استفسار براہین قاطعہ اور دلایل ساطعہ سے کیا یعنے پوچہا مین
نے فرقہ ناجیہ مضبوط دلیلون سے کونسا ہی اوس نے ایک جواب
دیا کہ تسلی مطلق اور ہرگز نہوئی مین نے التماس کی کہ اگر مدعی کہے کہ
حضرت پیغمبر ص بموجب آیۂ کریمہ قُل هٰذِهِ سَبِیلِی اَدعُوا اِلَی اللّٰهِ عَلیٰ
بَصِیرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِی یعنی کہہ اے محمد ص کہ یہہ ہے رستا میرا بلا لوگون
کو طرف خدا کے یعنے دعوت کرو لوگون کو خدا کے طرف ازروی بینائی
کے یعنے دیکہنے کی راہ سے مین اور جو کوئی کہ چلے میری چلن پہ یعنی پیروی
کری میرے چلنے اور رستا بتلانے پر ایک سنے کے ماموری ہوئی ہین اور
موافق اس آیہ کے جو وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُم امت کو چلنے
سے بہت رستون پر منع کیا اور نہی و زجر فرمایا ہے اور موجب اس
آیہ شریفہ کے فَاتَّبِع مِلَّةَ اِبرٰهِیمَ حَنِیفًا یعنی پیروی کر اور ملت ابراہیم

کی ملت پر جو راست اور حق پر مایل ہے متابعت حضرت ابراہیم ؑ کی حضرت
رسول ﷺ کو ضلالت کے راہ سے اور آنحضرت ﷺ کے امت کو بطریق متابعت
کے واجب ہے اور اوسکا پایہ چار مذہبون پر نہین تھا جب کہ پہلے آیہ
شریفہ سے معلوم ہو چکا کہ حضرت رسول ﷺ مامور تھی دعوۃ ایک راہ
روشن پر اور اپنے امت تمام کو حکم فرمایا چلنے پر ایک رستے کے پہر اہل
سنت وجماعت کون سے دلیل اور برہان پر چار رستون کو حق اور سچ
جانتے ہین اس کا جواب کیا ہے ایک گھڑی تک سر بگریبان رہا اور
تامل اور تفکر بہت سا کیا پہر سر اوٹھا کر کہا اسطرح کی باتین بحاصل لایق بولنے
کے نہین ہین اور یہہ خزف ریزہ بے قیمت جو اسکو تو نے موتی قیمت دار خیال
کیا ہے قایل جہد نے کہ نہین ہے یعنی یہہ باتین ہلکی سزاوار بولنے کے نہین ہین
اگر چاہون اسکے جواب کا مرتکب ہون تو بعضے علماء اسلام کا استخفاف
ہوتا ہے جو وہ باعث کفر کا ہے مین نے کہا خاک میری منہہ مین آیا
استخفاف کلام حضرت رب العالمین اور حدیث حضرت سید المرسلین ﷺ
درست اور جایز ہے کہا معاذ اللہ وہ کفر محض ہے یعنی پناہ مانگتا ہون
اللہ سے جو وہ بڑا کفر ہے مین نے کہا پہر جسوقت کہ تمام اور سب اہل
اسلام کے نزدیک ثابت اور یقین ہو چکا کہ فرقہ ناجیہ ایک فرقہ کے
سوا نہین اور وہ فرقہ مشتبہ یعنی ملا ہوا سب فرقون مین اور ہم

اور ہم لوگ جو نادان ہین خدا کیطرف سے مأمور ہین کہ تم جو اصول اور فروع
مین اپنے وقت کے مجتہد ہو اس آیۃ شریفہ کے موجب کہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پہر پوچہو ن اہل ذکر سے یعنی اون لوگون سے پیشوا اور
جو دانا اور عالم ہین دین حق کے اگر ہو تم کہ نہین جانتے یعنے جس چیز کو کہ تم
نہین جانتے اوسے پوچہو پیشوائی دین حق سے سوال کرین اور پوچہنی
اور شبہہ کو دور کرین کسواسطے سایل یعنے پوچہنے والے کو جواب شافی اور بیان
وافی اور کلام کافی سے راضی نہین کرتے اور سمجہاتے نہین جواب دیا کہ
سچ بات یہہ ہی کہ حقیقت مین فرقہ ناجیہ ایک ہی ان چار مذہبون مین
سے اور ان چار مذہبون سے وہ فرقہ ناجیہ باہر نہین بلکہ انہین چار مذہبون
مین دایر ہے اس معنے سے جو ہر امام نے بقدر اپنے حوصلہ کے قواعد احکام
اسلامیۃ کو اجتہاد سے دریافت کرکے قرار دیکر اسکو اپنا مذہب بنایا
اور اسواسطے جو معلوم نہین کہ معالم دینیہ کسکے پاس زیادہ ہی پس چلنے
والے چارون رستون کے لازم ہی جو ہر ایک راہ یقین اور جزم کے تصور
کرین کہ فرقہ ناجیہ ہم ہون گے مین نے کہا اس مقدمہ سے معلوم ہوا کہ مذہب
سچا وہی ایک ہی جو چارون مذہبون معروف مین مجہول اور دایر ہے
کہا اون تین مذہبون کو بہی مثل اوس ایک کے دایر اور حق جاننا چاہیئے
مین نے کہا باوجود اختلاف کے حقیقت اور سچائی چارون مذہبون کی

کونسے راہ سے ثابت ہوسکتی ہے اور حال آنکہ خود اعتراف اور قبول کرتے
ہو کہ فرقہ ناجیہ ایک سے زیادہ نہین ہے کہا جبکہ اہل سنت جماعت
کے نزدیک ثابت ہوچکا کہ فرقہ ناجیہ ان چارون مذہبون سے باہر
نہین ہے اور امتیاز اونکا متعذر اور مشکل ہے پہر بحکم آیۂ کریمہ کے
لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لازم ہے جو چلنے والا رستے ہر ایک
مذہب اربعہ مین سے اپنے تئین بالجزم اور یقین ناجی اور رستگار
جانے اور یقین کرنے والا ہو کہ بموجب حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ
عند اللہ یعنے خدا کے نزدیک سب کو نجات حاصل ہوگی انشاء اللہ تعالے
مین نے کہا تمہاری اعتراف اور اقرار سے چارون مین سے حق بجانب
ایک ہے پس بحکم آیۂ کریمہ کے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ یعنی پہر
نہین ہے بعد حق کے مگر گمراہی تینون فرقہ خدا کے نزدیک گمراہ
ہونگے کہا حاشا و کلا من ذلک یعنی پاک اور منزہ ہے خدا تعالی اور
سوا اسکے نہین ہے بلکہ نجات چارون مین متصور ہے مین نے کہا اگر
معترض اعتراض کری اور از راہ تمثیل اور حکایت کے کہے مثلاً اگر
تہتر آدمیون نے ایک دانے ہیرے کو تہتر ٹکڑے بلور مین گم کیا ہو سوا ایک دانے
ہیرے کے باقے سب سنگ بلور ہون مع ہذا ہر ایک آدمی باوجود اسکے
جو وقوف او معرفت جواہر کے نرکہتا ہو فقط تصور اور خیال الماس کے

الماس کے ایک ٹکڑا بلور کا اوسکے تصرف مین ہوا اور سب متفق ہون ایک ہونیسے
مین ہیری سکے اور اختیار کرینے جدی جدی ٹکڑون کے البتہ لاجرم جوہری
عقل کامل اور صاحب ادراک اور ضمیر صاف اہل انصاف پر ظاہر اور
روشن ہے کہ اُن تہتر شخصون مین ایک آدمی مالک اوس ہیرے کا ہوگا
نہ سب پہر ہیرا تہتر آدمیون مین مشتبہ ہوگا ولیکن یہہ جو چارون
شخص ان سب سے باوجود اشتباہ اور اختیار کرنا اُن جدی جدی
کنکرون یعنے بلور کے ٹکڑونکا اور نہونے امتیاز الماس مذکور کا یعنے
سمجہنا اور امتیاز نکرنا الماس مذکور کا دعوی بالجزم یعنے سچا دعوا کرتے
ہین کہ ہیرا ہم چار آدمیون مین مشتبہ اور دوسرے یعنے پہتر ہی اور چہپا ہی
یہہ بات دو وجہ سے باہر نہین یا سچی ہین یا جہوٹے پس اگر چارون سچے ہین
ہیرے کی متفق الکلمہ ہین اس صورت مین ان پر لازم ہے تین سنگ
بلور کو طرح کرکے منحصر کرنا ایکمین تاکہ شایبہ اشتباہ سے پاک اور مبرا ہو
اور جبکہ اعتراف سے تمہاری امتیاز مین اسکی قاصر ہین پس معلوم ہوا کہ دعوے
انکا باطل ہے وبرتقدیر تسلیم جبکہ چارون مین اختلاف باقی ہے جبوقت
جوہری دانا کہ پاس لیجاوینگے اور ہر کوی اپنی جنس کو دکہلائیگا بدیہی
یعنے ظاہر ہے کہ گوہر بے بہا کو سنگ باطل سے فرق اور امتیاز کریگا اور
معلوم ہے کہ بلور کو الماس کی قیمت سے مول ملیگا اور انکا چلانا اور

حضرت عبد المطلب سے
وقت مین ہمارا یہان تک کہ پشت
حضرت ابو طالب
آیا اور میری باپ
حضرت عبد اللہ اور میری چچا
حضرت ابو طالب جبکہ لوگو مین
تشریف لیجاتی اور بیٹھتے تہی تب
نور ہمارا اون کی پیشانیون اور
صورتون سے لوگون پر ظاہر
ہوتا تہا جب تک کہ مین اپنی مان
کے شکم یعنے پیٹ مین آیا اور علی
اپنے مان کے شکم مین اور
کہ حضرت علی پیدا

سبب ولادت اوا پیدا ہوئے
اور پہنچے دنیا
اور ہمارے ہادی

پکارنا اور فریاد کا کرنا کچہ فایدہ اور اثر نہین کریگا بلکہ اس اجتہاد اور
دعوی باطل پر سوا رسوائی اور فضیحتے کے کوئی فائدہ حاصل نہوگا اور جو صاحب
عقل اور دانا سنیگے حماقت اور ہذیان انکی پر حمل کرینگے پس اس صورت
مین ان تینون کا حکم یہی حکم بہتر فرقونکا ہوگا اور محض گمان اور اجتہاد ہر ایک
خفیف العقل اور شعور ناقص کے بطور قدر اور قیمت مین ہموزن اور برابر
ہیرے کے نہین ہوسکنے کا اور اگر تصدیق کرین اور سچا جانے اس طرحکی
ہذیانات اور مزخرفات کو لازم آتا ہے مقتضائے ظن بد اور چاہنے سے
گمان فاسد ہر ایک کے جو سب سنگریزی ملا دینے سے ایکدانہ الماس
ہوگیا ہو یعنے اگر کوئی مقتضائے ظن باطل کے کہی کہ تہتر فرقہ آپس مین ملجانے
کے سبب سے ایک فرقہ ناجیہ ہوگیا ہے یہہ بات عقل سے دور ہے
اس قیاس پر کہ اگر فرق مختلفہ کو موجب عقائد باطلہ اور ظنون عاطلہ انکے
سے ناجی اور رستگار جانے تکذیب حدیث پیغمبر جو وحی محض ہے
کیئے ہون گے اور الا واحدۃ جو تتمہ حدیث مذکور کا ہے لغو اور بیفایدہ
ہوتا ہے اس صورت مین معارض یعنے خصم کو کس جواب سے دفع ہو
سکتا ہے کرین کہا موافق اعتقاد اہل سنت وجماعت کے جواب
دی مینے کہا معارض کو کبہی اس جواب سے تسلی اور تسکین نہوگی کہا جو
شخص این جوابون سے راضی اور خورسند نہو رفضی ہوگا اور سمجھکے

تجھکو چاہیئے کہ طریقہ اپنے آبا اور اجداد کا جاری رکھی یعنے چلے مین نے کہا
وہ یہ بہی بغض قران سے کہا مگر کیا ہم مسلمان نہین ہین مین نے کہا میری سؤال
کا یہہ جواب نہین ہے مین چاہتا ہون کہ چاہ سے راہ کو اور کوئی کو
رستے سے پہچانون اور ایک رستے مین جو حقیقت اوسکی نہین جانتا
پیر نے کہا معلوم ہوا کہ تجھکو رافضی گمراہ کرتے ہین اور رافضیون کے
مناظرون سے قیامت تلک نہین ہو سکتا باہر آنا یعنے ممکن نہین ہے
رافضیون سے مناظرہ اور مباحثہ کرنا اور جو طالب علم کہ طایفۂ
رافضیون سے بحث کری اوسکا ایمان معرض تلف مین ہے اور انہون نے
بہت سے لوگون کو لطایف الحیل سے رافضی کیا ہے نعوذ باللہ من
ذلک یعنے پناہ لیجاتے ہین ہم ساتھہ خدا کے اس سے اسوقت حاضران
مجلس سے ایک نے پوچھا اور استفسار کیا کہ طالب علم باوجود اس کے کسطرح
کہنے سے زید اور عمرو اور خالد کے رستے مضبوط سے پہرتا اور منحرف
ہوتا ہے کہا رافضی لوگ واسطے ثابت کرنے اپنے مدعا کے چند دلیلین قران
اور حدیث سے پیدا کرتے ہین کہ عقل کے آنکھہ پہر جاتی ہے اور عقل اندھی
ہو جاتی ہے اور انکی کتابین بہت مدلل ہین جو شخص طالب علم سنتے کہ فی
الجملہ حدت فہم اور ذکا رکہتا ہو صحبت مین انکی جلدی گمراہ ہوتا ہے
مین نے کہا جبکہ تمہاری اعتراف سے کتابین شیعونکی بغض قران سے مدلل ہین

پهر بمصداق آیهٔ کریمهٔ من اتبع هدای فلا یضل ولا یشقی یعنی پهر جس نے که تم
کی هدایت کے تئین پهر وه گمراه نهو گا اور بدبخت نهو گا فرقه ناجیه یهی هونگا
جو فرمایا هے حضرت رسول صلعم نے کہا معاذ الله بلکه یهی لوگ اهل سنت
کے نزدیک کافر مطلق هین که سب اور شتم اور طعن اور لعن شیخین اور
ذو النورین اور بعضی ازواج طاهرات سید کائنات صلعم کو جائز
بلکه عبادت جانتے هین یحض سنتے اس بات کے نهایت طرفداری
اور بهت مضبوطی اعتقاد سے جو اوس کلاب کے ساتهه رکهتا تها
متغیر اور خفا هوا اور کہا مین نے منشاء دشمنی کا خلفاء راشدین سے
کیا تها کہا اس بات مین هماری اور انکی بهت قیل اور قال اور غوغا هے
یهه بات موقوف هے دیکهنے پر کتابون بحث اور جدل دونو فرقونکے
پهر جبکه مین نے دم نیا کر دو نوکان گم کرکے پهر آیا ساری رات کا تئون
مین اس فکر کے جاگا کیا اور کہلنے سے اس هول نیئے کے مجهکو تعجب ہا
دوسری دن جو سپیکر نے نقاره بهاگنے ر انکی لشکر کا بجایا اور نشان
آفتاب کا مانند شمشیر برهنه ایک نیزه کے برابر افق کے غلاف سے باهر
آیا یعنے نکلا سینه کو سپر کرکے میدان جدال مین ڈورا او سطر فسے بهی
حریف رزم آزما فیروز جنگ رخش همت اپنی کو میدان مناظره مین
کاوه دیکر لڑائی مین سبقت کی یعنے اول اوس نے مناظره اور

اور مباحثہ شروع کیا مین نے کہا تمہاری طعن اور لعن اور فحش بسبت اصحاب کبار
کے کونسے راہ سے ہے وہ بزرگ سمجہا کہ زیادتی محبت اور نہایت مودت
اُنکے میری دلمین ایسے مستحکم ہوئی ہے کہ گوئی جانی جبلّی اور ذاتی ہے
اور شیطان لعین کشور ظلمت کدہ دل میری پر اس مرتبہ استیلا اور استعلا
رکہتا ہے کہ استیصال اوسکا سوا تائید الٰہی کے ممکن نہین ہے لاجرم عنایت
ازلی سے واثق ہوکر بمقتضای کریمہ کے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ یعنی بلا ای محمد لوگون
کو طرف رستے اپنے پروردگار کے ساتہہ حکمت اور دانائی اور موعظہ اور
پند نیک کے اور مجادلہ کر ساتہہ انکی اوس چیز سے کہ وہ خوب اور بہتر ہے
حکمت عملی کو کام مین لا کر شروع مجادلہ مین کر کے بوجہ احسن اور کہا حاشا
من ذلک گالی دینا بنسبت سب کافہ انام کی حرام ہے چہ جای صحابہ کرام
اور ہماری مذہب کے عالمون نے کثرہم اللہ زیادہ کری اللہ تعالی انکو ہرگز تجویز
سب اور لعن کے بنسبت کسیکے مقرر نہین کیے ہے اور یہہ بابت تمہاری کان
مین جو پہنچی ہے کہ بعضی عوام الناس اطراف عراق عجم اور خراسان کے
نہایت تعصب اور جہالت سے بعضی صحابہ کرام کو برائی سے یاد کرتے ہین
اور ہمکو مسبب اسکے جو ایران مین رہتے ہین اور توطن ہمارا وہان ہے ہم کو
اوس تولے مین قیاس نکیا چاہیئے جو ہم اوس تولے سے ہرگز محبت نہین

رکہتے ہین جبکہ تقریر دلپذیر اس امر مین خلاف جو کچہ کہ میری دلمین تہا ظاہر ہوا اور وحشت ذاتی میری بالکل تسکینی اور اطمینان اور موانست پیدا ہوئی اور سچ ہے کہ حکمت بالغہ خداوند عالم کی اسبابتکو چاہتے ہے بمضمون ای کریمہ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَیِّنًا لَعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی پس کہو تم ای موسی وہارون واسطے اوسکے یعنی فرعون کے ایک بات ساتہہ نرمی اور ملائمت کے شاید کہ وہ پند پذیر ہووی اور ڈری اور حدیث كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ بات کرو لوگون سے بقدر عقل انکی کے کلام سنجیدہ یعنے بات تولی ہوا اور گفتار پسندیدہ یعنی بات پسند کی گئی ہوئی کہ لین اور نرمی سے ہم قرین ہو وقار اوسکا طبیعتون مین بشر کے اور تاثیرین اوسکی نفسون مین آدمیون کے بہت ہوتی ہین اور اچہی ہین اور خشونت زبانی یعنے کٹہن بات سبب ہوتا ہے پریشانی ہونی دلونکا اور قرآن شریف مین اشارہ لطیف اس نکتہ شریف کا واقع ہے وہان پر جو حق تعالی حضرت خیر البشر کو خطاب فرماتا ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ یعنے ای محمد ملاطفت تیرا بیچ مخاطبہ کے اور نرمی تیری مکالمہ مین اور خوش خوئی تیری حالت گفتار مین رحمت ہے ہماری جو مین پرورد گار ہون تیرا اگر تند خو اور سخت گفتار ہوتا تو البتہ یہہ جماعت بہاگ جاتے تجہسے اور درست مخالفت

مخالفت کا چلتے اور اصحاب تیری فرار کو قرار پر اختیار کرتے یعنی سب
تیری اوس پاس سے بہاگ گئے اور اوامر اور نواہی مین منقاد اور مطیع تیری حکم
نہوتے اور یہان سے علو فطرۃ اوس شادہ پناہ غریق لجۂ رحمت آلہ کی ہو
سکتا ہے معلوم کرنا کہ رشتہ نازک تر تار عنکبوت سے کو یعنی ڈورا بہت
باریک مکڑی کے تار سے کو حسن اہتمام سے سنبہالا یعنی خوبی اہتمام سے
ٹوٹنے ندیا اور اتنا اوسکے مضبوطی مین کوشش کیا کہ حبل المتین سے ملا
دیا رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ القصۃ جبکہ کچہ جمعیت خاطر کی ہوئی یعنی ہم
پہنچی کہا مین نے بندہ کو ڈہونڈنے والا طریقہ حقہ کا جان کر بغیر مداہنت
اور اغماض کے سوا مداہنت یعنی چہپانے اور جہوٹ اور نفاق کے اور
چشم پوشے کے یعنی دیکہکر آنکہہ چہپانے کے حقیقت مذہب اپنے پر اطلاع کرو
بولا اعتصام ہمارا اوس عروۃ الوثقی پر ہے جو کہ خدا کی جانب سے ہو مطابق
کریمۂ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا یعنی مضبوط پکڑو رستی خدا کو سب اوسکے
استمساک مین سب مامور ہین مین نے کہا وہ کونسا ہے بولا مذہب ہمارا مذہب
حضرت رسول صلعم اور خلفا اور اولاد اوس سرور کا ہے مین نے کہا کس
دلیل سے بولا بہت دلیلون سے پہلا یہہ جبکہ حضرت ختمی مآب نے دار محنت
سے رحلت فرمائے خلافت اوس جناب کے ترتیب اور تدریج سے چارون
خلیفون کے ہاتہہ آئی کہ اول انکا ابابکر اور آخر انکا علی ہے اور این

چارون خلیفاؤن مین کوئی مذہب جدا اور علیحدہ نہین رکہتا تہا بلکہ دعوا
چارون کا اقتدا کرنے پر سنیئین اور سمین حضرت رسالت پناہ کا تہا یہ
سب امر خلافت کا اعتقاد اہل سنت و جماعت سے حضرت امیر المومنین ع
پر مقرر ہوا پس بالضرورۃ معلوم ہوا کہ طریقہ اس حضرت کا اور طریقہ
حضرت رسالت پناہ صلعم کا بلا شک و شبہہ ایک ہے پس اس اعتبار
سے سب امت پر واجب ہے کہ ابتدا جو ہتی خلیفہ سے کرین کہ امر خلافت
کا اوس پر تمام ہوا اور پیروی حضرت رسالت پناہ کے اسمین مختصر ہے
اور اگر چارون مذہبون مشہور رونکا اختراع باوجود اختلاف روایات
کاذبہ اور افتراق احادیث موضوعہ کے کا اعتبار اور احتمال سچائی
کا رکہتا ہو تا چار خلیفی جو ہر کوئی اپنے زمانے مین خلافت کو بالاستقلال
کہتے اور حدیثین لفظ مخبر صادق صلعم سے بلا واسطہ سنتے تہی بنا نی اور
پیدا کرنے مین چار مذہبونکا احق اور اولی ہتی اور اجتہاد مین اسبق اور الیق
جبکہ چارون خلیفون مین سے کوئی بہی مرتکب اس امر بزرگ کا ہوا اور جرات
نکی تو لازم ہوتا ہے کہ دعوای چارون مذہب والون کا باطل ہوگا اور سنا
انکا غیر اور سوا شارع مقدس کے ہوگا اور صاحبان عقل پر پوشیدہ نہین
ہے کہ صاحب شریعت بمصداق کریمہ فاتبع ملۃ ابراہیم حنیفا پس پیروی
کر ملت ابراہیم کی کہ راست اور حق قایل ہے واسطے رواج دینے ایک ملت کے

ملت کے مامور تہا اور یہہ بات مسلم الثبوت ہی کہ اپنے امت کو بہی اوسی
ملت پر ارشاد فرمایا ہی جیساکہ دوسری آیتہ سے ثابت ہی مِلَّةَ اَبِیْكُمْ
اِبْرَاهِیْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ملت تمہاری باپ ابراہیم کی کہ اونسے یعنی
ابراہیم نے نام رکہا تمہارا مسلمین اور ظاہر ہی کہ وہ راہ صراط مستقیم جو پیروی
کرنا اوسکا واجب ہی بنا بر مقدمہ گذشتہ کے ارزوی جزم اور یقین کے
اولاد امجاد حضرت علی مرتضی ؑ کے جو موجب حدیث متفق علیہ کے اَلْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی حضرت امام حسن اور امام حسین
دو سید ہیں بزرگ جوانان بہشت کے ہین جابجا بہر وسے کلی کی ہی
اور جگہہ فضل اور کرامت کے اور چشمہ بخشش اور سماحت کا اور وارث
ہین انبیاؑ و نکی علم کے دین کے احکامون کو انسے لینا اور حاصل کرنا لازم
بلکہ واجب ہی میں نے کہا مسلمنا ولیکن کہانسے ابو حنیفہ اور دوسرون
نے پیروی مذہب حسنین ؑ کے نہین کی ہی بولا سبب بہت ہونے اختلافون
کے بیچ اقوال اور زیادہ فرق ہونا افعالون اور احکامون مین باوجود
اسکے جو باری تعالے کلام مجید مین بہت جابجا پر اختلافون کے مذمت اور
بدی فرماتا ہی بلکہ بمحوای آیتہ شریفہ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ
اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَهُمْ یعنی اور اختلاف نہین کیا
اونہونے جو کے دیئے گئے ہین کتاب کو یعنی وہ لوگ کہ جن پر بہیجی گئی ہی کتاب

مگر بعد اسکے کہ آیا واسطے انکے علم کیا عناد کی راہ سے آپس مین اختلاف اور جو کچھ
کہ اختلاف کیا اونہونے جو دیئے گئے ہین کتاب کو مگر بعد ازانکہ جو کچھ آیا
انکو علم عناد کی راہ سے آپس مین اختلاف کو بغی اور عدوان یاد فرمایا اور
افتراق سے نہی کی اور اجتماع کو امر کیا کما قال جل شانہ وَاعْتَصِمُوْا
بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنے اور پکڑو مضبوط رسّی خدا کی سبکے سب اور
متفرق مت ہو اور بر تقدیر تسلیم کے اگر فرض محال جانکر کہین ہم کہ ابو حنیفہ نے
پیروی حسنین ع کے کی اور ان تینون نے مخالفت اونکی کے پس اس تقدیر سے
تینون فقیہ واجب اللعن ہونگے اور بیزاری اونسے لازم ہو گی باوجود
اسکے حنفی لوگ چارون کو برحق جانتے ہین برعکس بعضے شافعی مذہب والے
فاضل جو واسطے ثابت کرنے کفر ابی حنیفہ کے ایک کتاب مدلل موسوم بہ
نکتۃ الشریفہ فی ردّ ابی حنیفہ کے تصنیف کئے ہین اور محمد غزالی جو فحول انکے
عالمون سے ہین اونہون نے بھی ایک کتاب ملقب بمنخول انکے تصنیف کی
ہے موضوع منخول اوسکا سب طعن ابی حنیفہ پر ہے اور اثبات اوسکے کفر کا ہے
اور اوسکے صفحہ کے جملہ عبارات منخول سے ہے کہ اِنَّ اَبَا حَنِیفہ نعمان بن ثابت
الکوفی فی الترمذی کان یلحن فی الکلام ولا یعرف اللغۃ والنحو والصرف
ولا یعرف الاحادیث ولم یکن فقیہ النفس وقال فی موضع آخر منہ
اِنَّ اَبَا حَنِیفہ قلب الشریعۃ واظہر البطن وشوّش مسلکہا وغیر نظامہا

نظامہا انتہی یعنے تحقیق ابا حنیفہ نعمان بیٹا ثابت کوفی کے نے کتاب ترمذی
مین کہا کہ تہا بیچ کلام کے خطا کرتا یعنے اعراب مین خطا کرتا تہا اور نہین
جانتا تہا حدیثون کو اور کہا دوسری جگہہ مین اوس سے تحقیق کہ ابا حنیفہ
نے قلب شریعۃ کیا اور پاک کیا بیت کو اور مشوش کیا مسلک کو اور نکے
اور سوا نظام اوسکے کو انتہی اور یہہ دونو کتابین مصر مین متداول ہین
اور اشتہار ان دونو نسخون کا برتر ہی اس سے کہ کوئی انکار کری اور
جو کچہ کہ دلالت صریح اور سچائی قول غزالی اور قلت فقہ اور عدم مہارت
ابی حنیفہ کے مسائل شرعی مین ہے اور قول غزالی اور شہرستانی کا جو اکابر
فضلاء اہل سنت سے ہین کہ کتاب ملل ونحل مین نقل کیا ہی سنا تہہ اس
عبارت کہ وقد قال ابوحنیفۃ علمنا ھذا رأی وھو احسن ما قدرنا
علیہ فمن قدر علی غیر ذلک فلہ ما رای انتہی یعنے اور بدرستیکہ کہا ابو حنیفہ
نے یہہ ہمارا علم رائے ہماری ہی اور وہ بہت خوب ہی جہان تلک کہ اندازہ
کیا ہم نے اوپر اوسکے پس جو کوئی کہ اندازہ کری اوپر غیر اوسکی کے پس
واسطے اوسکے ہی جو کچہ دیکہی یعنے اختیار کری اور ایضا دمیری شافعی
نے کتاب حیوۃ الحیوان مین نقل کی ہی عن الصادق ع انہ ردّ علی
ابی حنیفۃ فی بعض المسائل ووبخہ علی العمل بالرای والقیاس وھذا علی
ماخذ الاستنباط والاقتباس بالقیاس ولما خرج من مجلسہ الشریف

استحب العمى على الهدى واشتغل بما كان عليه من الرأي انتهى یعنے
بدرستیکہ اوس حضرت عنہ نے رد کیا ابو حنیفہ پر بعضی مسائلون مین اور سرزنش
کی اوس حضرت نے اوسکو اوپر
عمل کرنے ساتھہ رأی کے اور قیاس کے اور ہدایت کی اوسکو اوس حضرت نے
اوپر جگہہ حاصل کرنے اور نکالنے اور لینے کی اور چن لینا ساتھہ قیاس کے
اور جبکہ باہر گیا ابو حنیفہ اوس حضرت کی مجلس شریف سے دوست رکھا
اندہے ہونے کو اوپر ہدایت پانی کے اور راہ راست سے یعنے اندہا
ہونا اختیار کیا راہ راست پانے سے اور مشغول ہا ساتھہ اوس چیز کے جو تہا
اوپر اوسکے یعنے اپنی راہ پر چلا پس بموجب اس عبارت کے احتمال غالب ہے
ہے کہ مذہب اوسکا باطل ہوگا بنا بر اسکے جو علم میزان مین مقرر ہوا ہے
کہ اذا قام الاحتمال بطل الاستدلال جبکہ راست اور سیدہا اور قایم
ہوا احتمال یعنے گمان باطل اور نابود ہوا استدلال یعنے طلب دلیل کرنا اگر
سچا نہین جانتے اور تصدیق نہین کرتے ہو کتب مذکورہ کو منگوا کر تحقیق
اور دریافت کرو جبکہ باتین معقول اور منقول بجز ساتھہ کفر اوسکے ہوئین
نتبے فی الجملہ اوپر حقیقت حال ضلالت مآل اور فساد عقاید سنت کے مین نے
اطلاع پائی اور جواب مین مبہوت مطلق ہو کر اور رہا تہہ پر بہو لکر سیرا
مجلس سے اوٹہا اور شب دراز کو مانند شمع کے سوز اور گداز اور آنسو

اندیشہ دور اور دراز مین کوتاہ کی جبکہ فکر عمیق اور خیال دقیق خیال اس تشنہ رحیق کا کہین نہین پہنچا تب اپنے تئین غریق ورطۂ ہلاکت کا جانکر التجا پیج درگاہ حضرت دلیل المتحیرین کے لے جا کر بعضے فضلای نواصب کے پاس جو مشتق فضلے سے ہین گیا مین وہان بہی سوای تردد خاطر کے اور کچہ حاصل نہوا اسواسطے کہ کسو سے جواب شافی نہ سنا بلکہ جب بعضی مقدمون کے استفسار مین مین نے مبالغہ کیا تعصب اور عناد سے رستا مخاصمہ کا آگی لائے اس جہتہ سے میری دل مین دغدغہ عظیم پیدا ہوا اسوقت پاس ایک عزیز کے جو سرگذشت زمانے سے آگاہ تہا اور صفت انصاف سے موصوف تہا اور اختصاص قدیم رکہتا تہا گیا مین اور جو کچہ میری دل مین تہا اوس ظاہر کیا اور کیفیت ظاہر ہونے چارون مذہبون کی پوچہی تبسم کرکے بولا چند مجہولون کی معرفت یعنے پہچان سے کیا فایدہ مین نے کہا مین چاہتا ہون کہ انکے عقلون اور کردارون سے مجہول نہ ہون یعنے پہچانو بولا صورت تیری سؤال کی کیا ہی مین نے کہا اہل سنّت نے کونسی دلیل قطعی سے امامت چارون امامون کی ثابت کیئے ہین اور کونسی حدیث سے استدلال حقیت انکے کا کرتے ہین اور ابوحنیفہ کو امام اعظم کس اعتبار سے کہتے ہین بولا اس بہید کو ظالمون کے ڈر سے ہر ایک شخص سے نہین کہہ سکتے بولا کہ اگر چہپانی پر اس بہید کے اور پوشیدہ کرنے

اس اسرار کے قسم کہاے تو تیری کو شقایق حدایق شقایق نعمان اور حقایق طرایق
نفاق اور طغیان دوسرون پر واقف اور آگاہ کرون مین نے کہا میرے
سے بے خوف اور نڈر ہوا اور میری کو اس خلجان اور بند سے آزاد کرو
پس جبکہ بیان کو ایمان سے مغلظہ او موکد مین نے کیا بولا دلیل قطعی امامت
پر انکی بعض قرآن سے آیتہ ہوسکتے ہے وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَدْعُوْنَ
اِلَی النَّارِ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ یعنے اور کہا ہم نے انکو یعنے بنایا
ہمنے انکو پیشوایان بلاوینگے لوگون کو طرف جہنم کی اور قیامت کے دن
یاری کیئے نہین جاوینگے اور آثار حدیث موضوع النعمان سراج امتی
یعنے ابو حنیفہ نعمان چراغ ہے امت کا متمسک ہوئے ہین اور ابو حنیفہ اپنے
معتقدون کے عقیدہ فاسدہ سے اقدم اور اعلم دوسرون سے ہوا
اسلیئے اوسکو اعظم کہتے ہین اور شافعی اور بہائیون کے حق مین اوسکے
کسنے حدیث موضوع بھی نقل نہین کی مین نے کہا ہیہ وہ حدیث صحاح ستہ
مین ہے بولا کتاب نہین ہے بلکے ایکورق ہے ظاہرا اوسکے مریدون نے نہایت
مہربانی سے اس لہو الحدیث کو اوسکی واسطے وضع کئے ہین باوجود
اسکے ظاہر البطلان ہے اسلیئے کہ بر تقدیر اوسکے صحت کے لازم آتا ہے
کہ تین مجتہد دوسرون نے کہ اطفاء اوس سراج کی سعی کرکے اپنے
مذہب کو رواج دیئے کافر ہو گئے ہونگے باوجودیکہ حنفی لوگ چار دانگ

چارون مذہبون کو بر حق اور سچا جانتے ہین مین نے کہا جبکہ حال اس منوال پر ہے پہر تم
نے کونسا مذہب اختیار کیئے ہو بولا مین نے جتنا کہ کُنہہ کار یعنے حقیقت کار انکے
مین خوض اور جستجو کیا کوئی جگہہ پر نہ پہنچا یعنے معلوم نہ ہوا لاچار لب اس گفتگو
سے بند کیئے اور بین الخوف والرجا کے حیران رہا اور اپنے کام کو مشیت
حق مین ڈالا یعنے مشیت حق پر سونپا اور جبکہ انکی امامت دلیل قران
اور حدیث سے ثابت نہوئی اور ثابت نہین ہے تب ناچار ان کے
مذہبون سے عدول کیا یعنے پہر گیا اور اب جستجوئے مذہب حق مین ہون
امیدوار ہون حضرت ہادی المضلین سے بمقتضائی کریمہ کے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا
فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنے اور وے لوگ جو کوشش کئے ہماری بیچ البتہ ہم
ہدایت کرین گے اون کو اپنے رستون کی یعنے ہدایت کرامت فرمائے اوس
مجلس سے بہی غائب اور خاسر مثل ملحد لا مذہب کہ آگے تہا اور جو کچہ کہ
اعتقاد رکہتا تہا ہار گیا اتفاقاً اثناء راہ مین ساتھہ ایک ملّای اہل نفاق
سے اتفاق ملاقات کا ہوا اوس سے بسبیل استمزاج کے سوال کیا مین نے
کہ اگر کوئی بعضے مسائلون مین فروع کے مذہب حنفی سے شافعی مذہب اور
غیرہ مین یا برعکس رجوع کرے یا حنفی بعضے مسئلون مین تابع شافعی کا ہووے
تو جایز اور درست ہے بولا اگرچہ فاعل اس فعل شنیع کا یعنے کرنے
والا اس کام بد کا بعضونکے نزدیک گناہ کار اور فاسق یعنے بدکار

اور واجب الحد ہی یعنی حد مار نا واجب ہی ولیکن اعتقاد جمیع کبیرا اور جم غفیر علمائ
سے کافر ہو جاتا ہی اسلئے کہ اس صورت مین لازم اتا ہی کہ اوسنے حقارت
بعضے عالمون کی کی اور بعضون کو بعضون پر ترجیح اور تفضیل دی اور تفضیل ایک
کی موجب تحقیر دوسری کی ہی اور تحقیر علماء اسلام کے موجب حدیث حضرت
سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل بمنزلہ
انبیا کے ہین مستلزم کفر ہی اما حنفی کو جایز نہین ہی جوا قتدا کرے پیش نماز شافعی
سے اور عکس جایز ہی بنا بر اسکے جو شافعی وغیرہ پہلے اوس سے جو سر علم
اجتہاد کو پہنچین اور صاحب مذہب علیحدہ ہو وین موافقت اور پیروی
مذہب حنفی کے کرتے تہی برخلاف مذہب حنفی کے کہ اوس نے متابعت اور
پیروی اونکے مذہبون کی نہین کی ہی اسلئے جو وہ اقدم اور اسبق تہا
مین نے کہا اس مقام مین مدعی کو پہنچ سکتا ہی کہ کہی جبکہ مصداق آیۂ
کریمۂ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ تفضیل ایک پیغمبر کی دوسرے
پیغمبر پر جایز ہو پہر کسواسطے تفضیل ایک عالم کی دوسری عالم پر جایز نہو
اور بنا بر مقدمہ مذکورہ کے ترجیح فاضل کی مستلزم تحقیر مفضول کے نہین
ہو سکتی ہی وایضا اگر مدعی کہے کہ جبکہ تمہاری اکثر علماؤن کے مذہب
اعتقاد یہہ ہی کہ انتقال ایک مذہب کا دوسری مذہب مین حرام
کا ہی پس کفر شافعی اور مالکی اور حنبلی کا بسبب نکلنے مذہب حنفی

اپنے بنائے ہوئے مذہبون مین ثابت ہوا کفر شافعی اور اونکی بہائیونکا واسطے
نکلنے مذہب حنفی سے اپنے بنائے ہوئے مذہبون مین ثابت ہوا اوسکا جواب
کیا ہے بولا ہوسکتا ہے کہ یہہ حکم اونکے من تبعہ مین یعنے جوکوئیکہ اونکے
پیروی کری جاری ہوا اسواسطے کہ ہر ایک ان مین سے اپنے وقت کا امام
اور مجتہد تہا مین نے کہا اس تقدیر پر اگر مدعی کہے کہ جبکہ صاحبان مذاہب
اربعہ ہر ایک اپنے زمانے مین کوس انا و لا غیری کا بجاتا تہا اور واسطے
رواج اپنے بنائے ہوئے مذہبون کے خط نسخ اوپر پہلا اور پچہلا کے کہینچتا تہا
پس تمنے امامت کو انکی کہانسے ثابت کیا حال انکا ابو حنیفہ جو تمہارا
امام ہے نام سے شافعی اور مالکی اور حنبلی کے اور حدوث مذاہب انکے
سے خبر نہین رکہتا تہا کس جواب سے اوسکو ہوسکتا ہے دفع کری بعد
بہت سے تامل اور فکر کے جواب دیا کہ اگرچہ تمہید ان مقدمون کے جواب
کی نقش کرنا اور لکہنا پانی پر ہے یعنے بہت مشکل ہے و لیکن تیری کاوش
سے اسقدر معلوم ہوا کہ تو ایک مذہب معین نہین رکہتا ہے اور کسو طریق
پر ثابت قدم اور راسخ نہین ہے خبردار مثل ان مسئلون کے استفسار
کسی سے مت کر یعنے خبردار ایسے مسئلے کسی سے مت پوچہہ کہ تمہان
تیری رفضی ہونے کا کرینگے اور تیری جلانے کا فتوی دینگے فاستیقظ
انک لانت من الناصحین بس جاگ اور بیدار ہو مدرسینکہ مین ہون واسطے

تیری نصیحت کرینوا لا دوسری دن جو عین الشمس نے کواکب کے عیبون کو تیرہ کیا
واسطی اقتباس انوار کے خدمت مین آفتاب ہدایت یعنے اپنے مرشد کے
مانند مستبعدون کے استفسار کیا کہ کوئی دلیل قطعی کفر اور نفاق یعنی اور
شقاق پر ابو حنیفہ کے اور بطلان مذاہب اربعہ کے رکہتے ہو بولا بسیار
اور بے شمار از انجملہ امر بمعروف اور نہی بمنکر انکا ہے کہ دلیل آیتہ صفت
منافقونکا ہی قولہ تعالی المنافقون والمنافقات بعضہم من
بعض یامرون بالمنکر وینہون عن المعروف یعنی منافق یعنے دو دل اور بے
دین مرد اور دو دل اور بددین عورتین بعضے انکی بعضون سے امر کرتے ہین
یعنے منع کرتے ہین راہ خوب اور نیک سے یعنے موافق شریعت سے
منافق اوس شخص کو کہتے ہین جو دل مین اور اور زبان مین اور ہو وہین
کہا تفصیل اوس اجمال کی کیا ہی بولا لیکن بیان امر بمنکر یہہ ہی کہ ابو حنیفہ
کے نزدیک اگر شراب کو پانی کے ساتھہ جوش دیوین تو حرام ہونا
اور نجس ہونا اوسکا جاتا رہتا ہی یعنے وہ حرام اور نجس نہین اور
بنگ کو موافق ایک پستہ کے حلال جانتا ہی چنانچہ بہت سے فقہ کی کتابون
مین لکہتا ہی اور شافعی نے واسطے ترطیب دماغ کے تین دفعہ کہیلنا
شطرنج کا تجویز کیا ہی ایک بیٹہک مین اور باوجود یکہ حرام ہونا
شراب اور جوئی کا ایک آیتہ مین ثابت ہی اور سماع یعنے گانا اور

اور سرود اور نے بجانا اور اشباہ اوسکے کو جایز جانتے ہین اور حلال جانتا روباہ یعنے لومڑی اور یربوع یعنے چوہا جنگلی اور سوسمار اور غیرہ کو تجویز کیا ہی یعنے حلال جانتے ہین اور مالکی کتّے کے گوشت اور غیرہ کو جو غیر ذی روح ہین اور زمین پر چلتے ہین اس آیتہ کی دلیل سے قولہ تعالے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ یعنے حرام کیا اوپر تمہاری میتہ یعنے مردار اور لہو اور سوور کے گوشت کو بغیر سوور یعنے خوک کے کہانیکو حلال جانا ہی اور کہا ہی کُلَّمَا يَدِبُّ عَلَى الْاَرْضِ مِنْ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُولِ حَلَالٌ سِوَى الْخِنْزِيرِ یعنے جو چیز کے ہلتی اور جنبش کرتی ہی اوپر زمین کے غیر ذوی العقول سے حلال ہی یعنے سوای آدمیون کے اور سب چیزین حلال ہین مگر سوور کا گوشت کہ حرام اور ایضًا مالک نے دلیل آیتہ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ یعنے مگر تمہاری عورتون پر اور جس چیز پر کہ مالک ہوئی ہین ہاتھ تمہاری یعنے تمہاری جورو ہین اور باندیین اور لونڈیین اور غلام پس بدرستیکہ تم ملامت کیئے گیون ہین سے نہین ہو یعنے تم پر کچھ ملامت نہین ہی مذہب ابو حنیفہ مین ایسا ہی لواطہ کو جایز جانا ہی اور کہا ہی مَنْ لَاطَ بِعَبْدِهٖ اَوْ بِاَجِيْرِهٖ جَازَ جو شخص کے لواطہ کری یعنے لڑکے کے ساتھہ یا اپنے اجیر کے ساتھہ جایز ہی شافعی نے اس فتوی پر اوسکی قول کے تصدیق کی ہی اور بہت علمای شافعیہ

سے کہ ایک اون مین سے یافعی ہے اپنے کتاب مین عبد الحکیم کے لڑکے سے
جو شاگرد رشید شافعی کا ہے نقل کی ہے کہ مین اپنے استاد سے سنا ہون
جو بولا لَمْ یَصِحَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ فِی تَحْرِیْمِہٖ وَلَا فِی تَحْلِیْلِہٖ شَیْءٌ
وَالقِیَاسُ اَنَّہٗ حَلَالٌ اور اوحدی نے جام جم مین رد اس فتوی کا کرکے
کہا ہے بیت ای روی غلام خویش مبر دفتر بدنام خویش مبر یعنی
اپنے غلام کے مت کہو دفتر برا ایکا ساتھ اپنے نام کے مت لیجا شنوان
زد بگفته مالک غوطه در ورطه چنین مالک نہین ہو سکتا کہنے سے
مالک کے غوطہ مار پانچ ایسے بھنور یعنی گرداب مالک کے اور حنبلی نے بہی
وہان سے جو نشہ حب الخضرا سے سرخوش ہو کر حضنت کیف دینے
مین بنگ کے مضایقہ نہین کیا ہے اور ساتھ حنفی کے ہمداستان ہوا ولیکن
اس شرط سے جو زیادہ مقدار پستہ سے نہووی اور ناصر خسرو نے
اس مضمون کو رشتہ نظم مین پرو دیا ہے نظم شافعی گفت که شطرنج مباح است
بدام شافعی نے کہا کہ شطرنج جایز ہے ہمیشہ کج مبازید که حز را ستا نغز نمودہ
امام بوحنیفه به ازان گوید درباب شراب که زجو شیده بجوز تا بنود
بر تو حرام حنبلی گفت که گر زانکه بغم در مانی پسته بنگ تناول کن و
سرخوش بخرام گر کنی پیروی مفتی چارم مالک او بهم از بهر تو تجویز کند
وطی غلام بنگ و می مجوز و کون میکن و میباش بفتار که مسلمانی ازین چار

چار امام است تمام اور شافعی نے خلاف سب مذہبون کے تقدیم نماز عصر کو
ظہر پر جایز رکھا ہے اور شافعی کے نزدیک اگر کوئی اپنی فرج کو ہاتھ لگاوے
وضو باطل ہوتا ہے برخلاف مساس فرج سگ وخوک وغیرہ کے اور
ابی حنیفہ کے نزدیک اگر شخص جنب وضو کے نیت سے ہاتھ کوی مین بھری
ہوئی پانی کی ڈالی تمام پانی اوس کوئی کا نجس ہوجاتا ہے ولیکن اگر قصد
وضو سے نہین ہاتھ اوس مین ڈالے تو اپنے طہارت پر باقی رہتا ہے
ہرچند نجس ہو اور ابوحنیفہ بہی ترشح غسالہ غسل مسلم کو نجس جانتا ہے
برخلاف ترشح غسالہ غسل کافر کا مصنف عفی عنہ کہتا ہے غالبا اس مسئلہ
مین حق بجانب اوسکی ہے بنا بر اس کے کہ اوس نے اپنی قوت
اجتہاد سے جانا کہ کفار بمراتب اوسکے پیروون سے پاکیزہ ہین
رعایت ادب کی تکذیب امام اعظم کی بیجا ہے کرنا بلکہ اس مسئلہ مین
تصویب سید ہار ستا کرنا اوسکی لازم ہے اور شافعی نے بہی فتوی
دیا کہ اگر ایک شخص نعوذ باللہ زنا کری اور اوس وطی سے ایک
لڑکی پیدا ہو اوس شخص کو جایز ہے کہ اوس لڑکی کو اپنے عقد مین
لاوی بنا بر اسکے جو ظاہر شریعت مین اوس سے میراث نلیگی پس
پہر اوس پر حکم اجنبی کا ہوگا اور اسیطرح شافعی کے نزدیک اگر
ایک آدمی اپنے دودہ پلائی بہن یعنے خواہر رضاعی خود کو مول

بیوی اور اوسکے ساتھہ جماع کری حد شرعی اوس پر لازم نہین آتی اور ابو حنیفہ
کے قول سے اگر مغرب کا رہنے والا لڑکی مشرق کے رہنے والے کی بیوی
اور پچاس برس مغرب مین قید رہے اور جبکہ چھوٹ کر مشرق مین آوے
اور عورت کے گہر مین جاوی اور واسطے اوسکے اولاد اور احفاد ہوویں
حدیث مشہور کے موافق الوَلَدُ لِلفِرَاشِ وَلِلعَاهِرِ الحَجَر یعنے لڑکا اور تمام
اور احفاد نسبت مین ملحق ساتھہ اوس شخص کے ہوتے ہین اور اوس سے
میراث لیتے ہین صورت اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ اس عورت نے ہرچند
اپنے خاوند کا منہہ خواب مین بھی نہین دیکھا باوجود اسکے حاملہ ہووے
اس صورت مین مسلمانون کو نہین پہنچتا کہ خاوند والی عورت کو قذف
کرین یعنے سنگسار کرین اور محصنہ پر یعنے خاوند والے عورت پر
بہتان کرین یعنے جہوٹ باندہین اور زنا سے نسبت دیوین بلکہ موافق
حدیث ظن المؤمنین خیرا کے اپنے دل کو اسبات سے راضی کرین
کہ شاید یہہ عورت عالم منام مین خالی اضغاث احلام سے حالت
احتلام مین اپنے خاوند سے آبستن ہوئی شرع کی رو سے اوس پر
کچھہ حرج نہین ہے وَیُؤَیِّدُ ذلک ما قال فی شرح الکنز انه لو وکل الشافعی
فی المشرق رجلا یزوجه امرأة مغربیة فی المغرب فذهب زوجها
ثم ولدت باکثر من ستة اشهر فالولد من الموکل لانه یمکن ان

يمكن ان يصل اليها بطي الارض بخطوة واحدة انتهى يعنے تائيد كرتا هى
اور مدد ديتا هى وه جو كچه كه كها هى شرح كنز مين تحقيق اصل مطلب اوسكا يهه هى
كه اگر وكيل كرى ايك شخص پورب والے كو پورب مين تزويج اور نكاح
كرى ايك عورت پچهم والى سے پچهم مين پهر چلا جاوى خاوند اوسكا
پهر عورت اوسكے بيت سے رهے اور بچا جنے اور اوسكے مذهب مين
هے كه اگر كوئى كهين سفر كو گيا هووى اور دو آدمى گواهى ديوين اوسكے
مرنے پر پهر وه عورت دوسرا خاوند كرى اور اوس سے اولاد هووى بعد
اوسكے اوسكا پهلا خاوند سفر سے آوى وه سب اولاد پهلے خاوند كى هين
اور اوس سے ميراث لينگے اور وه بهى اون سے ميراث ليگا اور ايضاً
وه مجتهد نكاح كرنيوالا ماں اور بهن اور لڑكى كو يا ايك محرمات سے جانكر
بوجهكر واسطے اپنے ذات كے باوجود جاننا اوسكے حرمت كا حد اور
تعذير شرع كى ساقط هے خلاف اون تينون مجتهدون دوسرونكى كهتا هى
اگر اوس نكاح بهت بد سے زنا كرنے سے ايك فرزند حاصل هووے
اوس مرد سے ملحق هوگا يعنے مليگا اوس سبب سے كه يهه نكاح بمنزله شبهه
كے هے جو ساقط الحد هے وايضاً اوسكے مذهب مين هے كه اگر ايك شخص
ايك زن اجنبيه يعنے غير كى عورت كو اهل صنعت اور حرفت يعنى
كوئى كام كاج والى عورت مقابل مين سينے اور دهونے اور روٹى پكانے كے

یعنے عوض مزدوری وغیرہ کے ایک مدت تلک اجارہ کری اور اوس
سے مباشرت یعنے جماع کری اور وہ عورت اوس سے حاملہ ہو جاوی حد اوس سے ساقط
ہو جاتی ہی اسواسطے کہ اوسکے اجارہ مین تہی اور اوسکے فرزند بہی اوسی
کے ساتہہ ملتے ہین اور اوسیکا قول ہی کہ اگر ایک شخص کپڑا ریشم کا اپنی
قضیب پر لپیٹے اور ساتہہ ایک عورت محرم کے یا بیگانی عورت کی دخول
کری اور قبل مین اوس عورت کی اسطرح داخل کری کہ چمڑی سے چمڑا نگہہ لگ
جاوی اور انزال ہووی شریعت کی روسے وہ شخص زانی نہین ہی اوسی ہو گا
ہرچند جانکریا ہو لکر عقد نکاح پڑہا ہووی اس سبب سے کہ چہو نا چمڑی
کا چمڑی سے جو ہی کیا گیا ہی اوس سے واقع نہین ہوا ہی پس اوسپر
کچہ حرج نہین ہی اور یہی فتوی دیا ہی

کہ اگر کوئی شخص کسی ایک لڑکے کے ساتہہ لواطہ کری ایک قسم سے ذکر
اوسکا دُبُر مین اوسکے جاوی اوسکے واسطے حد مقرر نہین ہی ولیکن چاہئی
اوسکو ساتہہ بات سخت کے ہلکا کری بلکہ اگر دوسرا کر کری تو اوسکو چاہئی جو بیان
ماری اور کہا کہ اگر وہ لڑکا طاقت نلا کر مرجاوی تو قصاص لازم نہین
ہی اسواسطے کہ آیتہ وَلَا عَلَی الْمَجْرُوحِ قِصَاصٌ یعنے اوپر نہین ہی اوپر مجروح
کے قصاص واقع ہوئی ہی اور ولی مرد مذکور کو فتوی ساتہہ اس فعل بد
کے دینا اوپر فاعل اوسکے کے حرام اور عمل بخلاف آیتہ کے کہ فَمَنِ اعْتَدٰی ہی

عَلَيۡكُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَيۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰى عَلَيۡكُمۡ یعنے پس جس کسی نے کہ زیادتی کی
تم پر پس زیادتی کرو تم اوپر اوسکے مثل اوسکے کہ جیسے زیادتی کری تم پر نا مشروع
ہی پس اس صورت مین جزن معقول کا ہدر ہی اور ان فتوون مین ابو حنیفہ متفرد
ہی اور داود بن علی نے کہا ہی کہ جمع میان دو بہنون کے اس ایک صورت
مین کہ دونو بہنین لونڈی ہون ایک شخص کی یہہ بہی حلال ہی اور جماع کری
دونون کے ساتہہ اس مرد کو مباح ہی اور اسی صورت مین اگر ایک
لڑکی اپنی مان کے ساتہہ لونڈی ہووین ایک مرد کی وطی دونون کی
مالک کو حرام ہی اور اجنبا ان بزرگون کے سلیقون سے یہہ ہی کہ
ان سب فسقون اور معصیتون کا قران گواہی دیتا ہی ان کامون کے
جایز رکہنے والی ان کامون کے گمراہی پر ہرگز انکار نہین کرتے اور مبالغہ
کرتے ہین اور کہنجانے مین شیئکے تجوز اور مبالغہ کرتے ہین برا کروانے اور
روا کہنجانے مین اوس نکاح اور متعہ کی جو آیات قران اور احادیث
سیدالنس و جان اور اجماع امت سے حکم حلال ہونے مین اوسکے ہوا ہی
غافل اس سے ہین کہ امام مالک انکار حرمت متعہ مین مذہب ثلاثہ کے
ساتہہ ہمداستان نہین ہی فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰكِنۡ تَعۡمَى
الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ بدرستیکہ وہ اندہی نہین ہین آنکہون کے
ولیکن اندہی ہین دلون کے اسلیئے کہ جو ہی بیچ اونکے سینون کے

حاصل یہہ کہ ابی حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی شخص ایک تہان گہاوی یا سیکا کپڑی کو
چور اکر رنگ کری یا گیہون کسیکا چور اکر گیہون والی کے گہر مین اٹہا کری تو
کپڑی والی اور گہاوی والے اور گیہون والے کو نہین پہنچتا ہی کہ اپنے مال کو
اوس سے طلب کری اور جامہ رنگین اور آنٹے کو اوس شخص سے نہین
لے سکتا ہی اس سبب سے کہ بتغییر ہیئت اصلے اوس جنس مین ہوئی ہی اچہا
اگر چور مذکور کے ساتہہ اسبات پر لڑائی جہگڑا کری اور مارا جاوی تو
اوسکا خون ہدر ہی اور اگر مارا جاوی تو شہید ہوگا مین نہین جانتا ہون
کہ ہنی صریح آیۃ لَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ کے واسطے کیا جواب
تیار رکہئے ہین اور پینا نبیذ مثلث کو مباح بلکہ سنت اور اوسکی تحریم
کو بدعت جانتے ہین باوجود اسکے کہ نشہ اوسکا خمر سے بڑہکر ہی
اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ یعنے سب نشے والی
چیزین حرام ہین اور یہہ کہ نبیذ سے وضو کرنے کو بہی تجویز کئے ہین اور یہہ
کہ نماز پڑہنا کتّے کے چمڑی مین اور سوکہے گوبر پر جایز جانتے ہین اور
غسل اور وضو بے نیت کو جایز رکہا ہی اور بغیر تکبیرۃ الاحرام اور
آیۃ جو عوض مین فاتحہ اور سورہ کے ہی غیر زبان عرب مین تجزی
جاتا ہی یعنے اگر کوئی شخص بغیر تکبیرۃ الاحرام اور آیت جو عوض
مین سورہ کے ہی اپنے زبان مین کہے تو جایز ہی اور علما مذاہب اربعہ

اربعہ یعنی عالم این چارون مذہبون کے باوجود دیکہنے ایسے بری کامونکے
اور عالم ان چارون مذہبون کے باوجود مشاہدہ اس طرح قبیح اعمالون
اور ذمیم افعالونکے تعصب کو بدرجہ کمال کے پہنچایا ہی اور گروہ امامیہ
کے ساتہہ عناد اور دشمنے اس قدر کہتے ہین کہ شرح اور بیان سے
مستغنی ہی ازان جملہ غزالی اور متوکل کہ پیشواون سے شافعیہ کے ہین
یعنے غزالی اور متوکل دونون عالم ہین شافعی مذہب کے اُنہون نے کہا ہی
کہ المستحب فی القبور التسطیح لکن لمّا صار ذلک شعاراً للرفضہ
عدلنا عنہ الی التسنیم اور زمخشری کہ عدول ائمہ حنفیہ سے ہی
فروع مین تفسیر آیتہ کے هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ کہا ہی
یجوز بمصداق هذه الآیة ان نصلی علی احاد المسلمین لکن لمّا
اتخذت الرفضہ ذلک فی ائمتھم منعناہ اور ابن حجر شارح
بخاری نے بہی مثل این عبارت کے منع کرنے توجیہ السلام علی آل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ مین ذکر کیا ہی اور مؤلف ہدایت فقہ حنفی کہ نے
کہا انّ المشروع التختم فی الیمین لکن لمّا اتخذتہ الرفضہ عادۃً
التختم فی الیسار دیس ضمایر فیض مظاہر اولی الالباب پر مخفی اور پوشیدہ
یعنے چھپا ہہنین ہی کہ امام چاہیئے قالع قلاع فتنہ اور فساد اور قامع بنیاد
بغی اور اضلاع عناد اور موانع مواد حسن ان معاد اور اوضاع نزاع اور

قاطع رشتہ خلاف اور اختلاف امت کا ہووی نہ یہہ کہ جمیع نصوص دین سے
بے نصوص مفید یقین اپنی کو ساتہہ امامت کے موسوم کرکے ایک ملت کی
تیون یعنے جز کو اوپر چار شریعتون کے بنا کرین یعنے ایک ملت کی چار
ملتین بناوین اور اصول دین اور فروع دین مین ایک دوسری کے ساتہ
اختلاف کرین اور خدا کے حکمون مین ضد پر ایک دوسری کے فتوی
دیوین اور قاعدون مین شریعت محمدؐ کی متابعت ہوائی نفوس ناقصہ
اور عقول فاسدہ اپنے کے کرین یعنے اپنے عقلون پر چلین اور سنگ
تفرقہ جو بحکم آیۃ کریمہ کے وَلَا تَفَرَّقُوا ممنوع اور نامشروع ہی اوس
حضرت کی امت مین ڈالکر انکو سرگشتہ تیہ گمراہی کا کر کی طریقہ مستقیمہ
اوس حضرت سے دور پہینکین ناشایستہ امامت امت کے ہون اور
جو کوئی کہ عقلمند ہی جانتا ہی کہ جبکہ ہر ایک کو چند ماموم اور مقتدی بہم
پہنچی توسبب مخاصمت اور منازعت کا ہوتا ہی اور بہت سے فساد پیدا
ہوتی ہین پہر فائدہ امام کا کیا ہی اور ایک جماعت جو بحسب دعوی آیات
کے محتاج قایم کرنے حجت کے ہوکر ان کو امام اور مقتدا اپنا جانے برخلاف
آیۃ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ متابعت ان کے مذہب ظاہر البطلان کے اپنے
اوپر لازم جانے یہہ بات خالی حماقت اور غفلت سے نہوگی اُولَئِكَ
كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ یعنے وہ لوگ مثل

مثل حیوانون کے ہین بلکہ اون سے گمراہ تر ہین وہ لوگ ہین غافل مین کہتا ہون کہ
یہی لوگ بعض فروع مین اختلاف رکہتے ہین ولیکن اصول مین چارون
برابر اور متفق ہین بولا لا اسلم باوجود اوسکے کہ احمد حنبل ساتہہ اعتراف
شہرستانی صاحب کتاب ملل ونحل کے جملہ مجسمہ سے ہی یعنے شہرستانی
جو بڑا عالم سنت جماعت کا ہی وہ قایل ہوا ہی خدا کے جسم کا اور معرفت
مین خدا کے جو بہت بڑا رکن اصول دین سے ہی ناقص اور مواقفت مین
ساتہہ حشویہ اور مشبہیہ جو ہماری تینون امامون کے مخالف ہین متفق ہی
حیث قال صاحب الملل فی کتابہ ان الحنابلۃ مشارکون مع المشبہۃ
فی بعض التشبیہات اور صاحب مواقف بہی مقاتل اور کرامیہ کو جو
اہل سنت سے ہین مجسمیہ سے جانتے ہین اور اعتقاد حنبلیون کا ذات خدا
تعالے مین یہہ ہی کہ سر سے سینہ تلک مجوف ہی اور سینہ سے نیچے تلک
سب بہرا ہی اور مصمت اور اوسکے بال مجعد ہین اور بتفسیر آیتہ الرحمن
علی العرش استوی مین بہی کہتا ہی کہ حقتعالے عرش کے اوپر بیٹہا ہی
اسطرحسے کہ دونون زانون اوسکے عرش سے باہر نکل گئے ہین اور
ایضاً تفسیر آیتہ کریمہ یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود
ایسا بیان کیا ہی کہ جب روز قیامت کے حضرت سیدۃ النساء فاطمہ
زہرا صلوات اللہ علیہا عرش کے نیچے واسطے طلب خون فرزند اپنے کے داد

داوخواہ ہون کے حقتعالے یزید کو اپنے تخت کی پہلو مین آنکہہ سے حضرت فاطمہؑ کے چہپاکر اپنے زخمی پیر کی ساق کو جبیرہ اوس پر بندہا ہوگا حضرت فاطمہؑ پر ظاہر کریگا اور حضرت فاطمہؑ اوریلا ئیکہ اوسکے دیکہنے کے ساتہہ سجدہ مین جائینگے اور جبکہ سجدیسے سر اوٹہائینگے خطاب حضرت فاطمہ کو پہنچیگا کہ نمرود نے تیر جو میری پاؤن کے ارادہ سے مارا تہا اوسنے میری پیر کی پنڈلی کو زخمی کیا تہا اور مین نے اوس زخم کو باوجود اپنی قدرت کاملہ کے مین نے اوسکو اچہا نہین کیا ہے اور جبیرہ باندہ کر نگاہ رکہا ہون یعنے سنبہالے ہون تاکہ تمہاری خاطر نشان کرون ہر گاہ مین نے مخلوق یعنے بندون سے اس قسم کے آزار کہینچی ہون پہر اگر تیری فرزند کو تیری باپ کی امت سے آزار پہنچا ہووی پروا نہین ہے اور یہہ بہی نقل کی ہے کہ ایکدن خدا تعالے کو درد چشم عارض ہوا یعنے خدا کے آنکہین دکہہ آئین ملائکہ یعنے فرشتے اوسکے دیکہنے کو گئے سمجہی کہ حضرت نوحؑ کے طوفان مین خدا بہت سا رُو یا تہا اسلیئے آنکہین دکہہ نے آئین اور یہہ بہی روایت کی ہے کہ حقتعالے جمعہ کے راتون کو ایک گدہی مصری پر سوار ہو کر لڑکا جوان خوب صورت دکہلائی دیتا ہے تَعَالٰی عَنْ ذٰلِكَ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا چون یعنے قباحتون یعنی برائیون پر اون تینون مفتیون کے سابق سے آگاہ تہا مینے اوسکی تکذیب

تکذیب بہین کی و لیکن حقیقت مذہب حنبلی پر مجہکو اطلاع نہتی مقدمات گذشتون
مین مین نے تصدیق بہین کی اور دوسری وقت پر موقوف رکہا اور مین
اوٹہکر اپنے گہر کی طرف گیا سر کو مراقبۂ تحیّر مین لگیا یعنی اس بات کے فکر مین
گیا ناگاہ مصداق کلمہ اِذَا اَرَادَ اللہُ شَیْئًا ہَیَّأَ اَسْبَابَہٗ جبکہ ارادہ کیا خدا نے
ایک چیز کا مہیا کرتا ہے اسباب اوسکا ایک طالب علم اوس کتاب کو لکہہ
رہا تہا اور طلبون پر تقسیم کرتا تہا آشنائی کی راہ سے لکہنے پر ایک جزو کے مجہسے
استعانت یعنے مدد چاہی جب مین نے لکہنا شروع کیا اوسکے حاشیہ مین
اس عبارت کو مین نے دیکہا ظاہرا درسطے مناسب مقام کے ایک تقریب سے
لکہا تہا کہ قَالَ الامام فخر الدین الرّازی فی رسالۃ المعمولۃ لتفضیل
مَذہب الشافعی اِنَّ احمد بن حنبل قَالَ فی نہایۃ النحیۃ للشافعی
اَدّعَتِ المشبّہۃ انّہ کان عَلیٰ مَذہبہم انتہیٰ وَقَال صاحب المِلَل
وَالنحل نصّ ابو عَبدُ اللہ محمّد بن کرام عَلیٰ اِنَّ معبودہ عَلی العرش استقرارًا
وَعَلیٰ انّہ بجہت فوق ذاتًا وَاطلَقَ عَلیہ اسم الجوہر لانہ مِنْ
اَہْل الظواہر الّذین حملوا آیات التشبیہ علیٰ ظواہرہا وقالوا
اِنَّ اللہ یجوز علیہ المصافحۃ وَالمعانقۃ وَاِنّ المخلصین فی الدّنیا
یعانقونہ وَقال داؤد اعفونی عن الفرج وَاللحیۃ وَاسئلونی عمّا وراء
ذٰلک وَقد صرح فی کتاب الملل وَالنحل اِنّ المضر وکہمس وَاحمد الہجیمی

وغیرهم من اهل السنة قال معبودهم صورة ذات اعضاء و ابعاض
ثم قال واما المشبهة الحشویه من اصحاب الحدیث فحکی الاشعری عن
محمد بن عیسی ان حکی مضر و کهمس و احمد الجهمی انهم اجازوا علی ربهم
الملامسة والمعانقة والمصافحة فی الدنیا والآخرة و یعلم من کلامه
فی موضع آخر ان الحنابلة مشترکون فی التشبیهات وقد نسب فی
المواقف القول بالجسمیة الی مقاتل ابن سلیمان والکرامیة و
غیرهم و قال صاحب المواقف انهم قالوا انه تعالی مرکب من لحم و دم
انتهی جس وقت کہ مین نے اس عبارت کو دیکھا ہوش میری سر سے جاتا
رہا بڑی فکر پاس ایک شخص عزیز کے جو دنیا دیکھا مانند سعدی کے اپنے نقد
عمر عزیز کو صرف سیاحت کے کیا تھا اور ساتھ قبایل جن اور انس کے
انس کرکے ستر اور دو فرقہ کے معاشرت کیا تھا یعنے ہر ایک مذہب
اور ملت اور طایفہ سے واقف تھا اوس سے ہر ایک شہر کے رہنے
والون کے کیفیت اور زمانی کے لوگون کے چال اور چلن اور چار طرف
عالم کا احوال مین نے پوچھا اور ہر ایک راہ سے بات کرنے شروع
کی اور سخن کو طول دیا یعنے بات ایسی اتنی بڑہائی کہ یہان سے تمام ہوئی کہ بہت
روم اور شام کے شہرون مین باوجود اسکے کہ لوگ وہان کے سب سنیت
و جماعت مین چہوٹی اور بڑی اُن کے عمل بد لواطہ مین مشغول ہین یعنے

یعنے سب لونڈی بازی کرتے ہین اس قباحت کے وقاحت طبیعت پر انکی ایسے
مستولی ہی کہ حاجب عقل اور شعور نے حیا کا حجاب بیچ سے اُٹھا لیا اور بعضے
مصر اور شام اور بخدا اور مغرب زمین کے طرف کے شہرون اور قصبون
مین کہ مذہب مالکی اور حنبلی رواج زیادہ رکھتا ہی کُتّے کے بچّے کا گوشت
بکری کے بچّے سے زیادہ رواج رکھتا ہی اور ہر مسجد کے کوٹھون پر آخور
اور معلّف بغلیہ کئے ہین ہر جمعہ کے رات کو جو اور گھاس کمال عزت سے
اس آخور مین ڈالتے ہین اور طرح طرح کے بخور اور خوشبویان سے معطر اور معطّب
اور خوشبودار کرتے ہین اور جبکہ مین نے وہان کے لوگون سے پوچھا تب
بولے کہ ہر جمعہ رات کو خدا کا گدہا اُترتا ہی یعنے آتا ہی شاید اُس جو اور
گھاس مین سے کھاوی جبکہ پہلی عبارتین اور سخن پے غرض اس شخص
کا باتون سے اوس مرشد کے برابر ہوئین بحکم اَلْجُرْعَۃُ تَدُلُّ عَلَی الْغَدِیْرِ
وَالْبَعْرَۃُ تَدُلُّ عَلَی الْبَعِیْرِ وَالرَّوْثَۃُ تَدُلُّ عَلَی الْحَمِیْرِ وَاٰثَارُ الْقَدَمِ
تَدُلُّ عَلَی الْمَسِیْرِ یعنے ایک گھونٹ پانی کا دلالت کرتا ہی اوپر ایک
جھیل کی یعنے تالاب کے اور مینگنی دلالت کرتی ہی اوپر اونٹ کے اور
سرگین یعنے لید دلالت کرتے ہی اوپر گدہے کے اور نشانے قدم کی دلالت
کرتے ہی اوپر جانیوالے کے یعنے رستا چلنے والے کے ایک مٹھی نمونہ خروار
کا ہی جو کچھ اوس عغزان نیاہ نے کہا تھا مین نے قبول کیا دوسرے دن جب

مہر سپہر مانند دلیل روشن کے ساتھہ طالع آسیب زدی اندھیری رات کے چہرہ
نمایان ہوا اور نقاب غفلت کا غبار لوگون کی آنکھون سے دہو آخذ مذہب مین
اوس معدن فضیلت کے گیا اور سرگذشت سے گذری ہووی مقدمون کی
اور اپنے مصنفی سے پیش آنے کی مین نے اوسکو خوشے کیا اور کہا مین نے سوائی
گذشتہ مقدمون کے دلیل واضح ان کے ابطال مذاہب پر کیا ہی جواب دیا
جبکہ چارون مفتیون نے دیانتون نے اصول اور فروع احکام شریعت مین
خیانت کرکے اختلاف کو حد سے زیادہ کرکے جادہ شریعت غرا سے بہت
دور جا پڑی اور بہت سے بندگان خدا کو گمراہی اور تباہی مین
ڈالے ہین یہان تلک حلال اور حرام ہونے مین وحشیون اور پرندون کے
خلاف ایک دوسری کے فتوی دیئے اور بہت لوگون کو دام شقاوت
انجام اپنے مین کہینچکر راہ ہدایت سے پہیری ہین یعنی بہت سے لوگون کو
اپنے جال بدبختی انجام مین کہینچکر راہ راست ہدایت سے منحرف کئے
اور پہرائے ہین یعنے اونکو گمراہ بنائی ہین اور اسے سبب سے تصورات باطلہ
اور تصدیقات عاطلہ نفوس خلایق اور خاطر عوام کالانعام مین رسوخ
تمام پایا ہی یعنے ہوا ہی اور حق اور باطل مین سے امتیاز جاتا رہا اور
فرق اٹھہ گیا ہی اگر مذاہب مخترعہ اور طرایق مبتدعہ اخبار مزورہ اور
احادیث موضوعہ سے مشتق اور مستنبط نہوتے تو البتہ عام لوگ سرگشتہ نہ

تیہ یعنے بیابان ضلالت اور حیرت اور لٹکی ہوئی دام بطالت اور جہالت کے
نہوتے یعنے اگر مذہب بنائی ہوئی اور رستے گہڑی ہوئی فریبی اخبارون
اور جہوتے بنائی ہوئی حدیثون سے نہ نکالے ہوتے البتہ یقین تہا کہ عام
لوگ حیران اور سرگردان بیابان گمراہی اور تباہی اور حیرت اور لٹکے
ہووی جال ضلالت اور جہالت اور بطالت کے نہوتے مین نے کہا اسلام
کے عالمون کو ضلالت سے نسبت دینا بڑی جرأت ہی باوجود اسکے کہ
حقتعالی نے خوف اور خشیت علماؤن کے گواہی دی ہی قولہ تعالی
اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ یعنے سوا اسکے نہین ہی کہ ڈرتی ہین
خدا سے بعضے بندون سے اوسکے جو کہ عالم ہین کہا سلہنا ولیکن طبقات
علماء اسلام کے بنا بر کلام ملک العلام کے قسمت کیئے جاتے ہین ساتہہ
تین قسم کے یعنے بموجب فرمائی خداوند عالم کے عالم تین قسم کے ہین قولہ تعالی
ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ
وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنے پہر دیا
ہمنے میراث مین کتاب کے تئین اونکو جو برگزیدہ اور اختیار اور چن لیا تہا
ہمنے یعنے اپنے بندون مین سے پہر اونمین سے ہین بعضی ظلم کرنے والے واسطے
اپنے نفسون کے اور بعضے اون مین سے میانہ مقتصد اور اون مین سے ہین بعضے سابق
بالخیرات مین نے کہا اصناف ثلثہ مذکورہ کو کسطرح ہو سکتا ہی اعتبار کرنا

یعنے ان تین قسم کے عالمون کو کیسے امتیاز کرنا اور پہچاننا بولا بموجب حدیث صحیح نحن نحکم بالظاہر کے یعنے ہم حکم کرتے ہین ساتہہ ظاہر کے اقوال اور افعال سے ہر ایک کے ہوسکتا ہی دریافت کرنا مین نے کہا عقل کے نزدیک بہت مشکل ہی کسواسطے کہ تمیز یعنے تمیز کرنیوالا اور عاقل ایسا ایک آدمی چاہیئے کہ چارون فقیہون اور عالمون سے علم دین اور فقیہہ مین بڑہکر ہووی تاکہ فرق کرسکے بولا آیا چارون عالم اعتقاد اہل سنت جماعت سے جایز الخطا یعنے گناہ کار ہتی یا معصوم یعنے گناہون سے پاک ہتی بولا ایک شخص جو جایز الخطا ہووی اوسمین احتمال اسبات کا ہوتا ہی کہ وہ ظالم لنفسہ ہووی مین نے کہا اگرچہ حقیقت مین ایسا ہی ہی ولیکن یہہ اہل اجتہاد تہی رای انکی بہی معتبر ہی اور بر تقدیر اسکے کہ مجتہد اجتہاد مین خطا کری تو بہی ایک ثواب واسطے اوسکے ہی بولا اجتہاد فایدہ دینیوالا گمان کا نہین ہی مین نے کہا ہان سچ ہی بولا پہر وہ اجتہاد بموجب آیتہ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِی مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا حق اور راستیسے مستغنی اور بے نیاز نہین کرتا ہی گمان کوئی شے اور کسو چیز کو اور بہی حقتعالی نے بنابر کریمہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ بعضے ظنون کو اثم یاد فرماتا ہی یعنے بعض گمان گناہ ہین پس آثم کو یعنے گناہ کار کو مصیب یعنے صواب کار جاننا خلاف قران کے ہی وحال آنکہ حق تعالے نے مذمت علماء جایز الخطا کی قران شریف مین جنابہ

چند جا ذکر فرمایا ہی یعنے برائی عالمون گناہ کارون کی قران مجید مین کئی جگہ
بیان کی ہی مثل قوله تعالی الذین اتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون
ابناءهم وان فریقا منهم لیکتمون الحق وهم یعلمون ویکتمون
الحق وانتم تعلمون ویعرفون نعمت الله ثم ینکرونها واکثرهم
الکافرون واشباه ذلک مما لایمکن انکارها مین نے کہا کہان سے معلوم
ہووی کہ بحث ما نحن فیہ مین اللہ اُنہون نے اجتہاد مین خطا کی ہی بولا
بمصداق آیہ ما اتیکم الرسول فخذوہ وما نهیکم عنه فانتهوا
امت حضرت رسول صلعم پر واجب ہی کہ انحضرت صلعم نے جو کچہ کہ ان کو امر اور حکم
کیا لیوین اوسکو یعنے جو کچہ کہ حضرت رسول صلعم نے حکم کیا اور امر فرمایا اوس
بموجب رفتار کرین اور اوس فرمانے پر چلین اور جو کچہ کہ نہی کی نکرین اوسکو
مین نے کہا ہرگاہ خلاف اس یعنے کے معتقد ہو یعنے اسبات پر اعتقاد
رکہتا ہو اور اُلٹا چلی اسبات سے کافر مطلق اور بیدین محض ہی بولا بہت
آسان دلیلین اور جلدی سمجہا عوام لوگونکا جمجہتی اور دلیلین ثابت
کرنے کفر پر چارون کے یہہ ہین کہ جب اتفاق اور اجماع سے مقرر ہوا کہ جو
کوئی ایک چیز حرام کو حلال کری اور حلال کو حرام جمہور انام یعنے سب لوگون
کے نزدیک کافر ہی پس کہتے ہین ہم کہ ہر جنس حیوان وحشی یعنے جنگلی اور
اہلی یعنے شہری اور بحری یعنے دریائی اور بری یعنے صحرائی اور خشکی سے اوس

ہر قسم کی جانور کیا اڑنی والون سے اور کیا چگنے اور چرنے والونسے شارع متعدد ہین
نزدیک دو حال سے باہر نہین ہین یا وہ حیوان ماکول اللحم ہی یا غیر ماکول اللحم
ہی یعنے یا اوسکا گوشت حلال ہی یا حرام اختلاف اور نزاع جو ان کو
اس باب مین واقع ہوا ہی وہ مستلزم کفر ہی چارونکا کسواسطے کہ بعضے
گوشت اور چیزین جو شافعی کے نزدیک حلال اور مالکی کے نزدیک مباح ہین
حنفی اون کو حرام جانتا ہی اور بعضے چیزین جو حنفی کے نزدیک حلال ہین احمد
کے نزدیک مکروہ اور شافعی وغیرہ کے نزدیک برخلاف وسکے قایل ہوئی
ہین اور طہارت اور نجاست مین بہی انکی برعکس ایک دوسری کے فتوی
دیئے ہین از آنجا کہ جایز الخطا ہتی اگر نفس الامر مین یعنے حقیقت مین بر
خلاف چارون کے ہو تو کفر چارون کا ثابت ہوتا ہی اور کہان سے ثابت
ہوسکتا ہی کہ چارون برحق ہین باوجود اسکے کہ حق متعدد نہین ہی
اور عقل بہی تجویز نہین کرتی ہی کہ دو شخص مثلاً ایک امر مین نقیض ایک
دوسریکے ہون یعنے توڑنی والے ایک دوسریکے ہون اور کہین یعنے
ایک بات مین اور ایک امر مین نقیض اور ضد ایک دوسری کے ہون
یہہ کچہ کہی اور وہ کچہ کہی اور دونون اوس دعوی مین سچے ہون یہہ
امر کبہی نہوگا فلیف یعنے پہر کسطرح چار ایک امر مین سچے ہونگے مین نے
کہا صریح دلیل انکے جہوٹے دعوی امامت پر کیا ہی بولا ایک شخص جو

جو مسائل ضروری سے آگاہ ہو اور جواب مسائل مین عاجز ہووے اور اپنے فتوی کو مکرر پھیرا ہووے
آیا ایسا شخص لوگون کی امامت اور پیشوائی کی لایق ہے مین نے کہا نہین بولا پھر ابو حنیفہ
جو بہت سے مسئلون مین مثل خنثی کا جنت مین اور رؤیت یعنے خدا کا دیدار عورتون اور
فرشتون اور جنون کو آخرۃ مین اور غیر ذلک یعنے سوا اسکے اعتراف سے علماء سنت جماعت
کے چپ رہا اور عاجز ہوا اور توقف کیا اور بعضی حیوانون کے گوشتون کو بعد فتوی حلال کرنے
کے حرام کرنے کا دیا پہلا قول سے پھر گیا جیسے گوشت خچر وغیرہ کا اسلئے سزاوار امامت کے
نہین ہے اور اسیطرح شافعی دو اجتہاد کیئے اجتہاد لاحق کو ناسخ اجتہاد سابق کو جانتا ہے مین نے
کہا اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ چارون کے پیرو کافر ہونگے بولا بدیہی ہے یعنے ظاہر ہے جبکہ
لوگ خداوند عالم کی طرف سے بہتہ انکی متابعت اور پیروی کے مکلف ہون اور انکی کہنے
پر چلین یعنے ان چارون مذہبون کی پیروی کرین اور اطاعت اور پیروی کرنے حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور اوس جناب کی خلفاؤن اور جانشینون کی یعنے بارہ امامون کی بحکم آیۃ کریمہ
وَاَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی اطاعت اور فرمان برداری کرو اللہ
تعالے کے اور اطاعت اور فرمان برداری کرو اللہ کے رسول کی اور اولی الامر کی تم سے
مامور ہون اور فرمائی گئے ہون اوسکو ایکطرف رکہکر اور اولی الامر کو نہ پہچانکر اطاعت
اور اقتدا اور پیروی چارون مذہب والے ہون کی اپنے اوپر واجب جانی لاجرم اور البتہ
کافر ہونگے مین نے کہا ہر ایک صاحب مذہب کا تہہ ایک حدیث حدیثون سے حضرت خیر البشر
کی اور ہر ایک کو جو کچہ پہنچا اور ملا موافق اوسکے عمل کیا اور کہا کہ طبع سلیم فرماتی ہے کہ

که اگر چار حدیثین مختلف اللفظ والمعانی پہنچی ہووین تو اون مین سے ایک موافق قران کے صحیح ہوگی اور اگر کوئی بہی آپس مین موافقت رکہتی ہوگی تو چارون مصداق حدیث صحیح کے فاعرضوہ علی کتاب اللہ فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف فارفضوہ باطل یعنی پس پیش کرو اور تولو اور برابر کرو ساتہہ قران کے پہر جو کچھ موافق ہو قران کے پس لو تم اوسکو اور جو کہ مخالف ہو قران کے پہر ترک کرو اور چہوڑ دو اوسکو کہ وہ باطل ہے اور غیر صحیح ہے یا لازم آتا ہے کہ خلفاء اربعہ خصوصًا شیخین کہ اہتمام انکا امور دین مین بنسبت دوسرون کی زیادہ ہوگا کہانے مین گوشت حیوانون کے جیسے لحم کلب یعنے گوشت کتے اور غیر ذالک کہ مالک کے نزدیک حلال ہے مختلف ہون اور باوجود اسکے کسی نے بہی نقل نہین کیا ہے پس بالضرورہ ثابت ہوا کہ دعوا چارون فقیہون کا باطل ہے اور جو حدیث کہ انکا اوس پر اعتماد کیا چاہیے مینانے کہا اس امر مین تعجب ہے کہ آٹہہ سو برس ہوئے کہ انکی مذہب نے رواج پایا ہے اور اہتمام انکا ربع مسکون مین شایع ہوا ہے کوئی بہی اوپر ان مقدمون کی اور ان کی اعمال قبیحون اور افعال شنیعون پر مطلع اور واقف نہین ہوا ابو المعالی فاضلون مانند محمد غزالی وغیرہ کی کفر ابی حنیفہ کا ساتہہ دلیلون اور برہانون کے ثابت کیا ہے جیسا کہ عبارت سابق منخول سے نقل ہوئی ہے اور ابو محمد حنفی کتاب منخل مین مبحث فرایض مین کہتا ہے کہ شافعی کے اقوال دلالت اس پر رکہتی ہین یعنے سخن شافعی کے اس پر دلالت کرتی ہین کہ علم فرایض مین ابو حنیفہ قلیل البصر تہا یعنے بہت کم جانتا تہا علم فرایض کو علی ہذا القیاس ایک دوسرے کو مطعون جانتے ہین اور اکثر پست فطرت یعنے احمق اور نادان لوگ پلہ تقلید اور پلہ

اور تلہ تلمیذ مین معتقد رہے ہین یعنی تقلید کے پڑے اور تلمیذ یعنے شاگرد ہوئی کے دام مین پہنسے
ہین اور نظر مین ایک گروہ کے جو ہمت اونکی قاصر اور نارسا ہی موافق آیۃ کریمۃ کے اَفَمَنْ
زُيِّنَ لَهُ سُوْءُ عَمَلِهِ فَرَاٰهُ حَسَنًا یعنے آیا پہر جو کوئی کہ زینت دیا گیا ہی واسطے اوسکے بدی
عمل اوسکے کو پس وہ دیکہتا ہی اوسکو نیک انتہی عمل زشت اور کام بُری اونکے زیبا اور اچہے
معلوم ہوتی ہین اوسوقت بولا کہ عقاید سنت جماعت سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شان
اور شکوہ ابو حنیفہ کی زیادہ تر رتبہ جلیل القدر حضرت خیر البشر سے ہوگی مین نے کہا کہان سے
معلوم ہوا بولا وہان سے کہ صراط مستقیم حضرت رسول کریم کی سو برس تک با تفاوت
ایک حال پر تہی اور سبیل معوج ابی حنیفہ یعنے راہ کج ابو حنیفہ کی قریب نو سو برس کے ہی
کہ استمرار رہا ہی اور جاری ہی قضارا بیچ اس اثنا کے یہہ بیت کتاب بوستان سعدی
کی گوش مبارک مین اون کے پہنچی نہ از لات و عُزّی بر آورد گرد کہ توریۃ و انجیل
منسوخ کرد ستم کی راہ سے ایک ظریف نے کہا گویا شیخ سعدی ظہور سے ارباب مذاہب
اربعہ کی خبر نہین رکہتا تہا و اگر نہ اس مقام مین تعریف اور توصیف ہر ایک کی
کرتا اور کہتا کہ نسخ کرنیوالی اور مٹانی والی دین حضرت رسول کے لیے ہی پہلوان ہین
مین نے کہا کہ یہہ بہتان بحت ہی یعنے نرا جہوٹ ہی اسلیئے کہ نسخ دین کا اسوقت
صادق ہوتا ہی کہ اونہون نے بندون کو عبادت آلہی سے مانع ہوے اور مانع ہون
اور باوجود اسکے کیئے ترویج دین مبین حضرت سید المرسلین کے اہتمام تمام اور
کوشش بلیغ کرتے تہے اور اوس جناب کی امت کو احکام اسلام سے کماہی

اکا ہی بگر گراہی سے باز رکہکر ساتہہ امتثال اور فرمان برداری امر آلہی کے ترغیب
اور تحریص دلواتے اور کرتے ہیں اور رہبر ساہی یعنے بہول ہونوالے کو کلام و اہی
سے تہدید کرتے اور ڈراتے ہیں اور راہ راست پر راہی کرتے اور لیجاتے
ہیں اور ترہیب اور تخویف نواہی سے کرتے ہیں جواب مین اس آیۃ کو تلاوت
کیا اور پڑہا اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ
یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ وَلِقَآئِہٖ فَحَبِطَتْ
اَعْمَالُھُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا ذٰلِکَ جَزَآؤُھُمْ جَھَنَّمُ بِمَا
کَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ ھُزُوًا یعنے وی لوگ جو کہوی گئی سعی
انکی بیچ زندگانی دنیا کی اور وی گمان کرتے ہین کہ ہم اچہا کرتے ہین کام یہی لوگ ہین
جو کافر ہو گئے ہین ساتہہ آیات پروردگار اپنے کی اور ملاقات اوسکے کی
پس برباد اور قایم نہین کرینگے ہم واسطے انکا قیامت کے دن ترازو یہہ
ہی جزا انکی جہنم بسبب اوسکے جو کافر ہوئے اور لیا ہماری آیتون اور پیغمبرون
کو از روئی استہزا اور ٹہٹہی کیے انتہی مین نے کہا یہہ آیۃ کفار کے حق مین ہے
ان سے کیا نسبت رکہتی ہے بولا کہ کفر کے اقسام ہین اور انکا کفر مصداق
آیۃ کے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ یعنے اور جو کوئی
کہ حکم نہین کرتا ساتہہ اوس چیز کے جو بہیجی ہے اللہ نے پس وہ گروہ یعنے وہ لوگ
وی ہین کافر انتہی ثابت ہے مین نے کہا کہ اگر انہون نے احکام صوم اور

اور صلوۃ اور حج اور زکوۃ وغیرہ مین بخلاف ما انزل اللہ کے حکم کیا ہو وے تو
ثابت کرو یو لا آیا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ نے حالت حدث مین
نماز فریضہ کو تجویز فرمایا ہی مین نے کہا حاشا و کلا ہمارا یہہ اعتقاد
نہین ہی بلکہ اقدام کرنا اس فعل شنیع پر حرام ہی یو لا پہر کسو اسطے شافعی
نے بخلاف اجتہاد ابو حنیفہ کے سیلان خون یعنے لہو بہنی کو بدن سے یعنے
جسم سے ناقض وضو یعنے توڑنیوالا وضو نہین جانتا ہی کہ وہ ساتہہ اعتقاد
تمہاری امام کے حدث محض ہی اور نماز کرنا حالت حدث مین بالاتفاق اکا
کفر ہی اور شافعی بہی بخلاف مذہب ابو حنیفہ کے لمس بدن نسوہ عاری ازکسوہ
کو یعنے چہونا ننگا عورت کے بدن کو توڑنیوالا وضو کا جانتا ہی اور حنیکہ
باوجود یہہ نقیضون کی اور خلاف ایک دوسرون کے اوسکی حقیت کے
کے قایل ہو اور قایل اور عامل کا ایک حکم رکہتا ہی اور جمع ہونا مین النقیضین کے
امر محال اور باطل ہی پس اس تقدیر سے لازم ہوتا ہی کہ تمہاری نزدیک
کفر اور اسلام حلال اور حرام حق اور باطل عالم اور جاہل وضو اور حدث
طہارت اور خبث اعمی اور بصیر جنت اور سعیر بہشت اور دوزخ ظل
اور حرور غیبت اور ظہور رحمات اور حیات صلی اور عصات مساوی اور
برابر ہین ایک دوسرے کی جیسا کہ حکیم سنائی نے حدیقہ مین اشارہ لطیفہ ساتھہ
اس معنے کے کیا ہی اور وصف اور تعریف مین ابو حنیفہ کے فرمایا ہی اور

بر خلایق آسان کرد کفر و دین بر انام یکسان کرد یعنے دین کا رستا لوگون
پر آسان کیا کفر اور دین کو اور پر خلایق کے ایک سان کیا یعنے برابر کیا اور
باوجود اسکے کہ عدم مساواۃ جمیع یعنے نہونا برابر سب کا جو کچہ کہ ذکر اور بیان
کیا گیا ساتہہ دلیل قطعی کی ثابت ہے قولہ تعالی لا یستوی الخبیث والطیب
هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون وما یستوی الاعمی والبصیر
ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما یستوی الاحیاء
ولا الاموات ولا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنة ونحو ذلک
یعنے مساوی اور برابر نہین وے لوگ جو جانتے ہین اور وے لوگ جو نہین
جانتے یعنے برابر نہین ہین اور برابر نہین ہے اندہا اور دیکہنیوالا اور
برابر نہین ہے سایہ اور دہوپ اور مساوی نہین ہین جیتے اور مرے اور
برابر نہین ہین اصحاب نار اور اصحاب جنت انتہی باوجود اسکے ابو حنیفہ
وضو اور غسل وغیرہما کو بے نیت کے جایز جانتا ہے اور شافعی کے نزدیک باطل
ہے اور شافعی نے بسم اللہ کو جزو فاتحہ کے جانا ہے ہر نماز جہریہ مین یعنے
نماز مغرب اور عشا اور صبح کے بسم اللہ کو پکار کے پڑہنا جایز جانا ہے
اور اسکے پکار کے کہنے کو سنت موکد جانتا ہے بخلاف ابو حنیفہ اور مالک
کے جو وے مکروہ جانتے ہین اور ایضا شافعی آمین کو نماز مین واجب
جانتا ہے بخلاف ابو حنیفہ کے جو وہ بعد تمام ہونے سورہ فاتحہ کے آمین کہنا

آمین کو سنت جانتا ہی اور تعجب یہہ ہی کہ ابو حنیفہ کہنے سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے نماز جہر مین سورہ فاتحہ مین جایز اور ترک کرنا اوسکا دوسری سورہ مین
جو اتفاق اور اجماع علما کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا کی پاس سے ساتہہ قران
کے اتری ہی یعنے بسم اللہ ہر سورہ کے ساتہہ نازل ہوئی ہی عدول کرکے یعنے
اس حکم سے جو بسم اللہ جزو ہر سورہ کی ہی پہر کر الٹا اوسکو مکروہ جانتا ہی
اسلئے وہ بسم اللہ کو جزو سورہ کا نہین جانتا ہی اور کہنے کو لفظ آمین کے
نماز مین جو بالاتفاق اور اجماع کے خارج قران کے ہی یعنے لفظ آمین قران
مین نہین ہی تجویز کیا ہی بلکہ سنت جانتا ہی اس جگہہ مین یہی یعنے وَمَن لَّمْ
یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ ظاہر ہوئی یعنے اور جو کوئی
کہ حکم نکری ساتہہ اوس چیز کے جو بہیجا اوسکو خدا نی پس وی لوگ ہین وی
کافر یعنے وی لوگ کافرو سے ہین انتہی اور ایضا شافعی نے تسبیحات رکوع
اور سجود اور رفع الیدین یعنے اوٹہانا دونون ہاتہونکا اور قنوت اور
استراحت کرنا بعد دو سجدون کے ابو حنیفہ سے زیادہ تجویز کیا ہی اور جایز کہا ہی
اور احمد بن حنبل نے بخلاف رای تینون فقیہون کے فرمایا ہی کہ امام کو بیٹہہ
کر نماز پڑہنا جایز نہین ہی ہر چند کہ عذر رکہتا ہو اور ماموم کو بی عذر
شرعی کہ جایز ہی مین نے کہا شاید چارون کے چارون کو ان امرون مین
اخبار مختلف اور جدی جدی پہنچی ہون یہ بولا کہ حمیدی جو اکابر اور

اور بڑے محدثوں اہل سنت سے ہے جمع بین الصحیحین میں روایت کرتا ہے
کہ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ قَنَتَ فِی صَلوٰۃِ الْغَدَاۃِ بَعْدَ الْقِرَاءَۃِ
قَبْلَ الرُّکُوْعِ یعنی بتحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے قنوت پڑھا نماز فجر میں بعد قراءۃ
کے پہلے رکوع کرنے سے انتہی پس بالضرورہ معلوم ہوا کہ یہ اکابر تابع حدیث پیغمبر کے
نہیں اوس خبر کے جو خود قبول کرتے ہیں بلکہ تابع مسولات اور وساوس نفسانی
ہیں ابو حنیفہ قنوت کو بدعت جانتا ہے اور شافعی فجر کی نماز میں بعد رکوع کے
قنوت کو سنت موکدہ جانتا ہے اور یہہ امر محال عقل اور نقل کے ہے کہ حضرت
رسول ص ہر چار مذہب رکھتے ہوں گے ورنہ لازم آتا ہے کہ آنحضرت ص نے
جمع کیا ہوگا اور یہہ امر باطل ہے اور اخبار مختلف صاحب شریعت ص سے
روایت کرنا بعینہ تصدیق کرنا اور سچا جاننا ہے قول و سخن کو کودکان
اور اندھے ولوں کے جو کمال جہالت اور نادانی اور سفاہت اور حماقت
اور بے ادبی کے رکھتے تھے قولہ تعالیٰ وَقَالُوْا یَا اَیُّھَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْہِ
الذِّکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُوْنٌ یعنے اور کہا کافروں نے اے وہ شخص کہ اوتارا گیا
اوپر اوسکے قرآن تحقیق تو دیوانہ ہے اسطرح ساتھہ آنحضرت کے خطاب کرتے
تھے اور تصدیق کرنے سے اخبار مختلفہ کے امور دین میں ساتھہ اعتقاد اہل
سنت جماعت کے لازم ہوتا ہے کہ آنحضرت مؤید من عند اللہ تھے اور اوامر
اور نواہی آنحضرت کے موجب وحی الٰہی کے ہوں گی بلکہ استغفر اللہ قرآن کو

قران کو واسطے استحسان اور خوبی کے اپنے دل کیطرف سے تاویل اور بیان فرماتی تھی جیسا
ہر کوئی ان مین سے یعنے مذاہب اربعہ سے قران کو موافق اور برابر اپنے معتقد
اور مدعی کے بخلاف تنزیل یعنے قران کے تاویل اور بیان کرتے ہین اور یہہ بات مسلم
الثبوت ہے کہ نفس قران یعنے اصل قران مین بمجوای کریمۂ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا یعنے اور اگر ہوتا قران غیر اللہ کے پاس
سے یعنے خدا کے پاس سے نہوتا تو البتہ پاتے بیچ اوسکے اختلاف بہت انہی پس
اختلاف قران مین نہین بلکہ ان کے آرا اور عقول مین ہے یعنے آن اکابرون کی فکرون
اور عقلون ناقصون مین ہے والحمد للہ والمنہ کہ قران مجید مکذب ظنون فاسدہ اس قوم
پرلوم کا ہے یعنے جہوٹا کرنیوالا اس قوم پرلوم کی گمانون فاسدون کا ہے قولہ تعالے
قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ یعنی کہہ
ای محمد صلعم نہین لایق اور سزاوار میری یہہ کہ بدل ڈالون مین قران کو اپنے جی سے
یا نہین ممکن اور قدرت مجہکو کہ تغییر دون قران کو اپنے دل کیطرف سے یا زیادہ اور کم
کرون اوس مین نہین پیروی کرتا ہون مین مگر اوس چیز کی جو وحی کی گئی ہے طرف
میری حقتعالے سے بن بڑہائے گہٹائے کی انہی اور یا یہہ ہے کہ تمہاری اعتقاد مین کہ
آنحضرت صلعم کو کیا یعنی حافظہ نتہا یعنے جیسا کہ چاہیے ویسا حافظہ اور یاد نرکہتے تھے
جو کبہی حکم حلال ہونیکا ایک چیز کے فتوی دیتے تہے اور کبہی حرام ہونے کا اس تقدیر پر
خاک میری منہہ مین کلام آنحضرت کا من جانب اللہ تبرویج طرق اربعہ مشہورہ

مامور ہو گا یعنی حضرت رسول کا خدا کیطرف سے واسطے رواج دینے چارون مذہبون مشہورون
کے حکم دیا گیا ہو گا اور بخلاف مامور کے عمل کیا ہو گا تعالیٰ شانہ عما یقول الظالمون
یعنی بلند ہے شان اوسکے جو کچھ کہ کہتے ہین ظالم انتہیٰ مین نے کہا یہہ مقدمہ موقوف ہین
اوپر تامل اور تفکر اور تحقیق کے کچھ اور دوسری چیز فرمایئے بولا آیا سا ہہ صحت حدیث
صَلُّوا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ کے قایل ہو یعنی نماز پڑھو جیسا کہ دیکھا تم نے مجھکو
جو مین نماز پڑھتا ہون مین نے کہا ہان قایل ہون بولا پھر امتثال امر حضرت سید
الانام علیہ الصلوٰة والسلام کے برپا رکھنا اور پڑھنا اوس نماز تمام کا کون سے
ان چار امامون کے موافق توغ اقدام کیا ہے اور پڑھا ہے مین نے کہا ہر ایک
مجتہد اپنے عہد کا تھا اور ہر ایک مسایل دین اسلام کو قران اور حدیث سے
استنباط کئے اور نکالی ہین بولا پھر مسئلہ اپنی امامت کے ثابت کرنیکا اور اختیار
کرنے طرق اربعہ مختلفہ کا اور احداث کرنا یعنے نیا پیدا کرنا مختلف اور متفرق
رستون کا کون سی آیہ اور حدیث سے استنباط کیا اور نکالا ہے اوپر باوجود
اس آیہ کے قولہ تعالےٰ وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِھِمْ یعنے اور نہین لایق واسطے کسی مرد
مومن اور عورت مومنہ کے جسوقت کہ حکم کری خدا اور رسول اوسکا ایک کام
کو یہہ کہ ہو وے واسطے انکے اختیار اپنے کام سے کچھ بلکہ واجب ہے ان پر کہ
اپنے اختیار کو تابع کرین اختیار خدا اور رسول کے اور جان اور دل سے قبول

ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقة واحدة ناجیة والباقی فی النار

مثل اہلبیتی کمثل سفینة نوح من رکب فیہا نجیٰ ومن تخلف عنہا غرق

قبول کرین حکم خدا اور رسول کو انتہی بر خلاف اس معنے کے دلالت صریح رکہتی ہی
مین نے کہا ہیہ مسئلہ بہی محتاج تفتیش او تجسس کے ہی دوسری چیز سے مستفید فرماؤ بولا
عمرہ حج تمتع کہ بفحوای کریمہ فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ
مِنَ الْهَدْیِ یعنے پہر جبکہ امن اور امان مین ہو نے خوف سے دشمن کے پس جس نے فائدہ
پایا عمرہ سے ساتھ حج کے پہر اوپر اوسکے ہی جو میسر ہو قربانی سے انتہی
اوپر عہدہ اور ذمہ حاجیون کے واجب و ثابت اور لازم ہی تمہارے بعضے
امام کون سے دلیل سے حرام کہانتے ہین اور اسیطرح سے خمس آل محمد کو جو بحکم آیہ کریمہ کے
وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَ
الْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ یعنے اور جانو تم ای مومنان یہہ کہ جو کچہ
لوٹ لو کافرون سے ساتھ قہر کے کسی شئی سے پس تحقیق کہ واسطے قرابت والون
رسول کے جو بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ہین اور واسطے یتیمون اور مسکینون اور
مسافرون کے انتہی اوپر ذمہ ہمت آنحضرت کے واجب ہی مذاہب اربعہ
مین کیون ساقط اور ممنوع ہی مین نے کہا سبب اوسکے منع کرنیکا نہین جانتا ہون کہ
کیا ہی تحقیق کرکے کہون گا اسوقت نزدیک ایک فقیہ کے جو مفتی اوس گروہ
پرستوہ کا تہا مین گیا اور استفسار مقدمات گذشتہ کا کیا چند جواب سُنے کہ گذارش
ان کے قابل نگارش کے نہین ہی چونکہ تشریح اور بیان کرنا اُن کا مورث و موجب
ملال کے تہا لہذا جواد قلم کو اوسکے وادی بیان مین قدم فرسا نکر کے کہا مین نے

آیا احکام اسلام کا اعلام کرنا اور امور دین سے خبردار کرنا ان چارون اامون کا فـ
اام یعنے سب لوگون کو موجب الہام ملک علام اور تائید آسمان سے تہا یا محض
اجتہاد اور رائے نفسانی سے تہا بولا اہل اجتہاد کو لازم نہین ہے کہ ملہم حقیقی
سے ملہم ہون یعنے ضرور نہین ہے کہ اہل اجتہاد کو الہام کرینوالا خدا ہو بتب
الہام کئے جاوین بلکہ ایک امر مین جو نص قران یا حدیث سے پایا نجاوے رجوع
کرتے ہین ساتھہ قیاس کے اور اپنے راء پر عمل کرتے ہین مین نے کہا اگر کوئی
اس معنے کے جواب مین حدیث اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِيْسُ ترجمہ یعنے اول جسنے قیاس
کیا ابلیس ہے پڑہی اسکا جواب کیا ہے جواب دیا کہ ساتھہ حدیث اَلْعُلَمَاءُ
وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ یعنے علما وارث ہین پیغمبرون کے چاہیے اوسکو منقطع کرے اور
جواب دیوی مین نے کہا اگر کوئی کہے کہ لفظ علما کا جو حدیث مین ساتھہ صیغہ
جمع کے معرف بالف لام کے واقع ہے اور وہ افادہ استغراق کا کرتا ہے پس
انحصار ان چارون مین کہان سے ثابت ہوتا ہے بولا اسواسطے ہر ایک امام
مین شرایط اجتہاد کی اوسکے اپنے زمانے مین موجود تہی اور انکے اقرانون مین
نہتی لاجرم امر امامت اور ریاست امت کا خلفاء راشدین سے ساتھہ انکے
منتقل ہوا ہے یعنے امر ریاست چارون خلیفون کا انکو ملا ہے مین نے کہا اگر کوئی
کہے اور اعتراض کرے کہ پہر کیون انکے مرید بعضے مسئلون مین اوسکے قول سے عدول
کرکے یعنے نکل کے قول صاحبیہ پر عمل کرتے ہین بولا اسلئے کہ فطرت اور ذات انکی

بسیار عالی اور بہت اونچی ہتی انکے قیاس کو ہی معتبر جانتے ہتے ہمین نے کہا کہ اگر یہہ معاند کہی کہ انبیاؤن اور اولیاؤن کے بعد کوئی یہی سا ہتہ بلندی فطرت اور تیزی فہم اور فطنت ابلیس کو نہین پہنچتا ہی باوجود اسکے جو اوس نے مقابل نص قران مین ساتہہ اپنے قیاس کے عمل کیا تہا اسلئے طوق لعنت ابدی اور خسران سرمدی مین معذب اور گرفتار ہوا پس انکے قیاس کا کیا اعتبار ہو لا ابلیس کے قیاس کو ساتہہ انکے قیاس کے قیاس نکیا چاہیے بنا بر اسکے کہ قیاس اوس ملعون کا مقابلہ مین نص کے تہا اور ان کا قیاس ایک امر مین ہی کہ بیچ اوسکے نص قران اور حدیث سے پائی نہین دیتی اور اہل سنت جماعت کے نزدیک علماء اعصار کو بنا بر اضطرار کے جمیع امصار اور اقطار عالم مین یعنے تمام دنیا مین جایز ہی کہ جمیع مسایل مین بموجب حدیث اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ کے دین کے واسطے زبان مبارک حضرت رسالت پناہ سے ایک حدیث وضع کرین مین نے کہا اگر خصم یعنے مدعی واضع حدیث کو بحکم حدیث پیغمبر صلعم کے کہ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنے جو کوئی جہوٹ باندہے اور افترا کرے اوپر میری جان بوجہکر پس البتہ ڈالیگا مقعد اوسکے کا آگ مین جواب اسکا کیا ہی بولا اوسکو ساتہہ نجت حدیث عُلَمَاءُ اُمَّتِي كَاَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ کے یعنے عالم میری امت کے مانند انبیاء بنی اسرائیل کے ہین چاہیے الزام دینا مین نے کہا اگر کوئی کہی کہ بموجب کریمہ کے وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ اور آیہ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ

مِنْ شَیٔ یعنے آیہ اول اور نہین ہی کوئی تر اور نہین ہی کوئی خشک مگر بیچ کتاب
مبین یعنے قران روشن کے موجود ہی اور معنے آیہ دوم کے یعنے ہمنے تفریط نہین کی
بیچ کتاب یعنے قران کے کوئی شئی سے انتہی پس تمام ما یحتاج الیہ امت کی یعنی جو چیز کہ
امت محتاج ہی اوسکی قران مجید مین موجود ہی پس مجتہد چاہیی مجتہد یہ کری سب چیز کو
قران سے یعنے باید مجتہد احکام امور دین کو قران سے نکالے اور لیوی یا ایک حدیث
سے کہ وہ مؤول ہو قران سے استخراج کری اور محتاج ساتھہ قیاس کے جو مفید ظن ہی
نہووی اور اگر اس معنے سے عاجز ہو تو دعوی اجتہاد مین کاذب اور جھوٹا ہوگا
اور یہہ بات بالاتفاق یعنی ساتھہ اتفاق کے ہی کہ جھوٹا اور کاذب لایق اور
سزاوار امامت اور خلافت کے نہین ہوتا ہی اور بھی اگر اہل سنت کی احادیث
کے کتابون پر بسبب جایز کرنے وضع حدیث کے اعتماد اور بھروسا نکرین اوسکا
علاج کیا ہی بولا ای عزیز میری اس قدر کاوش جو تو ابھی کرتا ہی اگر کوئی
عہد ابو حنیفہ مین کرتا تو وہ اوسکی عہدہ سے باہر نہ آسکتا بلکہ اپنی امامت
اور ریاست سے بیزار ہو جاتا اب التماس یہہ ہی کہ اس مسئلہ سے درگذر
کرو اور اس سے زیادہ زحمت اور تصدیع مت دو اور دیگر بار اس مقولے
کی باتین میری سامنے مت کہو اور نکرو کہ مجھکو بھی اسطرح کی گفتگو سے خلل دین
مین اور تشویش دل مین زیادہ ہوئی ہی نہین جانتا ہون مین کہ تجھکو کس
شیطان نے سرگردان کیا اور اس وسوسہ مین ڈالا ہی جسوقت کے ساتھہ

ساتھہ اس جواب ناصواب کے آگے آیا یعنے جواب ناصواب دیا اوس وقت انکے دین
اور آئین سے بالکل مأیوس اور ناامید ہوا اور مین نے جانا کہ آیہ مَثَلُ الَّذِینَ
اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰہِ اَولِیَاءَ کَمَثَلِ العَنکَبُوتِ اِتَّخَذَت بَیتًا وَاِنَّ اَوهَنَ
البُیُوتِ لَبَیتُ العَنکَبُوتِ لَو کَانُوا یَعلَمُونَ یعنے مثال ان لوگون کی جو
پکڑتی اور لیتی ہین سوا خدا کی دوست یعنے سوا خدا اور بغیر اللہ کے بتون کو دوست
کرتے اور گردانتے ہین مثال مکڑی کے ہی جو لیتی اور بناتی ہے گھر جالے کا اور
بتحقیق کہ بہت سست گھرون مین گھر مکڑی کا ہی اگر جانتی ہوتے کافر اہی
یہہ مثال ساتھہ مثال چارون مذہبون کے بہت شباہت رکھتی ہی اسلئے چارون
مذہبون سے جو ظاہر البطلان ہین مین بیزار ہوا اور انکے بنانی والون پر نفرین
کی دوسری دن جو بارش صبح صادق کی اوپر سواد صبح کاذب کے مستولی اور
غالب ہوئی اور مہر درخشان مانند چشمۂ حیات کے ظلمات شب تار سے باہر
نکلا اور خفتگان خواب غفلت کو بیدار کیا سکندر صفت پاس اوس خضر راہ
گمراہان وادی حیرت کے گیا اور الحاح اور عاجزی کی کہ مجھکو بھی ایک جرعہ
جام ہدایت فرجام اپنے سے پلاؤ جو مین آج دام شقاوت انجام مذاہب
اربعہ سے گسستہ زمام ہون اب ساتھہ طالع فتح اور فیروزی کہ فرماؤ کہ مذہب
تمہارا کیا ہی اور نسبت کس کے ساتھہ رکھتا بعد بشکر خندی کے فرمایا کہ اصول
سے پوچھتا ہی یا فروع سے مین نے کہا دونون سے بولا مذہب ہمارا اصول

مین ایک چیز ہی کہ ساتھہ دلیل قطعی کے ثابت ہوا ہے اور فروع مین واسطے ہمارے
ایک فقہہ ہی کہ وہ منسوب ہے ساتھہ اہلبیت علیہم السلام کے مین نے کہا اس مذہب
کو کونسے دلیل سے اختیار کیا ہی تمنے بولا بنا بر اسکے کہ مذہب اہلبیت رسول صلعم
ہی اور جو کوئی کہ مذہب اہلبیت رسول صلعم کو اختیار کری کہ مودت اور دوستی
اہلبیت ع کی جمیع کائنات کی ذمہ پر بمقتضاء آیہ شریفہ کے کہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ
عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہہ ای محمد صلعم نہین مانگتا ہون مین تم
اوپر اس پیغمبری کی مزد مگر مودت اور دوستی قرابتیون مین جو فرض عین
ہی انتہے البتہ دخواہ مخواہ اور یقین ہی کہ وہ شخص ناجی اور رستگار ہے اور
معنے مودت اور محبت کے بمضمون کریمہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنے کہہ ای محمد صلعم اگر ہو تم کہ دوست رکھو
خدا کو پس پیروی کرو میری تو دوست رکھی گا خدا تمکو اور بخشیگا واسطے تمہارے
گناہون کو تمہارے انتہی پہر سوا متابعت محبوب کے اور بغیر اطاعت اور پیروی
حبیب خدا محمد مصطفی صلعم کے متحقق اور صورت پذیر نہین ہے اور دوسری
مذہبون مین نجات اور رستگاری ساتھہ یقین کے حاصل نہین ہوتی اسلئے کہ
ابو حنیفہ اور اوسکے بہائی جو ہر ایک کہتا ہی کہ مذہب میرا حقیت رکہتا ہے
پس بالضرورہ معلوم ہوا کہ متابعت مین انکی نجات حاصل نہین ہے مگر ساتھہ
ظن اور قیاس اور گمان کے اور جو کہ عاقل ہے اور لاف عقل کی مارتا ہے متابعت

متابعت جمع کی جو پیروی انکی ساتہہ اجماع امت کی ہو اور وہی گمان اور ظن اور قیاس پر چلتے ہون نجات کیونکر متحقق ہوگی مین نے کہا کس چیز سے جانا جاوے کہ اختیار کرنا مذہب اہلبیت کا موجب نجات کا ہے بولا ثبوت اوس مین حدیثین
جیسے متفق علیہ ہین حدیث اوّل قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ یَا اَہْلَبَیْتِیْ وَاِنَّہُمَا لَنْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ
یعنے کہا رسول صلعم نے بتحقیق کہ مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو چیزین بہاری جو کوئی کہ متمسک ہوگا ساتہہ ان دونون کے وہ ہرگز گمراہ نہوگا میری بعد کتاب اللہ یعنے قران اور میری عترت اور اہلبیت میری اور یہ دونون ہرگز جدی نہونگے تاکہ پہرین اور آوین میری پاس حوض کوثر پر
حدیث دوّم مَثَلُ اَہْلَبَیْتِیْ کَمَثَلِ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَ فِیْہَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْہَا غَرَقَ یعنے مثال میری اہلبیت کے جیسے مثال کشتی نوح کی ہے جو کوئی کہ سوار ہوا اوس مین رستگار ہوا اور نجات پائی اوسنے اور جسنے خلاف اور تخلف کیا اوس سے ڈوبا وہ
حدیث سیوم سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّہُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً یعنے جلدی ہے کہ متفرق اور جدی جدی ہو امت میری اوپر تہتّر فرقون کے سب ہی آگ مین ہین یعنے جہنم مین جائینگے مگر ایک فرقہ کہ وہ بہشت مین جائیگا انتہی اس مین

مین کچھ شک نہین ہی کہ فرقہ ناجیہ بنا بر مفہوم حاصل احادیث کے یعنے سمجھے جانے
حاصل مطالب احادیثون کے وہ ایک گروہ ہی جو راکب اور سوار سفینہ نجات کا
ہی یعنے تابع اور پیرو مذہب اہلبیت علیہم السّلام کا ہی مین نے کہا بنا مذہب
اہلبیت علیہم السّلام کس پر ہی بولا ایمان اور اسلام اور نماز اور روزہ
اور زکوۃ اور خمس اور جہاد اور حج پر ہی مین نے کہا حقیقت خمس کی کیا
ہی بولا وہ ایک مال ہی کہ کافرون سے لڑائی مین ساتھہ قہر اور جبر کے
لین ہر قسم سے ہو پانچ ایک خمس ہی بحکم آیہ کریمہ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ
مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَ
وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ ترجمہ یعنے اور جانو تم ای مومنو یہہ
کہ جو کچھ اور جو چیز کہ غنیمت اور لوٹ لو تم کافرون سے ساتھہ قہر اور
غلبہ کے پس تحقیق کہ واسطے اللہ کے ہی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطے رسول
کے اور واسطے قرابت والون کے اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافرون
کے اگر ہو تم ایمان لائی ساتھہ اللہ کے حصہ خدا اور رسول کا اور خویشان
رسول جو بنی ہاشم ہین اور تمام یتیمون او مسکینون اور ابناء سبیلون
یعنے مسافرونکا ہی بشرط ایمان کے اور یتیم مین فقر شرط ہی اور ابن السبیل
مین غربت اور احتیاج شرط ہی مین نے کہا ذوی القربی کا کونسا طایفہ
ہی بولا ساتھہ دلیل آیہ کے قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي

فی القربی ذوی القربی عبارت اور مراد اقربائی حضرت رسول ص سے ہی
مین نے کہا کہانسے معلوم ہوئی کہ ایتام یعنے یتیم اور مساکین اور ابن السبیل
سے مراد بنی ہاشم سے ہی اور کیا تخصیص اور خصوصیت اس آیہ سے ظاہر
ہوتی ہی بلکہ آیہ مذکورہ دلالت کرتی ہی اوپر عموم مسلمین کے کہا اس علت
اور سبب سے کہ فقرات ثلثہ لاحقہ معطوف ہین اوپر فقرہ سابقہ کے جو
ذوی القربی ہی لاجرم اور البتہ تحت حکم سابق مین داخل ہی اور بر تقدیر
تسلیم کے جبکہ تعمیم یعنے عموم لفظ اس آیہ مسطورہ کا مفید اوس امر کا ہی
کہ یہہ حکم مشرک اور مسلم اور غیر ہما کے جاری ہو اور یہہ امر مستلزم خرق
اجماع اہل اسلام کے ہی جبکہ ساتھہ اتفاق جمہور انام طوایف اسلام
سے مساکین اور ایتام مشرکین خارج اس حکم سے ہین اور مساکین اور ایتام
مسلمین بنا بر شرف اسلام کے ساتھہ اوسکے مخصوص ہین پس اگر اشرف
قبایل اسلام یعنے اولاد اور ذریۂ حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
جو سایر اور تمام مخلوق سے ممتاز رہین ساتھہ اس عطیہ عظمی اور موہبۃ
کبری کے اختصاص رکھتے ہون تو منافات کچہ ساتھہ آیہ مذکورہ کے نہین
رکھتا ہی بلکہ اگر انہین تحقق پائی دی تو انسب اور الیق ہونگے دوسرون
سے مین نے کہا حضرت رسالت پناہ صلعم اپنے زمانے مین غنائم کو کسطرح
پر قسمت کرتے تہے بولا آنحضرت صلعم بعد فیصل معرکہ کارزار اور استحضار

غنایم کفار سے ہر جنس متاع سے کہ اسم شئ اوپر اوسکے اطلاق ہو پنچ
ایک یعنی پنچ چیز سے ایک چیز جدا کر کے تتمہ یعنے باقی رہی کو ساتھ اپنی
نفس نفیس کے غازیان لشکر اسلام پر تقسیم کرتے تھے اور خمس کو بھی موافق
امر الٰہی کے چھ حصے کر کے تین سہم یعنے تین حصے جو سہم اللہ اور سہم الرسول
اور سہم ذوی القربی تھی انکو آپ متصرف اور قابض ہوتے تھے اور باقی
تین حصوں کو یتیموں اور مسکینوں اور ابناء سبیل بنی ہاشم پر زکوۃ کی
عوض میں تقسیم کرتے تھے اس جہہ سے جو کہ صدقہ باتفاق علما کے بنی ہاشم
پر حرام ہے چنانچہ زمخشری کہ اکابر فضلاء اہل سنت جماعت سے ہے
کتاب کشاف میں ابن عباس سے نقل کرتا ہے کہ زمان حیات حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ میں خمس چھ قسم پر تھا واسطے خدا اور رسول کے دو حصے
اور واسطے اقربائے آنحضرت ایک سہم اور واسطے یتامی اور مساکین
اور ابناء سبیل کے تین حصے تھے اور بعد وفات آنحضرت کے ابابکر نے اون
کو تین قسم پر منقسم کیا اور باقی خلیفون نے بھی بعد اوسکے ایسا کیا اور
کرتے تھے یعنے آخر کے تینوں حصوں کو مساکین اور ایتام اور ابناء سبیل
بنی ہاشم سے باز رکھکر یعنے نہ دیکر خمس کو تمام اور کمال آپ ضبط کرتے
اور لیتے تھے یہ امر موجب پریشانی اور سبب نزاع اہلبیت ع
کا ہوا اور علت اور وجہ منع کرنے خمس کی آل رسول ص سے ظاہر نہیں

يا نساء النبي من يأت منكن بفاحشة مبينة يضاعف لها العذاب ضعفين وكان ذلك على الله يسيرا

وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى واقمن الصلوة وآتين الزكوة واطعن الله ورسوله

نہین ہے مین نے کہا جبکہ عبارت زمخشری سے چندان واضح نہین ہوا کہ پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ نے حصے اخیر کو ایتام اور مساکین اور ابنا سبیل بنی مطلب
اور بنی ہاشم پر قسمت کرتے ہین یا دوسرون پر پس یقین ساتھہ اس معنی کے
کہان سے حاصل ہو بولا زمخشری کے کلام سے اس مقام مین بوئے اغماض
آتی ہے یا یہہ کہ اس مقدمہ کو برخلاف دوسرون کے کیا ساتھہ اس
دلیل کے کہ صاحب صحیح بخاری جبیر مطعم سے روایت کرتا ہے کہ مین اور
عثمان بن عفان گئے حضرت رسول خدا صلعم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ
بنی عبد المطلب کو آپنے خمس دیا اور ہمارے تئین ترک اور موقوف کیا باوجود
اسکے کہ ہم اور بنی عبد المطلب بمنزلہ واحد کی ہین یعنے ہم دونون ایک
ہین حضرت رسول نے فرمایا کہ اِنَّمَا بَنُوا الْمُطَّلِبِ وَبَنُوا ہَاشِمٍ شَیْئٌ
وَاحِدٌ یعنے یہہ ہی ہے اور سوا اسکے نہین ہے کہ بنی مطلب اور بنی ہاشم
ایک شے واحد ہی یعنے یہہ دونون بمرتبہ او رمنزلت واحد اور ایک
کے ہین تم کو ان سے کچھ نسبت نہین ہے اور یہہ حدیث دلالت کرنیوالی
اوپر ان کے فضیلت کے ہے اسواسطے کہ کلمہ انما کا فائدہ دینیوالا
اور حصر کا ہے پس ساتھہ نص اس حدیث کے بنی عبد المطلب اور بنی ہاشم
ساتھہ شرافت اور کرامت کے سایر قریش اور صحابون سے ممتاز
ہوئے اور مددگار اور مؤید اس امر کا ہے جو کچھ کہ کتاب وسیلۃ المتعبدین

مین انس بن مالک سے روایت کیا گئی ہی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ نَحْنُ اَهْلُ الْبَیْتِ لَایُقَاسُ بِنَا اَحَدٌ یعنے کہا رسولخدا صلعم نے کہ ہم اہلبیت وہ خاندان ہین کہ کوئی ہمکو ساتھ ہماری قیاس کرین اور جانے کہ ہم سب سے افضل اور اولی اور انسب ہین نص اس حدیث سے بہی مرتبہ افضلیت اور کرامت اور شرافت اہلبیت رسالت علیہم السلام سب پر اور سایر صحابہ وغیرہ پر ثابت ہوتی تو خدا اور رسول صلعم صدقہ اور زکوة کو جو چرک دست اور لوگونکے ہاتھہ کا میل ہی ان پر حرام نفرماتا اور تحریم نکرتا جیسا کہ فرمایا ہی اِنَّ الصَّدَقَةَ لَاتَحِلُّ لِیْ وَلَا لِاَهْلِبَیْتِیْ یعنے تحقیق کہ صدقہ نہین ہی حلال واسطے میری اور نہین ہی حلال واسطے اہلبیت کے اسلئے کہ خداوند عالم نے انکو جمیع آلایش سے ظاہر اور باطن کے پاک اور طاہر کیا ہی پس ساتھہ اتفاق اور اجماع کافہ اہل اسلام کے صدقات مفروضہ یعنے صدقے جو فرض کیئے گیئے ہین بنی ہاشم پر حرام ہین اور خمس کو باریتعالے نے زکوة کی عوض مین ان پر حلال کیا اور ان صاحبون نے یعنی خلفانے بے حجت شرع کے اور بغیر دلیل قطعی کے بعد رحلت کرنے آنسرور کے اولاد کرام اور احفاد عظام آنحضرت سے قطع کیا بلکہ بالکل موقوف کردیا یہہ امر بحسب شرع اور عرف کے فتوت اور مروت سے دور تہا اسواسطے

اسواسطے کہ ساتھہ اعتراف اور اقرار زمخشري اور بخاري وغیرہما کہ خلیفہ
اول نے تقسیم خمس کو بخلاف ما قسم بہ النبي صلعم کے قسمت کیا اور آج تلک
اکثر مذہبون مین اوسیطرح جاري اور معمول ہی برخلاف آیہ کے کہ خدا فرماتا
ما آتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا کہ اس آیہ کا
ترجمہ اول ہوچکا ہی عمل نکیا اور نہین کرتے ہین اور بموجب حدیث صحیح
متفق علیہ کے من سن سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرہا ووزر من عمل بہا الی
یوم القیمۃ یہہ امر خالی خلل نہوگا عجب تر یہہ ہی کہ خلیفہ صاحب نے مقرري
وظیفون مین ازواج مطہرات آنحضرت صلعم کے زیادتي کي اور بڑہائے
بخصوص وجہ معاش عایشہ اور حفصہ کو جو کچہہ اور جتنا کہ حضرت رسول
نے مقرر فرمایا تہا اوسکو مضاعف اور دوچند کیا اور اس سے عجیب
تر یہہ ہی کہ اپنے اور اپنے عیال کے واسطے ہی بیت المال سے جو مستحق
اور سزاوار اوسکے ساتھہ نصوص قرآني اور احادیث صحیحہ کے معین
اور مقرر ہین وظیفہ اور وجہ معاش کے ٹہرائي باوجود اسکے کہ وہ
خود آپ اون مستحقون مین سے نہتي اپني واسطے بموجہ شرعي کے ایک
مبلغ معین اور مقرر کیا بخلاف قل لا اسئلکم علیہ اجرا تفسیرہ
اي لا اسئلکم علیہ مالا یعني کہہ نہین مانگتا ہون مین اوپر اوسکے
مزد بیان اوسکا یعني نہین مانگتا ہون مین اوپر اوسکے کچہہ مال اہتي انہونے

اوس وظیفه اور وجه معاش اپنی کو اُجرت خلافت نام رکھا پیغمبر نے کچھ اجرت
پیغمبری کی نچاہی خلیفه نے اجرت خلافت ٹھہرائی اور لی سبحان الله رہے
خلافت اور خلیفه اور حال انکه اسباب حاصل کرنے اموال بیت المال
کے ان پانچ طریقون سے باہر نہین خمس اور زکوۃ اور جزیه اور تمام غنایم
اور میراث جو کوئی که وارث نرکھتا ہو ولیکن خمس حق بنی ہاشم کا ہی
که مشارکت دوسری کی ہی یعنے اوسمین کوئی شریک نہین ہی فقط
حق بنی ہاشم کا ہی اور مستحقین زکوۃ کے موافق آیه کریمه اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ
آٹھه صنف ہین یعنے آٹھه قسم ہین اور جزیه بهی اہهی آٹھه طایفون کا حق
ہی اور غیر ان کے پر حرام ہی اور غنایم بعد نکالنے خمس کے حق مجاہدین فی
سبیل الله کا ہی اور میراث جو کوئی که وارث نرکھتا ہو حق ہی تمام دنیا
کے مسلمانون اور فقراؤن اور مسکینون اور عاجزون کا اور یہه معلوم
ہی که خلیفه اس اصناف اور طوایف مذکوره مین سے نتھا پس ہرگاه
باوجود نہونی مستحق کے یعنے سزاوار نہونے اور استحقاق نرکھنے کے تصرف
کرنا اموال اور حقوق طوایف نام مین یعنے لوگونکا مال اور حق زور سے
لیلینا اور اپنی نفس اور عیال اور اقوام پر گوارا کرنا یعنے کہا جانا جایز

جایز اور درست کیا اور فرزندان اور خویشان رسول صلعم اور سایر بنی ہاشم
کو جو مودت اور محبت اس خاندان اور دودمان عظیم الشان کی بحکم قران کیے
ذمہ اور عہدۂ تمام کافہ انس و جان پر بخصوص رقبہ یعنی گردن جمیع اہل ایمان
پر بمصداق آیہ فرقان کے قولہ تعالی قُل لَا اَسئَلُکُم عَلَیہِ اَجراً اِلَّا المَوَدَّۃَ
فِی القُربٰی اس آیہ کا پہلے ترجمہ ہوچکا ہی ثابت اور لازم ہی اوسی آل خمس سے
جو حضرت ذو الجلال والاکرام نے اوپر ان کے حلال کیا اور حضرت رسول صلعم
ہمیشہ اپنی آل پر قسمت فرماتے تھے میں نہیں جانتا ہون کہ خلیفہ نے کس حجت
اور برہان اور دلیل کے کسواسطے آل محمد کو خمس سے محروم رکھا اور باوجود
اسکے کہ علم رکھتے اور جانتے تھے اس امر کو کہ خداوند عالم نے اہتمام اور تاکید بیچ
خمس کے پہنچانے میں ساتھ اہل استحقاق کے اس درجہ اور مرتبہ میں تاکید کی ہی
کہ آیہ غنیمت کے ذیل میں فرماتا ہی کہ خمس کو اوسکے مستحقون کو پہنچاو اِن کُنتُم
اٰمَنتُم بِاللہِ کیون غفلت کی پہر مانند ایک سد جو کہ مفخر المحققین مولانا سعد
الدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں نزدیک ذکر معایب معاویہ کے باندہا ہی
بیچ فی الجملہ رخنہ پڑا اور ظلمت یاجوج اور ماجوج سے شمۂ اور پر تقصیر کے ظاہر
ہوا اور قدری مثالب یعنی عیبہا رئیس الخلفا سے سنا اور نغمۂ مخالف عراق
کو اس پردہ میں سروش غیب سے استماع کیا اور اس جوارش جالینوس سے
قدری نوش کیا تا تیر حرارت اجزائے خارہ اوس نوش دارو سے بری

اسی قصہ کا جو خدا تعالی قران میں ... وہی ہو قولہ تعالی وَاِذ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعضِ اَزوَاجِہِ حَدِیثاً فَلَمَّا نَبَّاَت بِہٖ وَاَظہَرَہُ اللہُ عَلَیہِ عَرَّفَ بَعضَہٗ وَاَعرَضَ عَن بَعضٍ فَلَمَّا نَبَّاَہَا بِہٖ قَالَت مَن اَنبَاَکَ ہٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ العَلِیمُ الخَبِیرُ

دل کی ویک جوش مین آئی اور جوارح اس مدہوش کے خروش مین آئے جبکہ وہ دل
نے میری دماغ سے صعود کیا اور جنود غم نے دست ستم کا واسطے تاراج عقود نقود
وجود بہبود میری کے کہولا آتش بیداد کی آرا اور پود خرمن اعتقاد موروث
اور معہود مین میری ڈالی مین نے اپنی کار اور بار کو سخت نابود دیکہا پہر لشکر
حواس ظاہر اور باطن کو جمع کرکے صبر اور سکون کو مقدمة الجیش قرار دیکر افواج
اشک کو ہفت حصار چشم بیدار سے واسطے مدد کے بلا کر مانند امواج بحار کے
یمین اور یسار مین لیکر مثل سیل طوفان کے بازار قلب آتش غضب پر گرا کر و
دیار روزگار نار تعصب سے نکالکر ایک شخص عادل انصاف نام کو کشور دل
پر حاکم کرکے آشفتہ دماغ ہوکر اوس مجلس سے اوٹھ گیا ولیکن غصہ سے مانند ماہ
کے کاہیدہ ہوتا تہا اور دانہ پانی میری اوپر ناگوار ہو رہا تہا اور غرہ میرا
سلخ تہا فرہاد صفت یعنی مانند فرہاد کے ہر چند تیشۂ اندیشہ کو کار فرماتا تہا
ولیکن کارگر نہوتا تہا دوسرے دن ایک کتاب کتب اہل سنت سے دستیاب
کرکے تفحص مقدمہ اور جستجو خمس کے باب مین کرتا تہا ظاہر ہوا کہ فقہائے اربعہ
کا یعنے چارون مذہب کے امامون کا اتفاق ہے کہ زمان حضرت رسول صلعم
مین غنایم کا خمس چہہ سہم پر یعنے چہہ حصون پر مقسوم اور منقسم اور قسمت
کیا جاتا تہا جیسا کہ اقسام انقسام تحریر ہونے ولیکن بعد وفات حضرت
رسول صلعم کے تقسیم مین اختلاف پڑا ابو حنیفہ متمسک فعل خلیفہ اول کا ہوکر

فقد صغت قلوبکما وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین

ہوکر قایل سیا تہہ تین سہموں کے ہوا اور اون کہ مستحقوں کو غیر بنی ہاشم کے
جانتا ہی جیسا کہ عبارت صاحب کشاف سے مفہوم ہوا اور اوسکا اعتقاد
یہہ تہا پیغمبر خدا ص جبتلک کہ قید حیات مین تہے تب تلک خمس مین حق اور حصّہ
رکہتے تہی اور بعد وفات کے حق اور حصّہ اوس جناب کا اور ذوی
القربےٰ کا ساقط ہوا اور جاتا رہا اور کہتا ہی کہ فقراء بنی ہاشم کو بہی جسوقت
کہ فقر اور فاقہ سے مضطرب ہوئے ہون اگر خمس سے ایک سہم اور صدقات
اور زکوٰة سے ایک حصّہ دیوین توکچہ باک اور پروا نہین ہی اناث و ذکور مین
بالسّویہ یعنے برابر قسمت کرین اور طرفہ تر یہہ کہ زمخشری نے اس مقام
مین حاشیہ مین اوس کتاب کے عذر لنگ ابی حنیفہ کو اسطرح سے کیا تہا
کہ ہرچند نسخ معتبرہ سے مستفاد ہوتا ہی یعنے ہرچند معتبر کتابوں سے ظاہر
ہوتا ہی کہ جبکہ ابوبکر نے خمس کو اولاد رسول ص اور سایر بنی ہاشم سے جو سبب
اور وجہ معاش اور معیشت اہلبیت ع کا اوس مین منحصر تہا منقطع اور موقوف
کیا جتنا کے خلیفہ کے نزدیک الحاح اور زاری کیئے فائدہ نکیا پس خشونت
اور درشتی سے پیش آئے اور تلاش اور کوشش بہت کی پیش نہوئی اور
کوئی اون کے حال پر متوجہ نہوا اگرچہ بحسب ظاہر کے اس قسم کا سلوک بر
طبق آیہ کریمہ کے قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ساتہہ تمام مومنین کے

مومنین کے بخصوص ساتھہ اہلبیت کے قبیح اور بد معلوم ہوتا ہی ولیکن بموجب
حدیث ظنوا المؤمنین خیرا کے ہمکو نہین پہنچتا اور سزاوار ہی کہ اوسکو اثم
اور گناہ کار کہین اور جانین شاید اوس نے کچھ مصلحت دین کی دیکہی
اور جائی ہو ہر چند سر اس معنے کا ہم پر منکشف نہین ہی یعنے ہر چند بہید
اس بات کا ہم نہین کہلا ولیکن فعل اوسکا ہماری واسطے سند ہی یعنی نے
ساتھہ الہام آلہی کیہ اس عبارت سے اس قوم پر لوم کی کمال سفاہت
اور بلاہت اور حماقت اور نادانی پر استدلال کرکے دل مین اندیشہ
کیا کہ اگر اس قوم یعنے گروہ کو عقل اور شعور ہوتا تو فعل حضرت رسول
سے جو عدل محض ہی عدول کرکے یعنے پہر کر ساتہہ فعل ایک شخص کے جو نہایت
جہل اور نادانی سے مخالفت ساتھہ فعل آنحضرت کے کری اور اولاد
امجاد آنحضرت سے جو سطابق کریمہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان
یوصل راہ خلاف اور نزاع کا چلے اور بجائے گل محبت کے ساتہہ ان کی
خار محنت کے پہنچائے اور جدائی اور مودت کی جائے پر عداوت مین
کوشش کری اور اکلیل الفت یعنے تاج محبت کی جگہہ گلیم کلفت یعنے کملی دکہہ
کی پہنائی اور متمسک ساتہہ عروۃ الوثقی کے نہین ہوئے اور باوجود اسکے
کہ یہہ آیہ ماکان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا
ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم اس آیہ کا پہلے ترجمہ ہو چکا ہی انتہی

انہی اوسکے فساد وخلل اور عمل بد پر شاہد عادل اور گواہ عدل ہے اور یہہ بھی
اوس کتاب سے مستفاد اور دریافت ہوا کہ شافعی اور احمد حنبل کے نزدیک
سہم اللہ یعنی حصہ خدا کا آیہ وَاعلَمُوا مین واسطے تبرک کے ہی اور سہم رسول صلعم
بحال اور باقی ہے اور مرنے سے آن سرور صلعم کے ساقط اور موقوف نہین
ہوتا ہے ولیکن اوسکا مصرف اور مخرج یعنی خرچ کرنے اور صرف کرنے کی
جگہہ مسلمانون کے مصالح اور نیک کامون مین اور واسطے جہاد کی اور
مسجدون اور سراؤن اور کوؤن کے بنوانے کے واسطے ہے اور ان دونون
فقیہون نے تقسیم خمس کے غنایم یعنی لوٹ اور معدن نقرہ یعنی کہان چاندی
کی و دوسری کہانون کے سوا پانچ سہم قرار دیئے ہین ایک سہم حق رسول صلعم
اور ایک سہم خاصہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا ہے کہ ذوی القربی مراد
اون سے ہے نہ مراد بنی نوفل اور بنی عبد الشمس سے ہی ہرچند کہ یہہ سب ایک
سلسلہ سے ہین اور یہی موافق حدیث مشہور متفق علیہ قول حضرت رسول صلعم
کا ہے اِنَّ بَنِی المُطَّلِبِ مَا فَارَقُونَا فِی الجَاهِلِیَّةِ وَالاِسلَامِ وَبَنُو هَاشِمٍ
وَبَنُو المُطَّلِبِ شَیءٌ وَاحِدٌ ترجمہ بتحقیق بنی مطلب نے مفارقت نہین کی
ہماری سے جاہلیت اور اسلام مین اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب
دونون ایک شئے اور ایک چیز ہین اور بعد تقریر اس حدیث
سے آنحضرت صلعم اپنے دونون مبارک ہاتھون کی انگلیون کو ایک

دوسرے مین کرکے فرمایا کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب مثل ان انگلیون کے
آپس مین باہم متصل اور مختلط اور مربوط ہین اما تقسیم مین تفاوت میان ہو
اور معسر کے نہین رکہی اور فقیر اور غنی کو استحقاق خمس مین ایکسان اور برابر
قیاس کیا اور انکے تبلیغ حقوق مین یعنے پہنچانے مین انکے حقون کے رعایت
لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ یعنے واسطے مرد کے مثل دو عورتون کے حصہ ہے کو
ملحوظ رکہی ہین اور کہتی ہین کہ اولاد بنات سادات یعنے سادات
کی لڑکیون کی اولاد جو غیر سادات سے ہوئی ہون خمس مین کچہ نصیبہ
اور بہرہ نہین رکہتی ہین اور باقی تینون حصون کو ساتہہ یتیمون اور
فقیرون اور مسکینون اور ابنا سبیل تمام مسلمانون کے پہنچانا واجب
جانتے ہین مالک نے اس آدی مین یعنے اسباب مین افادہ فرمایا ہے
کہ مستحقین خمس یعنی لینوالے خمس کے اور لایق اور سزاوار خمس کے لا علی
التعیین یعنے معین اور مقرر اور ٹہرائے گئے نہین ہین اور تخصیص اور خصوصیت
ساتہہ کسیکی نہین پائی گئی ہے خلیفہ وقت کا جسکو چاہے دیوی مختار ہے
یہہ فقیر قلیل الحسنات کثیر السیئات یعنی یہہ عاجز جو بہلائیین تہوڑی
اور برائیین بہت رکہتا تہا اور ان مقدمون سے بالکل آگاہ نہ تہا دیکہنی
اور سننے سے ان بیہودہ باتون اور مزخرفاتون جان کاہون کے اپنے
دین اور آئین کو معرض اشتباہ مین جانکر سراسیمہ تر برگ بید لرزان

خزان سے ہو کر راہ سبیل اللّٰہ الذی جاء بہ الرسول ؐ کو نصب العین کرکے
اوسکے جستجو مین جہد اور کوشش مین نے کی اور بقدر استطاعت اور طاقت
کے اس شہر مورد قہر مین جس سے کی گمان فضل کا رکہتا تہا یعنے جسکو فاضل اور
قابل اور لایق گمان کرتا اور جانتا تہا موافق اپنے حوصلہ کے چند روز تفتیش
اور جستجوئے دین مین سید المرسلین ؐ مین سرگردانی کہینچی اور کاسہ دہر یعنے
پیالہ زمانے سے خونابہ یاس یعنی لہو ناامیدی کا پیا اور عاشق صفت
خواب سے دور اور غذا سے مہجور بقدر مقدور راہ میسور مین طالب اوس
نور کا ہوا اور سنگ لاخ ہر کلبہ اور کاخ اور رفتوا ہائے شاخ در شاخ
اور ماران سوراخ تنگ اور فراخ مانند جمازہ رمیدہ مناخ سے بلکہ
مثل جان پاک کے اوساخ صماخ دست ہر ستاخ سے گذرتا تہا اور دریافت
کرتا تہا ایک چیز جو زیادہ ہوئی وہ شبہہ پر شبہہ تہا یعنے شبہہ اور شک
میرا زیادہ ہوا پہر آرام سے پہر کر خدمت مین اوس خضر سیما کے مین گیا
اور ماجرا یعنے جو کچہ کہ مجہپر گذرا تہا گردش کرنیسے ساتہہ عبرت کے اور
زیادہ ہوئی بین اپنی حیرت کی تفصیل وار مین نے بیان کیا خوش حال ہوکے
فرمایا کہ یہہ سب دکہہ اور آزار اور تصدیع ہماری صحبت کی دولت سے
اُٹہائی ہے ولیکن اسلیئے کہ ہر ایک جراحت اور زخم کے واسطے مرہم راحت
اور ہر ایک نیش کے واسطے نوش مہیا اور تیار ہے امید واثق ہے کہ تو عنقریب

اپنی مطلب کو پہنچکر فائز ہووی مینے کہا مذہب اہلبیتؑ مین مسئلہ خمس اور اوسکی
تقسیم مین کسطرحسے تنقیح اور تقسیم ہوئی ہی یعنے خمس کے دینے کی کیفیت کسطرح سے
ہی اوسنے کہا ایک مذہب جو اہلبیتؑ اور امامیہ سے منسوب ہی یعنے
وہ مذہب اہلبیتؑ اور امامیہ کا کہلاتا ہی اوس مذہب مین خمس خاص حق
ہی بنی ہاشم کا یعنے خاص واسطے بنی ہاشم کے ہی عوض مین زکوۃ اور صدقات
کے مطابق حدیث صحیح کے اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَیْنَا الصَّدَقَةَ اَنْزَلَ الْخُمُسَ
فَالصَّدَقَةُ عَلَیْنَا حَرَامٌ وَالْخُمُسُ لَنَا حَلَالٌ یعنے تحقیق جبکہ خدا نے حرام
کیا ہم پر صدقہ کو اور بہیجا خمس کو پس صدقہ ہماری اوپر حرام ہی اور خمس
واسطے ہماری حلال ہی انتہٰی اس اوسے کہ حضرت عزت جل شانہ نے
واسطے عزت اور حرمت جناب ختمی مآبؐ کی عترت طاہرہ اور ذریہ
پاکیزہ آنحضرت کو تمام بدیون اور برائیون اور آلایشون اور
ادناس اور ارجاس اور انجاس اور اوساخ یعنی وسخ جو چرک
اور میل ہی لوگون کے ہاتہون کا اوس سے پاک اور پاکیزہ کیا ہی اور اوس
حضرت کی اولاد اور عترت اور ذریہ کو ان سب برائیون اور بدیون
سے جو مذکور ہوئین اور نکالنا خمس کا سات چیزون سے واجب اور
ضروری ہی اوّل غنیمت دارالحرب سے یعنے کافرون کے لڑائی لوٹ سے
یا منقولات سے ہون یا غیر منقولات سے یعنے خواہ قابل اوٹہانی کے

اوتہائی کی ہون یا نہون مگر وہ غنیمت جو کہ پے اون امام المہدی کے لیے ہو
جو وہ تمام حق امام ؑ کا ہی اور وہ مال جو اسلام کے باغیون سے لین اور شکر
کے فدائیون جو ساتہہ اوسکے اپنے تئین مول لین اور وہ مال جو ساتہہ
اوسکے صلح کرین تمام داخل غنیمت کے ہی دوسری معادن یعنی کہانت
ہی جواہر وغیرہ کے جو زمین مین سے نکلی جواہر اور فلزات یعنے دہات
مثل طلا اور نقرہ یعنے سونا اور چاندی اور لوہا وغیرہ کے اور مثل یاقوت
اور فیروزہ اور حدید اور عقیق اور زبرجد اور سرب اور طلق اور
زیبق یعنے پارہ اور نفط اور قیر اور کبریت اور زاج اور نمک اور
نورہ اور زرنیخ اور سرمہ اور گل ارمنے اور بورہ زرگران اور مانند
آن کے جو چیز ہو اس شرط سے کہ قیمت اوسکی بعد وضع کرنے تمام
اخراجات کے بیس دینار طلا ہووے یا زیادہ اور دوسری ہو تیسری
گنج اور وہ ایک مال ہی جو زمین پوشیدہ کیا ہو اور دار الحرب
میں اور پاوین بعد نکالنے خمس کے اوسکے مالک ہونگے ساتہہ اس
شرط کے جو سکہ اہل اسلام کا اوس پر نہووے اسلیئے کہ جس پر سکہ اسلام
کا ہوگا وہ تمام وکمال حق امام ؑ ہی چوتہی وہ جو دریا سے
غواصی اور غوطہ مارنے کے ساتہہ نکالین مثل جواہر اور موتی اور مونگے
کے یعنے مانند مروارید اور مرجان وغیرہ کے ساتہہ اس شرط کے جو قیمت

اوسکے ایک دنیا شرعی طلا سے ہو اور عنبر اگر کی راہ سے یعنے بہاری
ہونے سے ساتہہ غواصی سے نکلی تو جو حکم جواہر کا رکھتا ہی اور اگر عنبر
خفیف یعنے ہلکے کو جو روئی دریا سے لیوین تو وہ حکم معادن کا رکھتا ہی
پانچوین ارباح تجارت وصناعت یعنی پانچوان فائدہ اور نفع بیاپار
کرنے اور کوئی کام کرنیکا بعد نکالنے خرچ ایک برس کی وجہ معاش کے
اوسکا مالک ہوگا چھٹے ایک زمین جو ایک مرد ذمی سے ایک شخص
مسلمان نے مول لی ہووی واجب ہی کہ اصل زمین یا حاصل اوسکے سے
خمس نکالین اور اسی لیئے ہر سالہ حاصل کا خمس دینا چاہئیے اوسکو
ساتوان مال حلال جو مال حرام مین ممزوج اور مخلوط ہو گیا ہو یعنے مال
حلال حرام مین مل گیا ہوا اور مقدار اوسکا غیر معلوم اور متعذر الامتیاز
ہو اوس مال سے بہی خمس نکالنا واجب ہی ان امورات مین سے
کسی مین حول یعنے برس اور نصاب قدر اور حریت یعنے آزادی اور
بلوغ یعنے رشد اور اسلام شرط نہین ہی مگر ارباح یعنے نفع تجارت
کا کہ جایز ہی تاخیر خمس اوسکے کی آخر سال تلک ولیکن تقدیم افضل ہی
اور ساتہہ اجماع امامیہ کے قسمت کرنا خمس کا ساتہہ اس طریق کیے
واجب ہی کہ خمس کے مال کو چہہ حصے چاہیئے کرنا اون سب مین سے
تین حصے کہ ایک حصہ سہم اللہ اور ایک سہم الرسول اور ایک سہم

سہم ذوی القربی کا ہی اس واسطے کہ زمانِ حیاتِ حضرت رسول ص کے خاص
حق آنحضرت ص کا تہا بعد وفات اوس حضرت کے حق امام کا ہی جو کہ
قایم مقام اور نایب مناب اوس جناب ص کا ہی ساتہہ حقیقت کے ہر
زمانے مین اور جو کہ کتاب زبدۃ المحققین مین حسن بصری سے کہ مشایخ کبار
اہل سنت سے ہی نقل کی گئی ہی جو کہا اوسنے کہ سہم الرسول لاولی
الامر بعدہ یعنے حصہ رسول کا بعد وفات حضرت رسول ص کے حق ہی
اولی الامر کا انتہی یہہ کلام بہی مؤید ہی اس معنے کا اور مراد ذوی
القربی سے بہی امام زمان ہی مین کہتا کونسے دلیل بولا اغماض نظر
یعنے چشم پوشی کرکے نصوص اور شواہد دوسرون سے جو حد اور حصر
سے باہر ہین اسواسطے اس آیہ مین لفظ ذوی القربی کا بصورت
مفرد واقع ہوا ہی دلالت صریح اوپر اسکے کرتا ہی کہ مراد خدا کے اوسی
سنے ہی کہ ایک امام ایسا ہو جو وہ قایم مقام حضرت رسول ص کا ہووے
یہہ مذہب محض حق اور صدق ہی اسواسطے کہ حضور اور غیبت حضرت
رسول ص کو ایک سا جانتا ہی یعنے حیات اور ممات آنحضرت ص کو برابر
جانتا ہی اوس حضرت کے سہم کو بخلاف بعضے علماء اہل سنت کے
ساقط نہین کیا اور نکال نہین ڈالا اور خمس کو حق اوسکے قایم مقام
کا جانتے ہین اور باقی مین سہم کو یتیمون اور مسکینون اور ابناء سبیل

بنی ہاشم کو واسطے اقتدا کرنے حضرت رسول ص کے پہنچاتے اور دیتے ہین اور
اولاد گرام حضرت خیر الانام کو کما ینبغی احترام اور جیسا کہ چاہیئے عزت
اور حرمت اون کی کرنے مین برعکس مذاہب اربعہ کے ضایع نہین کرتے
یہان سے رعایت ادب آنحضرت ص کا اور کمال توقیر اور احترام انکا
ساتھہ صغیر اور کبیر ذریہ حضرت رسول ص و ائمہ ہدیٰ ع کے معلوم اور
استنباط ہوتا ہی اور الحق اور صدق یہہ ہی کہ ان آیات قرآن
اور روایتین جو کہ اہلبیت ع سے اور غیر ان سے منقول ہین تمام
دلالت کرنیوالی ہین اوپر اسکے کہ خمس حق بنی ہاشم کا ہی اور احتیاط
چاہیئے والی اسکی ہی کہ خمس ان کو پہنچایا اور دیا جاوی یعنی بنی ہاشم
کو تا بری الذمہ پر خلاف ساتھہ یقین کے ہووی اور قطع مادہ نزاع
مین الفریقین کے ہو یعنی بسبب دینے خمس بنی ہاشم کو یہہ جھگڑا دونو
فرقون مین سے یعنی شیعہ اور سنی سے بالکل مٹ جاوی اسلیئے
کہ اس آیہ سے انواع اور اقسام تاکیدات الہی کی ظاہر ہوتی ہین
اس سبب سے کہ یہہ آیہ مصدر ہی ساتھہ امر علم کی یعنی اول آیہ مین خدا
نے فرمایا ہی کہ واعلموا جو متضمن تحقیق کے ہی و لہذا باتفاق کافہ اہل اسلام
کے یعنی اور اسواسطے کہ تمام اہل اسلام متفق ہین کہ یہہ آیہ منسوخ
نہین ہوئی اور بعد ذکر کرنے اہل استحقاق کے فرماتا ہی کہ ان کنتم آمنتم

اٰمنتم باللہ یعنے اگر ہوتم ایمان لانیوالے ساتھہ اللہ کے کہ متعلق اسکا
محذوف ہی کہ وہ یہہ ہی اِنَّ الخُمُسَ لِهٰؤُلَاءِ المَذکُورِینَ وَاجِبٌ
فَاَدُّوهُ اِن کُنتُم اٰمَنتُم بِاللہِ وَمَا اَنزَلنَا عَلٰی عَبدِنَا یعنے تحقیق
کہ خمس واسطے اس طائفہ اور گروہ مذکور کے واجب اور فرض ہی
پس ادا کرو اور پہنچاؤ اوسکو یعنے خمس کو ساتھہ انکے یعنے بنی ہاشم
کے اگر ہوتم حقیقت کی روسے ایمان لانیوالے ساتھہ خدا کے اور
جو کچھہ کہ بھیجا ہم نے اوپر اپنے بندے کے تمام ہوئی یہہ کتاب

بعون عنایت حضرت ذوالجلال
والاکرام کے والسلام اِن کُنتُم
اٰمَنتُم بِاللہِ وَمَا اَنزَلنَا
عَلٰی عَبدِنَا

١٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند مناظروں کی ابتدا کا جو کہ اقل العباد عبدالوہاب کے تئین
بعضے بلاد یعنے شہروں مین جو آکلۃ الاکباد تھی ساتھہ اہل عناد

پر فساد عدیم الرشاد کے اتفاق ہوا اون جملہ مناظرات سے یہہ ہے
کہ بیچ ۱۰۷۳ سنہ ہجری کے دار الخلافہ شاہ جہان آباد مین اوایل سلطنت
بادشاہ کیوان بارگاہ عالمگیر بادشاہ مین والد یعنے پدر بزرگوار
اس خاکسار بیمقدار کے ہداہ اللہ الی سبیل الرشاد نہایت تعصب
اور غلو سے جو کہ مذہب باطل مین رکہتے تہے ساعی قتل داعی کی ہوئے
یعنے میری مار ڈالنے کے واسطے کوشش کرنیوالے ہوئے اور بتبعہ حمار
حامل اسفار کے یعنے گدہے ملاؤن سے جو اٹہانیوالے کتابون کے
تہے استفسار کیا اور پوچہا تہا اس عبارت کے کہ مَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَوْ اَهَانَهُ اَوْ عَابَ فِيْ اَمْرِ دِيْنِهٖ اَوْ فِيْ
شَخْصِهٖ اَوْ فِيْ وَصْفٍ مِّنْ اَوْصَافِ ذَاتِهٖ سَوَاءٌ كَانَ الشَّاتِمُ
مُسْلِمًا مِنْ اُمَّتِهٖ اَوْ غَيْرِهَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ ذِمِّيًّا كَانَ اَوْ حَرْبِيًّا
وَسَوَاءٌ كَانَ الشَّتْمُ اَوِ الْاِهَانَةُ اَوِ الْعَيْبُ صَادِرًا عَنْهُ عَمْدًا
اَوْ قَصْدًا اَوْ سَهْوًا اَوْ غَفْلَةً اَوْ جَهْلًا اَوْ هَزْلًا فَقَدْ كَفَرَ خُلُوْدًا
بِحَيْثُ اِنْ تَابَ لَا يُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ اَبَدًا اِلَّا عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدَ
النَّاسِ وَحُكْمُهٗ فِي الشَّرِيْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ عِنْدَ مُتَاَخِّرِيْنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ
وَعِنْدَ اَكْثَرِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ الْقَتْلُ قَطْعًا وَلَا يُدَاهِنُ السُّلْطَانُ
اَوْ نَائِبُهٗ وَلَا الْقَاضِيْ اَوْ نَائِبُهٗ فِيْ قَتْلِهٖ اَصْلًا وَكَذَا الشَّتْمُ

السّبُّ مثلاً في الائمة وهم الخلفاء الراشدين رضي الله عنهم
خصوصاً في الشيخين وان اهملوا في قتله بلا سبب شرعي
قدرتهم على قتله فقد رضوا عنه بما صدر عنه من السّبّ
مثلاً وهو كفر وهم رضوا بالكفر والراضي بالكفر يصير من الكافرين
هذا نقل من المحيط للعلامة علم الهدى ابي منصور الماتريدي
رئيس اهل الاجتهاد حسب المستفتي یعنی جو کوئی شتم کري
یعنی دشنام اور فحش اور گالي دیوي حضرت رسول الله صلی الله علیه
آله وسلم کو اہانت اور ملکا کري الحضرت کو یا عیب کري بیچ امر دین
اوسکے کے یا اوسکے ذات پاک مین یا بیچ ایک وصف اوسکے اوصاف
ذات سے برابر ہے گالي دینوالا کیا مسلمان اوسکی امت سے ہو یا غیر
ہو وہ اہل کتاب سے کیا کافر ذمي ہو یا حربي ہو اور برابر ہے شتم
یعنی گالي ہو یا اہانت ہو یا عیب ہو جو کچھ کہ اوس سے صادر اور واقع
ہوا ہو عمداً ہو یا ارادہ اور قصد کي راہ سے ہو یا سہو کي یا غفلت کي
یا جہل کے یا ہزل کي راہ سے ہو پس تحقیق ہمیشہ وہ کافر ہا یعنی اوسکے
توبہ قبول نہین ساتھہ ایک حیثیت کے کہ اگر توبہ کري تو بھي قبول نہین
ہرگز نہ خدا کے نزدیک اور نہ لوگون کے نزدیک اور حکم اوسکا شرعیت
مطہرہ مین نزدیک مجتہدین متاخرین کے اور نزدیک متقدمین کے قتل ہے

قطعاً اور چاہیے سستی اور ڈہیل کری سلطان یا نائب اوسکا اور نہ قاضی
اور نہ نائب اوسکا قتل مین اوسکے اصلاً یعنے ہرگز اور اسیطرح ہی شتم اور
گالی دینا مثلاً ائمہ مین یعنے وی خلفاء راشدین ہین رضی اللہ عنہم خصوصاً
شیخین مین اور اگر سستی کرین اوسکے قتل مین بلا سبب شرعی کی باوجود
اونکے قدرت رکہنے کے اوپر اوسکے قتل کے پس تحقیق کہ راضی ہونے اوس
سے ساتہہ اوس چیز کے جو کیا اوس نے گالیون اور شتم سے مثلاً اور
وہ کفر ہی اور وی راضی ہوئے ساتہہ کفر کے اور راضی ہونیوالا ساتہہ
کفر کے ہو جاتا ہی کافرون سے اور یہہ نقل کی گئی ہی محیط سے اور محیط
کتاب ہی تصنیفات علامہ علم الہدی ابی منصور الماتریدی رئیس
اہل الاجتہاد سے حسب المستفتی کے القصہ کا عند استفتا کو واسطے تحقیق
اور تہدید یعنے ڈرانیکے واسطے اس حقیر کے پاس لایا کہ شاید وہ اہمہ
اور ترس کی راہ سے مین مرتد ہو جاؤن بعد مطالعہ کے مین نے کہا
کہ اگر یہہ روایت صحیح ہی اور اعتبار رکہتی ہی تو کفر اور ارتداد عمر
خطاب کا ثابت ہوا کہ اوس نے کلام طوطی شکرستان آیہ کریمہ وَمَا
یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنے اور نہین بولتا ہی
اپنے خواہش نفس سے یعنے کلام اوسکا خواہش نفس سے نہین ہی
نہین وہ کلام اوسکا مگر وحی ہی کہ بہیجی جاتی ہی اوسپر انتہی کمال

کمال بے حیائی سے ساتھہ ہذیان کے نسبت کی تہی یعنے دی تہی جیسے کہ
صحیحین مین مذکور ہے اور یہہ زخم زبان کا اہانت اور خفت سے گذر کر
منجر ایک ساتھہ جراحت کے ہوا ہے کہ ہرگز التیام پذیر نہوگا یعنے سب زخم
اچھے ہونگے مگر زخم زبان کا کہ کبہی اچھا نہوا اور نہوگا بموجب فرمانے
حضرت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کے قولہٗ جِرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا
الْتِيَامٌ وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ یعنے نیزون کے زخمون کے واسطے
التیام ہے اور التیام اچہا ہونا زخم کا ہے اور التیام نہین پاتا یعنے
اچہا نہین ہوتا ہے جو زخم کہ زبان نے کیا ہو یعنے زبان کا زخم کبہی اچہا نہین
ہوتا ہے اور اہل معرفت اوسکو اسی دلیل کے ساتھہ کافر اور منافق
اور دشمن حضرت رسول صلعم کا جانتے ہین ہرگاہ اور جسوقت کہ تم نے جواب
اس شبہہ کا ساتھہ دلیل عقلی اور نقلی کے دیا اوسوقت مین واجب
القتل یعنے قابل قتل ہونے والا مین اوسکو موجب اسی فتوی کے واجب
اللعن اور اوسکی مریدونکو لازمُ الْاِحْرَاقِ وَالطَّعْنِ جانونگا یعنے
لائق جلانے اور طعنا دینیکے جانونگا میری باپ نے تجاہل کر کے یعنے
انجان ہو کر کہا حاشا و کلا کہ عمر نے ساتھہ اس بے ادبی کے نسبت
بحضرت رسول صلعم کے جرأت کی ہو اور یہہ کلام رافضیون کی بنائی ہوئی ہین
مین نے کہا کہ اگر مین ثابت کرون کہ یہہ افترا اور جہوٹ رافضیون کا

نہین ہے بلکہ باعتراف تمہاری علماؤن کے تمہاری احادیث کی کتابون
مین موجود ہو تو ساتھہ اوسکے کفر کے اقرار اور اعتراف کروگے بولا
کہ اگر سچ کہتا ہے تو اُس روایت کو جس طرح سے کہ صحیحین مین
مسطور ہے لکھکر دے تا فاضلون اور عالمون سے استفسار کیا جاوے
اور پوچھا جاوے مین نے لاچار اور لاعلاج ہوکر ایک رقعہ مین
لکھا کہ رای عالم آرای فضل اور کمال پر پوشیدہ اور مخفی نرہے کہ اہل
حدیث اور اہل صحیح بخاری اور اکثر حدیث کی معتبر کتابون مین
اہل سنت جماعت کی ساتھہ اس عبارت مختلفہ کے مذکور ہے کہ حضرت
رسول صلعم نے مرض موت مین فرمایا کہ اِئْتُونِي بِقِرْطَاسٍ وَدَوَاةٍ
اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي اَبَدًا یعنے دیو مجھکو کاغذ
اور دوات تا لکھون مین واسطے تمہاری ایک کتاب یعنے وصیت
تا گمراہ نہو بعد میری کبھی ہرگز عمر خطاب اوپر اس خطاب مستطاب
کے راضی نہو یعنے اس امر اور حکم اور کہنے پر آنحضرت صلعم کے راضی نہوا اور
کہا اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَيَهْجُرُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ
اللّٰهِ حَسْبُنَا یعنے بدرستیکہ یہہ شخص وہ ہے کہ غلبہ کیا ہے اوپر اوسکے
درد اور بیماری نے اور روا ہے اور بیہودہ بکتا ہے اور پاس ہمارے
کتاب خدا یعنے قران ہے بس کرتا اور کافی ہے ہمکو انہی ابتلا

اب بتلاؤ کہ معترض یعنے اعتراض کرنیوالے اور ایراد پکڑنیوالے کو نہ
کس جواب کے دفع ہو سکتا ہے کریں اور اس رقعہ کو لکھکر جو اپنے
باپ ہوی کو کیا اور وہ نہایت عصبیت اور غلو حمیت جاہلیت
رکھتا تھا ساتھہ ایک افاضل اکابر اوس شہر کے جو جملہ اجلہ مدرسین دہلی
سے تھا اظہار کیا اور کہا کہ میرا بیٹا اغوا کرنے بعضے رافضیون کے طرف
اہل سنت جماعت سے منحرف ہوا اور پھر گیا ہے بسبب کتنے شبہون کے
جو اوسکو تلقین کیئے اور سکہلائے ہین کہ مین عہدہ جواب اوسکے سے
باہر نہین آسکتا ہون یعنے اوسکے جواب دینے سے عاجز ہون التماس
اور استدعا یہہ ہے کہ ابتغاءً لمرضاۃ اللہ یعنے چاہنا واسطے رضاء
خدا کے اوسکو بیچ ایک مجلس کے بلا کر اوسکے شبہون کو ساتھہ جواب
شافی کے دفع اور دور کرو اور اوسکو زجر اور ملامت اور توبیخ
اور سرزنش بلیغ اور بہت کرو کہ اگر ساتھہ حسن سعی یعنے اچھی کوشش
تمہاری سے کیش اور مذہب باطل سے پھر کر اپنے اصلی مذہب
مین رجوع کرے یعنے آوے اور نئے سر سے مسلمان ہووے تو مین نے
نذر کی ہے کہ بعدد عشرہ مبشرہ کے دس روپئے خدمت مین حاضر
کرونگا اوس کیتے احمق حجون گرفتہ نے کچی پن اور خام طمعی سے متعہد
ہو کر یعنے اسبات کو اپنے ذمہ پر لیا حضرت ابوی یعنے میرے باپنے

سُننے سے اس مژدہ اور خوش خبري کي ساتھہ نشاط انبساط یعنے بہت سے خوشي کے طرح ضیافت ڈالي یعنے مہماني کي اور اوس مُدرّس یعنے ملّاء اموي کو ساتھہ اوسکے شاگردونکي بلایا اور مجھکو اس مقدّمہ سے غافل کرکے میري حاضر ہونے کے لیئے ایک آدمي بہجا مین جو اس بات سے خبر رکھتا تہا بموجب آیہ کریمہ کے وَصَاحِبْہُمَا فِي الدُّنْیَا مَعْرُوفًا یعنے صاحب دونونکا دنیا مین معروف ہی واسطے باپ کے رضامندي کے مین گیا ایک جمع شیاطین انس کو مین نے مجتمع اور فراہم دیکہا کہ گویا مترصد اور مترقب اور منتظر میري آنے کے تہي جبکہ واسطے مصلحت کے انکے سلک مین منتظم ہوا یعنے انکي ساتھہ مجلس مین شریک ہوا میري بیٹھنے کے ساتھہ ہي اوس مُدرّس نے منہ اپنے شاگردون کي طرف کرکے شروع کیا کلمات نامشروع اور ہذیانات اور واہي بکنے مین اور لگا معرفت جتاني اور زبان تصلّف یعنے لاف مارنے اور بڑائي کرنے کو ساتھہ گزاف اور تکلّف کے دراز کرکے کہا کہ فلان شخص نے فلان دن مین ایک شبہہ میري پاس لایا مین نے ساتھہ ایک طریق کے حل کیا کہ وہ راضي ہوا اور فلان شخص نے فلان مکان مین ایک مشکل لایا تہا مین نے اوسکو کشف اور ظاہر کیا اور فلانے کو فلان مبحث مین ساتھہ فلانے دلیل کے مین نے ملزم کیا اور اوسکے

اور اوسکے مرید اوسکی تصدیق کرتے ہیں اور لسان لاف اور زبان گزاف
کو ساتھہ بیہودہ بکنے کے دراز کیئے کہ اگر اوسکی شرح کرون تو مطلب سے
دور جا پڑتا ہون خلاصہ جبکہ اوس نے دیکھا کہ کوئی عنان مرکب کجروش
اوسکے کی نہین پکڑتا ہی مگر اکیلے قاضی کے پاس جانا اور راضی ہو کر اناتی
اسپ فصاحت کو میدان وقاحت مین دوڑاتا ہی اور ادعا کرتا ہی
اور کہتا ہی کہ اگر کسیکو اس مجلس مین شبہہ ہو پیچ خاطر کے بے تکلف
کہے تا اوسکے دل سے زایل کرین کہ وہ مطمئن ہو غرض اصلی اور مرض کلی
اس گفتگو سے یہہ تہی کہ شاید مذہب اربعہ کے باب مین ایک سخن
اس فقیر سے سنے اور بندی نے جب دیکھا کہ ظاہر اس مجلس کا محض
واسطے جدل اور مناظرہ کے منعقد ہوا ہی خوف سے التہاب اور
اشتعال زبانہ فتنہ کے تیغ زبان بتکلم کو زبان جا نکرنا کام کام نیام مین
کہینچکر اور زمام اختیار کو ہاتھہ مین قائد اصطبار کے دیکر توسن نفس خون
آشام کو ساتھہ لجام صبر اور لگام آرام کے رام اور آرام کیا اور غیر
حصن حصین تقیہ کے کوئی مامن اور پناہ مین نے نہ دیکھے لا علاج ہو کر
خاموشی اختیار کی و لیکن مین ایک رجیق رکہتا تہا تفضیلی مشرب کا
اوس نے بیتاب ہو کر استکشاف اس مطلب کا کیا کہ حضرت موسے
نے ساتھہ امر ملک علام کے حضرت خضر عم سے ملاقات کی اور ارادہ

اونکی رفاقت کا کیا حضرت خضرع ساتھہ اپنی نفس نفیس کے مباشر خرق
سفینہ مساکین اور قتل غلام اور اقامت جدار یتیم کی ہوئے تہی بولا ہان پہر
سوال کیا کہ ہرگاہ افعال ثلثہ مذکورہ یعنے تینون کام کہ کشتی کا توڑنا
اور لڑکے کا مارڈالنا اور دیوار کا بنانا اوس سے آپ صدور پایا تہا
یعنے خضر نے آپ کیا تہا پہر کسواسطے اور کیون تاویل کرنے کے وقت
اور تفصیل اس اجمال مین موسیٰ کے پاس ساتہہ عبارت مختلف کے مذکور
کیا چنانکہ یعنے جبکہ خرق کشتی یعنے توڑنیکو کشتی کے ساتہہ اپنے اضافت
کی بے مشارکت دوسریکی جو کہا اَرَدْتُ اَنْ اَعِیْبَهَا یعنے ارادہ
کیا مین نے یہہ کہ معیوب کرون اوسکو اور قتل غلام کو ساتہہ صیغہ جمع کے
ذکر کیا جیسا کے فرمایا ہے فَاَرَدْنَا اَنْ یُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا یعنے پہر
ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ بدلے دونونکو پروردگار دونونکا انتہی اور
بنانیکو دیوار کے ساتہہ اپنے پروردگار کے اسناد کیے کہ فَاَرَادَ
رَبُّكَ یعنے پس ارادہ کیا پروردگار نے تیرے انتہی اس شبہہ کا جواب
کیا ہی جبکہ پہلا پیالہ پیا عاجز اور حیران ہوا آثار انفعال پیشانی سے
اوسکے کلام کی ظاہر ہوتی تہی ایک ساعت سر جیب تفکر با بعد بہت
سے تامل کے سر اٹھا کر بولا یہہ تفنن عبارت کا ہے جسوقت کہ یہہ جواب
ناموجہ دیا سایل راضی نہوا بلکہ مسخری کی راہ سے بولا یہہ بیت کسی

کسی ہو وکہ گیرد عنان کجرو بیت چہ گو یہا کہ زدی در فراخ میدانی
یعنے کوئی نہا کہ پکڑی لگام تیری شتر بی چلنے کی کیا بہت گیند ہین جو جنبین
تو نے ایک میدان فراخ اور وسیع مین انتہی اور اوسنے خجالت کی راہ
سے اس فقیر سے کہا کہ کیون اپنے رفیق کو قایل نہین کرتا ہی مین نے
کہا کہ مجہکو کیا قدرت کہ باوجود قلت استطاعت کے مجلس فضلا مین
بات کرون ولیکن اسقدر جانتا ہون کہ جس سینے منی وہ منی مین رہا
اور اسلئے جو آپ نے تکلیف کی بحکم کلمہ اَلْمَاْمُوْرُ مَعْذُوْرٌ کے یعنے
حکم اور امر کیا گیا عذر اور بہانہ کیا گیا انتہی لازم ہی کہ بقدر مقدور
اپنے جو کچہ کہ خاطر قاصر مین آتا ہی عرض کرتا ہون کہ اگر مدعی کہی کہ آیا
خضر ع وقت تقریر اور تکلم کے صدق کلام کو ملحوظ اور منظور رکہتے تہے
یا تفنن اور تصنع عبارت کو دیکہتے تہی اسکا کیا جواب دینے ہو کہا
داب اور قاعدہ ادبا اور بلغا کا نہین کہ باوجود علم اور مہارت
اوپر لغت عرب کے ایک کلام کو جو ایکبار ایک مجلس مین کہا گیا ہو
پہر اوس کلام کو بعینہ سانہہ اوسے لفظ کے اعادہ کرین بلکہ ایک
عبارت جو خالی تفنن سے ہو فصحا کے نزدیک عیب تمام ہی مین
نے کہا اگر منظور حضرت خضر ع لغت دانی اور عبارت آرائی اور
سخن پردازی سے ہوتا تو پہر چاہیئے تہا کہ وقت تثنیہ حضرت موسی

کے بہی کلمہ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا کو تین مرتبہ تکرار نکرتے ساتھہ
الفاظ مختلفۃ اللفظ متحد المعنی کے ادا کرتے اور قطع نظر اس اعتراض سے
فساد کلام خام تمہاری کا اس سے زیادہ اور بالاتر ہی سے ایت کرتا ہی
اسلئے کہ ساتھہ اتفاق خاص اور عام کی کوئی کلام فصیح تر قرآن مجید
سے نہین ہی پس تم تکرار آیہ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ جو سورہ
والمرسلات مین اور آیہ کریمہ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ جو سورہ الرحمن
مین واقع ہی کیا کہتے ہو یہہ سنکر جواب مین مبہوت مطلق ہوا اور
رنگ رو کا جاتا رہا مین نے پہر کہا آیا ساتھہ تواتر اور صحت حدیث
مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ فَقَدْ كَفَرَ یعنی جس کسینے کہ تفسیر کی قرآن
کی ساتھہ اپنی رائیکے پہر بدرستیکہ وہ کافر ہی انتہیٰ قایل اور معترف ہو
یا نہین بولا صحیح ہی اور اوسکے تواتر مین کسیکو حرف نہین ہی مین نے
کہا پس ابہی سوال مدعی اور اپنے جواب کو ساتھہ جس تقریر کے جو
مذکور ہوا ہی لکھو اور اپنی مدعا کے اثبات پر استشہاد ایک تفسیر
سے جو تم جانو لاؤ اگر حقیقت مین تقریر تمہاری موافق اور مطابق اوس
تفسیر کے ہو ویگی تو مین اپنے رفیق کو سرزنش اور ملامت کرونگا کہ
کسواسطے مکابرہ اور مباحثہ بیجا اور بے موقع کیا و اِلّا بمقتضای حدیث
مذکور تمہاری تکفیر کرونگا بمجرد سننے اس کلمات کے بیچ حیا ہو کے

ہو کر سنت پر جاہلون کی عمل کرکے لگا بیہودہ بکنے اور ہرزہ کہنے آغاز کیا مین نے
کہا مخدوم میری آپکے لایق یہہ ہی کہ اسطرح کے بیہودہ گفتگو سے باز آئیے
اور مقدمات علمی مین بحث کیجیے کہ مناسب تر ہی اگرچہ قوت منفعلہ نہین
رکہتا تہا ولیکن جبکہ اوسکو کوئی دلیل نرہی ذلیل ہوا اسی اثنا مین میری
باپ نے رقعہ حدیث احتضار حضرت رسولخدا صلعم کا جو اوسکا ذکر صدر
کتاب مین بسمت گذارش پایا یعنی اوس رقعہ کا ذکر پہلے اس مین ہو
چکا ہی وہ رقعہ میری ہاتہہ کا لکہا تہا اوسکے ہاتہہ مین دیا اور التماس
جوابکا کیا اوس نے چاہا اوس مین ملاحظہ کری اور دیکہی مین نے
بحکم آنکہ فرد نویسندہ داند کہ در نامہ چیست مبادرت یعنی پیشدستی
کرکے بلا توقف مین نے کہا ای میری عزیز ایک ساعت اسکی مطالعہ
مین نے توقف فرمائیے کہ فقیر دو کلمہ زبانی سوال کری کہا کہو مین
نے کہا منطوقہ اس آیہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ
يُوحَىٰ مین کہا فرماتے ہو آیا یہہ آیہ جملہ محکمات سے ہی یا متشابہات
یا ناسخ یا منسوخ سے ہی جواب دیا کہ جملہ محکمات سے ہی اور اوسکا
حکم شریعت غرا مین تا روز قیامت کے جاری رہیگا مین نے کہا یہہ
ساہتہ حکم اس آیت کے قول اور فعل حضرت رسولخدا صلعم ابتدائے
عمر شریف سے تا انتہائے نفس آخر بموجب وحی الہی کے ہوگا بولا جی ہان

بولا جس کسیکو اس باب مین کچہ شک اور شبہہ ہو وہ کافر مطلق اور ملعون
ابدی ہی مین نے کہا العیاذ باللہ اگر کوئی بعضی اقوال حضرت رسول ؐ کو اعتبار
نکری اور راء اور اجتہاد اپنے کو معتبر جانے اوسکے حق مین کیا کہتی ہو
بولا گویا اوسنے وحی کو رد کیا اور جو کوئی کہ وحی کو رد کری اسلام کے
سب فرقون کے نزدیک وہ کافر اور مرتد ہی اور خدا کے نزدیک اوسکی
توبہ قبول نہین ہی اور اوسکی جگہہ درک الاسفل مین ہی مین نے کہا خواہ
قریب العہد ہو خواہ بعید العہد ہو بولا انا نحن فیہ مین یعنی جس چیز مین
ہم گفتگو کرتے ہین اس مین دونون صنف برابر ہین مین نے کہا جو کہ
حق تہا بیان کیا لعنت خدا کی اور نفرین رسول کی اوس پر ہووی جو کہ
اس عقیدہ سے پہری حاضران مجلس کو اس معنی یعنی اس امر اور بات
پر گواہ لیا اور مین نے قسم دی کہ اگر آخوند صاحب اس بات سے
عدول کرین یعنی پہرین اور راہ مداہنت اور تلبیس سے یعنی جہوٹ اور
مکر اور فریب کی راہ سے حق کو باطل کرین تم ساتہہ کوری چشم ابلیس
کے جادہ انصاف اور راہ عدل سے باہر جاکر یعنی انصاف اور
عدل سے دور ہوکر ساتہہ آیہ کریمہ ولا تکتموا الشہادۃ ومن
یکتمہا فانہ اثم قلبہ یعنی اور مت چہپاو گواہی کو اور جو کوئی کہ
چہپاویگا اوسکو یعنی گواہی کو پس تحقیق کہ وہ یعنی چہپانیوالا گواہی کا

گواہی کا گنہگار ہے دل اوسکا یعنی لِمَ تَکتُمُونَ الحَقَّ تم کیون حق کا نکرو گے یعنے
واسطے رضاے خدا کے حق کو مت چہپانا بعد تاکید پیمان اور توکید ایمان
یعنے بعد قول و اقرار اور قسم اور سوگند مضبوط کے اشارہ کیا تہا
پڑہنے رقعہ کے اور مین نے کہا اِقرَأ کِتَابَکَ کَفیٰ بِنَفسِکَ الیَومَ حَسِیباً
یعنے پڑہہ اپنی کتاب کو تو بس اور کافی ہے واسطے تیری نفس کے یعنے
ذات کے آج از روی حساب کے اپنی جسوقت کہ صحیفہ کو کہولا اپنے
پیر کے نامۂ اعمال کو دیکہا زہرخندہ کیا اسلئے کہ پانی سر سے گذر
چکا تہا تقیہ کرنا عبث ہوا انبابر اسکے ہاتہہ منہہ پر سے اٹہا کر مین نے
کہا ای میری ملاذ یعنے جاے پناہ میری تم نے عاقبت اندیشی کو ہاتہہ
سے مدینا روپے کو نظر مین رکہتا جو کہ اس ہنسی کے پیچہے ہے بولا
کہ مین جو نسبت بعلماء سابق کے بے بضاعت ہون تین جواب اس
حدیث کے اوپر لکہے ہین مین نے کہا مرتکب جواب کا کوئی اوسوقت
ہوتا ہے جو قایل ساتہہ اس حدیث کے ہو آیا تم صحت پر اس حدیث
کے قایل ہو بولا ہان قایل ہین ولیکن جواب بہت رکہتے ہین مین نے
کہا جواب اس حدیث کا پہلے مطالعہ کرنے سے افادہ فرمایا تہا ضرور
تکرار کی نہین حاضران مجلس سب شاہد ہین بولا حاشا کہ مین مادہ عمر
مین عقیدہ فاسد رکہتا ہون اسلئے لازم ہے کہ کلام حضرت سید انام

مرض موت مین بھی بمنزلہ وحی تھا یعنے کلام حضرت پیغمبرؐ کا بیماریمین ع
کی بھی مثل وحی کے ہوگا مین نے کہا کہان سے معلوم کہ وحی تھا ساتھہ
تمہاری اعتقاد کے حضرت رسولؐ اوس حالت مرض مین واجب
الاطاعت اور مرجع ضمیر منوی وَمَا يَنْطِقُ مین نہی باوجود اوسکے
کہ حق تعالے نے اپنی محکم کتاب مین نہی فرمائی ہی اس سے کہ کلام آ
حضرت کو ساتھہ کلام غیر اوسکے کے برابر مت جانو اور پڑھنے غیر اوسکے
کے تصور مت کرو اور مخالفت امر سے اوس سرورؐ کے تحذیر اور
تخویف اور تہدید ساتھہ عذاب الیم کے کی ہی جیسا کہ فرمایا ہی
لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ
اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے مت پکارو
پیغمبر کو یعنے مت بلاؤ پیغمبر کو درمیان مین تمہاری اپنے مثال پکارنے
اور بلانے بعضے تمہاریکا ہی بعضون کو یعنے قیاس مت کرو پیغمبر کے بلانے
کو آپسمین ایکدوسری کے بلانے پر تحقیق کہ جانتا ہی اللہ اون لوگون کو
جو کہ کراہت سے چھپ کر نکلجاتے ہین تم مین سے نظر بچا کر پس چاہیئے
ڈرین وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہین امر اور حکم سے اوسکے ہیہ کہ پہنچے
انکو فتنہ یا پہنچے انکو عذاب دردناک انتہی مین نے اوسوقت اہل

اہل مجلس کو مخاطب کرکے کہا اے یارو ن ساتہہ آیہ کریمہ کے وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ یعنے اور دو شہادت واسطے اللہ کے اب شہادۃ دینا تم پر واجب ہے کسواسطے کلمہ حق کے کہنے سے خاموش ہوئے اور چپ رہے ہو اور مضمون کلام معجز نظام وحی الہام حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام مین اور جواب ناصواب عمر خطاب مین تأمل اور تفکر اور تدبر اور غور کرو تمام حضار مجلس سے ایک نے پیش دستی کرکے استفسار اور استخبار اس مقدمہ کا کیا مین نے کہا میری بحث اس مین ہے کہ جب ساتہہ اعتراف جامع احادیث صحیح بخاری اور مسلم اور غیرہما کے حضرت سید الثقلین صلعم نے نہایت شفقت اور کمال رافت سے نسبت ساتہہ امت کے وقت رحلت کے وار محنت سے فرمایا اِیْتُوْنِیْ بِقِرْطَاسٍ وَ دَوَاتٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَبَدًا یعنے لاؤ میری لیئے کاغذ اور دوات تا لکہوں مین واسطے تمہارے ایک کتاب کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد میری کبہی نہتی عمر خطاب کو یہہ خطاب مستطاب اچہا نلگا کیونکہ ملایم طبع اوسکے نتہا اس سبب سے اوس حضرت کو ساتہہ ہذیان اور ہجر کے منسوب کیا یعنے ساتہہ واہی بکنے اور بیہودہ بکنے کے نسبت دی اور وصیت لکہنے اور کاغذ اور قلم اور دوات لانے اور آلات کتابت لکہنے سے مانع ہوا اور نلانے دیا اسواسطے کسینے

مرض موت مین بہی بمنزلہ وحی تہا یعنے کلام حضرت پیغمبر صلعم کا بیماری مین موت
کی بہی مثل وحی کے ہو گا مین نے کہا کہان سے معلوم کہ وحی نہتہا ساتہہ
تمہارے اعتقاد کے حضرت رسول صلعم اوس حالت مرض مین واجب
الاطاعت اور مرجع ضمیر منوی وَمَا يَنْطِقُ مین نہتے باوجود اوسکے
کہ حق تعالے نے اپنی محکم کتاب مین نہی فرمائی ہے اس سے کہ کلام آن
حضرت کو ساتہہ کلام غیر اوسکے کے برابر مت جانو اور پڑہنے غیر اوسکے
کے تصور مت کرو اور مخالفت امر سے اوس سرور صلعم کے تحذیر اور
تخویف اور تہدید ساتہہ عذاب الیم کے کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے
لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ
الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ
أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے مت پکارو
پیغمبر کو یعنے مت بلاؤ پیغمبر کو درمیان مین تمہارے اپنے مثال پکارنے
اور بلانے بعضے تمہارے کا بعضون کو یعنے قیاس مت کرو پیغمبر کے بلانے
کو تمہین ایکدوسرے کے بلانے پر تحقیق کہ جانتا ہے اللہ اون لوگون کو
جو کہ کراہت سے چہپ کر نکلجاتے ہین تم مین سے نظر بچا کر پس چاہیئے
ڈرین وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہین امر اور حکم سے اوسکے یہہ کہ پہنچے
انکو فتنہ یا پہنچے اونکو عذاب دردناک انتہی مین نے اوس وقت اہل

اہل مجلس کو مخاطب کرکے کہا اے یارو ن ساتھہ آیہ کریمہ کے وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ یعنے اور دو تو شہادت واسطے اللہ کے اب شہادۃ دینا تم پر واجب ہے کس واسطے کلمہ حق کے کہنے سے خاموش ہوئے اور چپ رہے ہو اور مضمون کلام معجز نظام وحی الہام حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسّلام میں اور جواب ناصواب عمر خطاب مین تامّل اور تفکر اور تدبّر کرو غور کرکے تمام حضار مجلس سے ایک نے پیش دستی کرکے استفسار اور استخبار اس مقدمہ کا کیا مین نے کہا میری بحث اس مین ہے کہ جب ساتھہ اعتراف جامع احادیث صحیح بخاری اور مسلم اور غیر ہما کے حضرت سید الثقلین صلعم نے نہایت شفقت اور کمال رافت سے نسبت ساتھہ امت کے وقت رحلت کے دار محنت سے فرمایا اِیْتُوْنِیْ بِقِرْطَاسٍ وَ دَوَاتٍ اَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَبَدًا یعنے لاؤ میری لیئے کاغذ اور دوات تا لکھوں میں واسطے تمہارے ایک کتاب کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد میرے کبھی نہتی عمر خطاب کو یہہ خطاب مستطاب اچھا ملگا کیونکہ ملایم طبع اوسکے کے نتہا اس سبب سے اوس حضرت کو ساتھہ ہذیان اور ہجر کے منسوب کیا یعنے ساتھہ واہی بکنے اور بیہودہ کہنے نسبت دی اور وصیّت لکھنے اور کاغذ اور قلم اور دوات لانے اور آلات کتابت لکھنے سے مانع ہوا اور نلانے دیا اسواسطے کہ سینے

ساتہہ سخن آنحضرت کے التفات نکی یہان تلک کہ آنسرور ؐ اس حرکت نا
لایق سے اوسکے نہایت رنجیدہ اور آزردہ ہوئے کہ باوجود خلق عظیم
کے انکو اپنے حجرہ طاہرہ سے اخراج کیا یعنے باہر نکالا اب تم سے
انصاف مطلوب ہے یعنے اب ہم تم سے انصاف چاہتے ہین کہ آیا وہ
کلام ہدایت انجام رشادت فرجام آنحضرت ؐ کا نفس الامر اور
حقیقت مین مانند ہذیان کے تہا جو عمر نے کہا تہا یا دلالت اوپر کمال
عقل اور شعور آنحضرت ؐ کے کرتا تہا سب نے بالاتفاق کہا حاشا وکلا
کہ اسطرحکے کلام آبدار کو ساتہہ ہذیان کے نسبت کرین ہم مین نے کہا
مسلمانون عتبہ بن ربیعہ کافر تہا اور باوجود شرک اور عناد اور عداوت کے
جو ساتہہ حضرت رسول ؐ کے جبلی رکہتا تہا اور وہان سے جو سخن دان اور
سخن فہم تہا ہر چند چاہا کہ کلام اوس جناب کو ساتہہ شعر اور کہانت
اور سحر اور مثل انکے نسبت کرے خوف خدا سے نہین بلکہ ترس اور تشنیع
سخن سنجان روزگار سے جسارت اور گستاخی نہین کر سکتا تہا اور
کہتا تہا کہ کلام محمد ؐ کی شان ارفع اوس سے ہے کہ کوئی مثل آن خرافات
اور مزخرفات کے نسبت دیوے بخلاف خلیفہ ثانی کہ اوسنے ایسے کلام
بیہودہ پر جسارت کی ایک نے اون سب مین سے متفطن اور عاقل ہوکر
متفقن اور فتنہ انگیز سے استعلام اور استخبار کیا کہ ای مخدوم میری

میری حقیقت مین سچ کہو کہ عمر کیون منع کرنیوالا اوس وصیت کا ہوا جو بجہ
نفس الامر اور حقیقت مین ہوا وسکو افادہ فرمائیے اور بیان کیجیے تا تشفی
خاطر کی حاصل ہووے جواب دیا کہ چون حضرت رسول صلعم بموجب آیۂ
کریمہ کے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یعنے بول ای محمدؐ یہی ہی اور اسکی سوا
کچہ نہین ہی کہ مین بشر اور آدمی ہون مثل تمہاری انتہی وہ حضرت بہی
جملہ بشر سے ہی اور لازمہ نفس بشر کا یہہ ہی کہ حالت احتضار اور مرض موت
مین تغیر مزاج مین اور تبدیل ارکان بدن اور جوارح اور حواس اور
قوی مین راہ پاتی ہی یعنے ساری بدن مین خرابی اور خلل ہوتا ہی اور
ایک حال سے دوسری حال مین ہوتا ہی اسلیئے خلیفہ ثانی رض ڈرا کہ
مبادا اثنائے کتابت مین وصیت نامۂ حضرت رسالت پناہ کو بہی
وہی حالت عارض ہوا اور کتنی چیزین لکہین کہ وہ مصلحت سے دور
ہون اور موجب فتنہ اور فساد امت کا ہو لہذا کہا بالفعل یعنے
اس وقت کتاب حذا یعنے قران کہ بمصداق کریمۂ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا
یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ یعنے اور نہین ہی تر اور نہین ہی خشک
مگر کتاب مبین مین یعنے قران شریف مین وہ سب بیان اور ذکر کیا
ہی انتہے تمام وہ چیزین جو امت محتاج ہی اوسکی بہیج اوسکے موجود ہی
اور واسطے ہماری بس ہی اور کافی ہی پس وصیت نامہ کے لکہنے کو ہم

[illegible]

تحصیل حاصل جانا اور منع کیا مین نے کہا غلط کہتا ہی تو بلکہ اس سعی سے وہ ڈرا کہ مبادا آنحضرت مقدمہ یوم غدیر کو اعادہ فرماوین اور ولایت اور وصایت اور امامت حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اور اطاعت کتاب اللہ اور اپنی عترت طاہرہ کو واجب کرین او پر ذمہ او عہد کبیر او صغیر کے ثابت اور لازم گردانے اور مؤکد فرماوین او سدن کی وصیت کو لہذا عمر نے اسباب سے اعراض کر کے راہ انکار اطاعت کتاب اللہ الناطق کی اکرینے حضرت رسولؐ جو کتاب اللہ الناطق ہی اونکی اطاعت سے انکار کر کے بولا ہم کو کتاب صامت بس ہی یعنے قرآن حمید بس کرتا ہی اور ساتھہ اس وصیت کے ہم کو احتیاج نہین ہی بولا کہ وہ اکثر اوقات واسطے مصلحت وقت کے حضرت پیغمبرؐ کو ظاہر کرنے بعضے اسرار کے مانع ہوتا تہا جیسا کہ ظاہر ہونے مین حدیث مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ کے دخل اور تصرف کر کے حضرت کا معارض ہوتا تہا اور منع کرتا تہا کہ مبادا لوگ ساتھہ اسی کلمہ کے مغرور ہو جاوین اور دوسری عبادتین نکرین اور حضرت رسولؐ کہنے سے عمر کے مکرر متنبہ ہوئے ہین مین نے مجال پا کر کہا کہ الحمد للہ تم آپ مقر ہوئے اور مخالفت پر عمر کی قایل ہوئے اور ساتھہ اس بات کے شہادت اور گواہی دی کہ عمر ہمیشہ بموجب اپنی ظن فاسد اور گمان باطل کے اقوال

[illegible]

اقوال اور افعال اور اعمال مین بلکہ نبوت مین حضرت رسول کی شک رکھتا تھا
اور صاحب صحیح مسلم وغیرہ نے تصریح ساتھہ اس معنی کے کی ہے کہ اوسکو نبوت
مین حضرت رسول صلعم کی ہمیشہ شک رہتا تھا جسطرح سے کہ نقل کی ہے کہ
قَالَ عُمَرُ مَا شَكَكْتُ فِي نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ مُنْذُ اَسْلَمْتُ كَشَكِّي يَوْمَ حُدَيْبِيَّةِ
یعنے کہا عمر نے شک نہین کیا مین نے نبوت محمد صلعم مین جسدن سے کہ اسلام
لایا مین جیسا کہ شک کیا مین نے روز حدیبیہ کے انتہی اور ظن بد بنسبت
ساتھہ حضرت رسول کے مستلزم ظن فاسد کے ہے ساتھہ خدا کے اور
وہ نفاق محض اور شرک بحت اور موجب غضب اور سخط اور لعن اور دخول
نیران یعنی دوزخ اور سوء خاتمہ اور وخامت عاقبت امر ہے بمصداق
قولہ تعالے وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ
وَالظَّانِّينَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا یعنے اور
عذاب کرے نفاق والون مردون اور نفاق والی عورتون کو اور شرک
کرنیوالے اور شرک کرنیوالیون کو گمان کرنیوالے ساتھہ اللہ کے گمان
برا اوپر ان گمان کرنیوالون کے ہے گردش برائی کی اور غصے ہوا اللہ
اوپر اونکے اور دور کیا اپنے رحمت سے اونکو اور تیار کیا ہے واسطے
اونکے دوزخ اور بری ہے جگہہ پہر جانیکے اونکے اور وہ دوزخ ہے انتہے

اور حاصل تقریر تمہاری سے ایسا ظاہر ہوا کہ ہنگام طلب قرطاس ہدایت

اساس یعنے کاغذ منگوانیکے وقت جو ہدایت کی جڑ تہی ذات بے بدیل

حضرت رسول رب جلیل اور عنصر بے عدیل اوس دلیل خیر السبیل اور

ہادی ملت خلیل صاحب صبر جمیل کے صلی اللہ علیہ وآلہ استیلا اور غلبہ

اور زیادتی شدت مرض اور سختی بیماری سے مبرا اور پاک تہی یعنے

ذات مطہر مقدس حضرت رسول کے شدت مرض سے اور سختی بیماری

سے مبرا اور پاک تہی یعنے بیماری نے انحضرت پر زور نہین کیا تہا پہر اس

حالت مین اوس حضرت صلعم کے قول کو قبول نکرنا اور موافقت امر اوس

سرور مین وقوع فتنہ خفتہ سے ڈرنا اور تصدیق آیہ تحذیر کا نکرنا تحذیر

یعنے ڈرانا اور حضرت خیر البشر کو مانند اور دوسری لوگون کے تصور کرنا

اور جاننا اور اپنے تئین مامور امر انحضرت نجاننا اور اوسکی امت کو

اپنے حکم کے محکوم کرنا اور خلایق کو فتنہ مین ڈالنا اور کلام اوس حضرت

کو میزان عقل اور ترازوئے دانائی مین تولنا اور تبلیغ احکام آلہی سے

آزردہ اور رنجیدہ ہونا تبلیغ یعنے پہنچانا خدا کے احکام کا اور اپنے فہم

ناقص پر عمل نکرنا بلکہ وحی کو ساتہہ سحر اور جادو اور ہذیان کے نسبت

دینا اور اعتماد اور بہروسا قول اور فعل انحضرت پر نکرنا اور ساتہہ

اوامر اور نواہی اوس حضرت کے اعتبار نکرنا اور اپنے ظن

ظن مستہجن کو یعنے گمان بد کو مستحسن جاننا اور آیہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ
کو یعنے بتحقیق کہ بعضے گمان گناہ ہین انتہی نہ سننا ہو اجاننا اور سود اور
زیان اور نفع اور نقصان مین فرق نکرنا اور پیچھے ہوائے نفس ناقص اپنے
کے جانا اور چلنا یہہ سب دلیل اور علامت ہین اوپر نہونے ایمان کے
اور اوسکے اعوان اور انصار کے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی
الْاَبْصَارِ قال اللہ تعالے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ
یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ یعنے پناہ لیتا ہون
مین ساتہہ خدا کے اوس سے پہر عبرت اور پند لیوا ای صاحبان بصیرت
اور بینائی کہا خدائے بزرگ نے جو کوئی کہ نافرمانی کرے یا کریگا خدا کی
اور اوسکے رسول کی اور زیادتی کریگا اور تجاوز کریگا اور چہوڑ دیگا اوسکے
حدود اور حدون کو داخل ہوگا وہ یعنے جاویگا وہ آگ مین یعنے جہنم مین
ہمیشہ بیچ اوسکے اور واسطے اوسکے ہے عذاب خوار کرنیوالا انتہی دوسری
یہہ کہ اس مقام مین استدلال تمہارا ساتہہ آیہ شریفہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ
کے ہے یعنے بول ای محمد کہ سوا اسکے نہین ہے کہ مین بشر مثل تمہاری ہون
توجیہ ناموجہ ہے بنا براسکے کہ عمر بعد واقعہ بایلہ ہونے حضرت رسالت پناہ
کے تیرہوین برس تلک کہ عقد خمس ہے جیتا تہا کسواسطے اوس نے آپ
اسطرحکے توجیہین اور تاویلین نکین جو تو کرتا ہے کہا ہر چند اوسنے اظہار

اظہار نہین کیا ولیکن یہہ بات اوسکی نیت مین تہی مین نے کہا اوسکے سر بر
ضمایر پر یعنی دلکے بہیدون پر تمکو کالسے وقوف حاصل ہوا وحال آنکہ
حضرت رسالت پناہ صلعم جو بہترین کاینات سے ہین موجب آیہ کریمہ کے
وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ یعنی اگر کہین تو سُن انکے قول کو انہی تا فی
الضمیر بعضے منافقین کے اوپر یعنی جو کچہ کہ بیچ دلو بعضے منافقون کے تہا
کما ینبغی اطلاع نہی یعنی جیسا کہ چاہئے تہا ویسے اطلاع نہین رکہتی تہی
سجہی کیونکر عمر کے دلکا حال معلوم ہوا کہ اوسکی نیت مین کیا تہا بولا
پہر تمہاری اعتقاد سے معنی آیہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کے کیا ہین مین
نے اوسکے جواب مین کہا اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ
بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ یعنی آیا پس ایمان لاتے ہو ساتہہ بعضی کتابونکے اور کافر ہوتے
ہو ساتہہ بعضی کے پہر نہین جزا جو کریگا اوسکو تم مین سے مگر خواری
بیچ دنیا کے اور روز قیامت کے پہیر یجاوینگے طرف سخترین عذاب کے
اور نہین ہی خدا غفلت کرنیوالا جو کچہ کے کرتے ہو انہی کہا تم متعا کہتی
ہو یعنی بات چہپی ہوئی کہتے ہو ساتہہ کون سی آیہ قران کے مین نے
کفر کہا مین نے کہا آیہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ کو سنا اور یُوحٰٓی اِلَیَّ کو بہول

کو بہول جانا اور وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْہَوٰی کو یاد نکرنا اور خطاب خدا کو ساتہہ
رعایت اس خطاب کے منظور نرکہنا اور کلام الٰہی کو ساتہہ قول واہی عمر کے
منسوخ جاننا اور جادہ صراط مستقیم شرع انور سے لغزش کرنا اور حضرت
رسول ؐ سے منحرف ہونا اور رستا مخالفت اوسکیکا چلنا اور اولاد
گرام اوسکی سے دشمنی اور عداوت کرنا اور ساتہہ عمر خطاب کے ملنا اور
دوستی کرنا اور اوسکے قول کو اوپر قول حضرت رسول خدا کے ترجیح اور
زیادتی دینا اور اس بات کی قباحت کو نجاننا اور نہ سمجہنا اور ہلاک
ہونے مین اپنے نفس کے کوشش کرنا تم سے جو فضیلت اور فضیحت مین
فرق نہین کرتے ہو بعید اور بدیع نہین ہے شعر این خیال دیو در دلہای کج
میرود چون کفش کج در پای کج یعنے یہہ خیال دیو کا یعنے شیطان کا
ٹیڑہی دلون مین جاتا ہے مانند جوتی ٹیڑہی کے پیر ٹیڑہے مین انتہیٰ
اور بیچارہ عمر کو اپنے غایت جہالت اور گمراہی اور نہایت غفلت
اور بے رائی سا تہہ کلمات باطلہ بے مغز کے اور ممنوہات یعنے واہیات
عاطلہ بے اصل کے رسوائے خاص اور عام کے کیا تمنے اور یہہ دوستی
نشناس کی ہے نہ ناس کی یعنے ایسی دوستی شیطان کی ہے نہ آدمیون
کی ع دشمن دانا بہ از نادان دوست دشمن دانا کہ بی جان بود
بہتر ازان دوست کہ نادان بود یعنے دشمن دانا اچہا ہے

نادان دوست سے یعنے دشمن دانا جو بہی جان کے ہوا چہا ہی اوس
دوست سے کہ نادان ہو انہی ڈالی سے ڈالی پر اوڑکر ہولا کہ اسلئے
جو عمر وزیر رسول بے نظیر کا تہا تدبیر اس امر خطیر کی منع تحریر وصیت
مین دیکہی ہو گی مین نے کہا کہ اگر بیر تعصب کا بیچ سے اوٹہہ جاوے
اور لطافت طبیعت کی ساتہہ نظافت نفس کے ملجاوے اور ہوش
ساتہہ دامن ادراک کے لٹکایا جاوے اور زہر عصبیت کا کام
مار او بار سے نکالا جاوے تو رتبۂ جلیل القدر وزارت آنحضرت کا
بہی ساتہہ حکم آیۂ کریمۂ وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي أَخِي هَارُونَ
یعنے اور کر واسطے میری ایک وزیر میری اہل سے بہائی میری ہارون
کو انہی مادہ اور حق اور شان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی
طالبؑ کی جو ساتہہ موافق حدیث یا علیؑ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ
مِنْ مُوسٰی کے یعنے ای علی تو مجہسے بیچ مرتبے اور منزلت کے مثل اور
مانند حضرت ہارون کے موسٰی سے ہے یعنے جیسا کہ مرتبہ حضرت ہارون
کا تہا ساتہہ حضرت موسے کی ویسا ہی مرتبہ تیرا ہے ساتہہ میری
انہی صاحب مرتبہ ہارونی حضرت علیؑ ہونگے نہ عمر اور یہہ محقق
ہے کہ قدما تمہاری عمر کو جملہ ندما حضرت رسول سے نہین گنتے
اور جانتے ہین بلکہ عبارت صحیحین سے اپنا مستفاد ہوتا ہے کہ اعتقاد

کہ اعتقاد سے عبد اللہ بن عباس کے یہہ تدبیر خالی مکر اور تزویر نہتی بلکہ وہ
لکہنے اس وصیت کو ایک مصیبت عظیم اور اذیت وخیم جانتا تہا اور
سیاق کلام خبر اور ارباب اثر اور اصحاب سیر رحمہم اللہ کا مشعر اوپر
اوسکے ہی کہ اول فتنہ جو اسلام مین حادث ہوا عمر کے مخالفت تہی اور
عبارت محمد شہرستانی کی جو صاحب کتاب ملل ونحل ہی مؤید اور
مدد دینے والی اس مقصد اور مقصود کی ہی پس سا تہہ اتفاق جمہور
اور تمام متقدمین اور متاخرین کی ثابت ہوا کہ عمر باعث اور سبب
واقع ہونے فتنہ عظیم کا ہوا قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ
مِنَ الْقَتْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ اَلْفِتْنَةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ
اللّٰهُ مَنْ اَیْقَظَهَا یعنے کہا خدا ئے بزرگ نے اور فتنہ سخت تر اور شدید
تر ہی قتل سے اور کہا حضرت نبی صلعم نے یعنے فتنہ سو رہا ہوا لایا سوتا ہی
لعنت خدا کی اوس پر جو کہ جگاوی اوسکو انتہی پس طبع سلیم فرماتی ہی
کہ فتنہ سوئے ہوئے کو جگانا نہایت فعل قبیح ہی نہ محمود اور عقل
اور نقل کی روسے وَزُيِّنَ ذٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ
وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا یعنے اور زینت دیگئی اوسکی بیچ تمہارے
دلونکے اور گمان کئے تمنے گمان بد اور تہے تم قوم ہلاک کئے
گئے انتہی بولا قصد دلکا معتبر ہی اور اس باب مین ارادہ عمر کا

ہدایت خلق تہی نہ غوایت اور ضلالت پہر اگر ساتہہ قضا اور قدر کے خلائق
بیچ ضلالت کے پڑی ہووی تو تقصیر اوسکی کیا ہی بلکہ وہ بموجب حدیث
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کے یعنے سوا اسکے نہین ہی کہ تمام عمل وابستہ
ہین ساتہہ نیتوں کے ثواب سے اجتہاد کی محروم نہوگا ہین نے کہا
اعتقاد اہل حق کا یہہ ہی کہ اگر عمر اور تبعہ اور پیرو اوسکے مانع نہوتے
اور حضرت کو ساتہہ اپنے حال کے چہوڑ دیتے اور اوس اجتہاد
سے جو مقابل نص کے باطل اور زہر قاتل ہی احتراز کرتے تو تمام امت
بحکم آیہ کریمہ مَا اٰتٰیکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰیکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
کے یعنے جو کچہہ کہ دیا تمکو رسول نے پس لو تم اوسکو اور جس چیز سے کہ نہی
کی تم کو اوس سے پس باز رہو تم انتہی انقیاد امر اور امتثال امثال
آنحضرت کے کرتے اور بموجب اوس لکہنے کے عمل کرتے اوس صورت مین
ہر چند قول ان بول اور اجتہاد باطل اور اعتقاد عاطل عمر کے تمام
امت فتنہ مین اور فساد اور ضلالت مین پڑتی باوجود اسکے
امید نجات کی رکہتے ہی کسلئے کہ بیچ اوس سرگشتگی کے عند اللہ
معذور تہی بنا بر اسکے ساتہہ اطاعت آنحضرت کے مامور تہی
اور اگر عمر اپنے تئین بیچ اطاعت مخبر صادق صلواۃ اللہ و سلامہ علیہ
کے مکلف جانتا تو اپنے قدم نحس کو وادی خلاف آنحضرت مین

آنحضرت مین نزکہتا بولا ایسا ہووی یعنے بہت کرکے ایسا ہووی کہ
را ہ شفقت اور رأفت سے سا ہہ تصدیع اور زحمت پیغمبر کے راضی ہوا
ہووی مین نے کہا وہ مدفوع ہی سا ہہ اوسکے قول کیے جو کہا ہی
عمر نے اِنَّ الرَّجُلَ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ لِيَهْذُوْ وَيَهْجُرُ یعنے بدرستیکہ
یہہ شخص زیادتی کی ہی او پر اسکے درد نے اسلئے ہذیان کہتا اور روا ہی
بکتا ہی بولا لانسلّم یعنے ہم قبول نہین رکہتے اور کرتے ہین کہ ہجر کے معنے ہذیان
اور بکنے کے ہون بلکہ بمعنے ہجرت کے ہین کہ مفارقت ہی مین نے کہا
اہل لغت نے کسی کتاب مین لفظ ہجر کو بمعنے مہاجر کے تعبیر او ربیان
نہین کیا ہی مگر یہہ کہ تم اس معنے کو واسطے اس لفظ کے آج وضع
فرماتے ہوا ور پوشیدہ نہین ہی کہ اس طرح کی توجیہات رکیکہ
کو یعنے اسطرح کے ہلکے بیانون کو اصطلاح عرفا مین بدتر گناہ سے کہتے
اور جانتے ہین اور عجب ہی بعضے فقیہون سے کہ واسطے اصلاح
ناوانی بعضے ناوانون کے جو بہت اہتمام کرتے ہین اور پورا نہین
کرتے ہین اور ناتمام چہوڑ دیتے ہین اور عبث اپنے تئین معرض
انفعال مین ڈالنا یعنے عبث اپنے تئین شرمندہ کرنا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُوْنَ اِسْتَحْوَذَ
عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ

الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون یعنے اور وي گمان کرتے ھین
بتحقیق کہ وي کرتے ھین اچھا آگاہ ہو بدرستیکہ وي وي ھین جھوٹے
غالب ہوا اوپر انکی شیطان پھر بھول گئے وي ذکر خدا کو یعنے
یاد خدا کو وہ لوگ گروہ اور تولا ہي شیطان کا خبردار اور آگاہ
ہو بدرستیکہ تولا اور گروہ شیطان کا وي ھین خاسر اور زیان کار
یعنے تو تا کرنیوالے انتھی لیس یفھواے الکلام کے کہ الغریق یتشبث
بکل حشیش یعنے ڈوبنیوالا لیتا ہي ساتھہ ہر ایک گیاہ خشک کے
اسباب کو سنکر بولا نہایت عناد اور دشمنی جبلّی اور ذاتی رافضی
لوگ جو ساتھہ عمر کے رکھتے ھین تتمہ کلام اوسکے کو جو دلالت کرتا ہے
اوپر نہایت حسن عقیدت اوسکی کے نہین دیکھتے اور پڑھتے ھین
اور وہ یہہ ہي کہ عندنا کتاب اللہ حسبنا یعنے پاس ہمارے
قران خدا کا بس ہي ہمکو انتھی مین نے کہا ایک ضرر یعنے اندہا جو
ساتھہ اعتراف خصم کے مسایل ضروری سے آگاہ ہووے اور جواب
مین ایک عجوزہ یعنے بڑھیا کے عاجز ہوونے اور مکرر منبر پر علی
رؤس الاشہاد نزدیک ایک جماعت عام کے ساتھہ آواز
بلند کے کہي الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال یعنے
سب لوگ دانا تر اور فقیہہ تر ھین عمر سے یہان تلک کہ بی بیان

بی بیان پیچ پردون کے انتہی ایسے شخص کی طاقت نہین ہی کہ دم ماری

ورکہے عِندَ مَالِکِهَا اللهِ حَسبُنَا جواب دیا کہ شاید اسکلام

کو تواضع اور کسرنفس کی راہ سے کہا ہوگا مین نے کہا شاید کو اس

بحث مین کچہ دخل نہین ہی بنا بر اسکے کہ ابتدائے آفرینش عالم سے

تا انقراض عالم تک کوئی بشر متواضع تر حضرت خیر البشر صلعم سے

نہتا اور نہوگا جبکہ آنحضرت نے اپنی مدت عمر شریف مین اس قسم

کی تواضع اور کسرنفس نفرمائی ہووی پہر عمر نے بہ نسبت کون سے

پیغمبر کے عمل کیا بولا اگرچہ شکست نفس کے گناہ ہی مین نے کہا آیا کفران

نعمت الٰہی کی بموجب آیہ وَلَئِن کَفَرتُم اِنَّ عَذَابِی لَشَدِیدٌ

اور اگر نافرمانی کروگے تم تو بدرستیکہ عذاب میرا البتہ بہت سخت

ہی انتہی کے موصل سا تہہ عذاب شدید کے ہی یا نہین بولا ہان مین

نے کہا پہر کیون عمر نے سا تہہ خلاف آیہ وَاَمَّا بِنِعمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّث

یعنی اور جو نعمت ہی پروردگار تیرے کی پس بیان کر کہ بیان کرنا

نعمت کا شکر منعم کا ہی انتہی سا تہہ کتمان نعمت یعنی چہپانا

علوم اپنے کا جو فاضل ترین اور زیادہ ترین نعمتہائے الٰہی کے ہی

اقدام کیا اوسکا جواب کیا ہی بولا عدم علم ہمارا سا تہہ اوسکے

علوم کے مستلزم جہل اوسکے کا نہین ہی مین نے کہا بر تقدیر تسلیم

یعنی اور کہلاتے ہین
کہیا ما اور حجت اللہ کے اور
کہلاتے ہین مسکینون اور یتیمون
اور اسیرون یعنی قیدیون کو
انتہی نبی ہین سردار اور
رئیس اور رئیس البیت وہ
صاحب دولت ہی کہ پیغمبر
خدا صلعم فرمایا ہی تمہاری
قول اور روایت سے حدیث

کی اگر خصم کہے کہ دعوی بی بینہ اور برہان کے معقول نہین ہی اسلئے کہ تمہارے
ساتہہ اعتقاد تمہاریکے وہ دانشمند تہا پہر تم پر لازم ہی کہ موافق
اپنے دعوی کے ایک دلیل لاؤ اور شمہ یعنے تہوڑا سا بیان فرماؤ کہ
کوئی دعا اور مناجات جوکہ اوس سے سنے ہوا ور منقول ہو ظاہر
کرو تا لوگون پر واضح اور ظاہر ہووے کہ علوم اوسکے کس درجے
پر پہنچے اور جو کچہ کہ کتب تواریخ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہی یہ ہی
کہ اپنی ساری عمر مین چاہتا تہا کہ سورہ البقر کو حفظ اور یاد کرے
اسلئے کہ اوسکو قوت اور طاقت نہی کہ یاد اور حفظ کرے کر سکا
پہر اوسکے وجود علم پر کونسی راہ سے استدلال ہو سکتا ہی کہے جبکہ
سلسلہ مذاکرہ کا یہان پر پہنچا مبہوت مطلق ہوا اور رنگ روکا
جاتا رہا تب مین نے دیکہا کہ آثار انفعال یعنے علامتین شرمندگی کی
اوسکے چہرہ سے ظاہر ہوئین اپنے زبان کو ساتہہ کلمہ سکوت
کے جو موجب رضا کا ہی جاری کیا مین نے باز سر سخن پر جا کر مناظرہ
کو نئے سر سے شروع کیا اور کہا مین نے سچ کہو اور مداہنہ مت
کرو یعنے جہوٹ مت بولو آیا حدیث صحیح ائتونی بقرطاس جو کہ پہلے
گذر چکی ہی ساتہہ تمہاری اعتقاد کے بمنزلہ وحی ہی یا نعوذ باللہ بیگو
اور دلیل کے پیہر سچ دادی خطرناک عزابیت کے رکہکر عمر کے قول

قول کے تصدیق تم نے کی اور استغفر اللہ اپنے پیغمبر کے بکنے اور ہذیان اور ہجر
پر حمل اور گمان کیا اور اس سے تصدیق ایک کی اور تکذیب دوسرے کی
لازم ہوتی ہے یعنے ایک کو سچا جاننا اور ایک کو جھوٹا جاننا لازم
آتا ہے پس اگر عمر کے قول کو سچا جانے اور تصدیق کریں تو تکذیب
حضرت رسول خدا صلعم کی ہوتی ہے کہ وہ مستلزم کفر ہے اور صورت
شق ثانی میں یعنے اسکے برعکس جھوٹا جاننا اور تکذیب کرنا عمر کا ہے
اور یہی اپنا مطلب اور مقصد ہے اور مدعا ہمارا ثابت ہے مگر یہہ
کہ تم حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کو اوس حالت میں ساتھہ خلاف
عقاید جمہور اہل اسلام کے مسلوب النبوۃ قرار دو یعنے اوسوقت میں
جو حضرت رسول نے کاغذ اور قلمدان منگوایا تھا تم پیغمبر نجانو اور
نبوۃ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ سے سلب کرو جبکہ کلام یہاں
پر پہنچا پھر جواب میں عاجز ہوا بعد بہت سے فکر اور تدبیر کے سر اوٹھا
کر بولا اسلئے کہ عمر کی شان میں ہمارے نزدیک الذی کان
رأیہ موافقا بالوحی والکتاب یعنے کہ تھی رائے اوسکی موافق
ساتھہ وحی اور کتاب کے ایسا وارد ہے اول مرتبہ خالی اجتہاد سے
نہوگا صواب اس میں دیکھا کہ آلات کتابت کو حاضر کرنا یعنے
کاغذ اور دوات اور قلم وغیرہ کو بلانے دیا میں نے کہا ہرگاہ ساتھہ

اعتقاد تمہارے رائی اوسکی ساتھ وحی اور قرآن کے موافق تھی پھر کیون
ساتھ اعتقاد تمہاری فضلاؤن اور علماؤن کے بہتر مرتبہ مسائل شرعی
مین چوک اور غلط کیا اور بعد اسکے ہر بار اور ہر دفعہ حضرت امیر
المؤمنین علیہ السلام اوسکو آگاہ اور خبردار کرتے تھے کہتا تھا لولا علی
لہلک عمر یعنے اگر نہوتے حضرت علی علیہ السلام تو ہلاک ہوجاتا
عمر مگر یہہ کہ قایل ہو بعضی وحی سے ساتھ غلطیکے یعنے بعضے وحی او
کو غلط جانو ہو لا لازم نہین ہی کہ رائے مجتہد کی سب جائے پر صایب
اور مضبوط ہووی اور مقرر ہی کہ المجتهد يخطي ويصيب یعنے
مجتہد خطا کرتا ہی اور صواب کرتا ہی ممکن ہی کہ خلیفہ ثانی نے ما نحن
فیہ مین خطا کی ہو مین نے کہا اجتہاد مفید ظن ہی کسو اسطے کہ مآل
اجتہاد کا یعنے انجام اجتہاد کا کہ ظن صرف اور گمان محض ہی سوا ساتھ
ظن پھرتا نہین ہی یعنے گمان پھرتا ہی طرف گمان کے اور حق تعالی
قرآن مجید مین فرماتا ہی ان الظن لا يغني من الحق شيئا یعنے
تحقیق کہ ظن اور گمان مستغنی اور بی نیاز نہین کرتا ہی حق سے
کچھ بھی بولا تضلیل صحابہ کرنا یعنے صحابہ کو گمراہ ٹہرانا اور ان کو ساتھ
خطا کے نسبت دینا ضلالت محض ہی باوجود اسکے کہ اہل قبلہ
قاطبہ کو ساتھ غوایت کے منسوب کرنا غوایت بحت اور

اور محض ہے تکلیف اور کس طرح سے صحابہ کبار حضرت رسول مختار
کو مہاجر اور انصار سے نسبت دنیا درست ہوگا مین نے کہا
او اپنے حسن تقریر سے کفر اوس جماعت کا ثابت ہوتا ہے
کہ بکمال بے باکی بلکہ ناپاکی سے طایفہ شیعہ امامیہ کو جو مذہب
انکا منسوب ہے یہہ اہل بیت عصمت اور طہارت حضرت
سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کے اقلاً اہل قبلہ
سے بہی نجانا اور نگنا بلکہ واجب القتل والاحراق جانتے ہین یعنے
قتل کرنا اور جلانا اونکا واجب جانتے ہین اور شارح عقاید
نسفی جو ایک علماء معتبر اہل سنت جماعت سے ہے باوجود
اسکے کہ نام اوسکا عمر تہا اس فرقہ شیعہ کو یعنے اس فریق
سالک خیر الطریق کو کبار اور بڑے فرق اسلام سے جانتا
ہے کیون تکفیر کرتے ہین اور کافر جانتے ہین اور شاربان
شراب رحیق روضات الجنات محبت اہل بیت سید
کاینات علیہم افضل الصلوۃ واشرف التسلیمات کے ہرگز
کافر ہوگے بنابر اسکے کہ یہہ قوم عالی درجات بحکم حدیث
متفق علیہ کے مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَ فِيهَا
نَجَى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ کے یعنے مثال میری اہلبیت کی

مثال کشتئ نوح کی ہے جو کہ سوار ہوا بچ اوسکے نجات پائی اوسنے
اور جس نے کہ خلاف کیا اوس سے ڈوبا وہ انتہی راکبان سفینہ
نجات اور تابعان ائمہ ہدی علیہم السلام ہین بولا قول بعضے :
محققین کا مجتہدین پر سند اور حجت نہین ہوتا مین نے کہا ای عزیز
میری ہر چند یہہ جواب مطابق میری سوال کے نہین ہو سکتا ہے
ولیکن ہر گاہ تم واسطے رعایت اپنے معتقد ایکے نص آیہ وَمَا یَنطِقُ
عَنِ الْهَوٰی کو تصدیق نہین کرتے اور سچا نہین جانتے ہو اور ہم بھی
اگر ان جہلات اور مزخرفات تمہاریکو تعظیماً لنفس الرسول تکذیب
کرین کچھ باک اور پروا نہین ہے اور جبکہ نزدیک جمہور اہل اسلام
کے اجتہاد جمیع علماء کامل اور فضلاء فاضل کی مقابل مین نص کے
باطل ہے پس اجتہاد شخص نامشخص کی جو منکر ہے اس مجلس کے
لسان حال سے ساتھہ اوسکے جہل کی اعتراف اور اقرار کیا ہو
ہیچ کون سے حساب اور شمار ریکے ہے اور جو کوئی کہ خلاف نص
قران کے امورات مسایل شرعیہ مین بموجب آیہ وَمَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْکَافِرُوْنَ ، کے کافر ہے یعنے اور
جو کوئی حکم نکرے ساتھہ اوس چیز کے کہ بھیجا اللہ تعالے نے پھر
وہ لوگ وہی کافر ہین یعنی جواب اوسکا کیا ہے بولا اشہ

بولا شر ذمہ قلیل کو یعنے ایک چھوٹی ٹولی کو سزاوار اور لایق نہین ہے
اور نہین پہنچتا ہے کہ تکفیر اور جم غفیر اور طعن بیچ عقاید جمعی کثیر طایفہ
اہل سنت و جماعت کے جو طنطنہ صیت اسلام انکے کا بیچ کرہ اثیر
کے پہنچا ہے بلکہ دبدبہ کوس عقیدت انکے کا چرخ دوار سے گذر
گیا ہے کرتے ہو جو کفر ہے حال آنکہ نور بیضہ اسلام اور نقد گوہر
ایمان کا مانند ضیاء بیضاء کے شرق اور غرب مین ساتھ وجود
انکے کے رونق اور رواج پایا ہے مین نے کہا حقیقت اور نفس
الامر مین کافر وہ شخص ہو سکتا ہے کہ تصدیق براہین باہرہ فرقانی
کی جو محمدت اور منقبت مین قلت اور کمی کی اور مذمت اور منقصت
مین کثیر کی نزول ہوئی ہین نکرے جیسے قولہ تعالے مثال قلت مین
وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ   وَقَلِيلٌ مَا هُمْ   وَمَا آمَنَ مَعَهُ
إِلَّا قَلِيلٌ اور غیر ذلک اور مذمت کثیر مین قولہ تعالے عز وجل
وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ   وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ
وَلَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ وَنَعَا بُوهَا مَا لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى
وَلَا يُمْكِنُ إِنْكَارُهَا یعنے اور قلیل یعنے تھوڑے میری بندون
سے ہین شکر کنیوالے اور قلیل ہین جتنے وی ہین اور ایمان نہین
لائے ساتھ اوسکے مگر قلیل اور تحقیق کہ بہت لوگون سے البتہ فاسق

ہین اور ولیکن اکثر انکے جہالت کرتے ہین اور نہین خبر کہے بیچ کثیر کے انکے
نحوی سے اور نظیرین ان آیتون کی بہت ہین جو کہ گنتی اور پر حساب سے
باہر ہین اور ممکن نہین کسی کو ئے انکا انکار کرے انتہی اور اقتباس انوار
حقایق حدایق معانی اوسکی کا موافق مدعائے سبحانی کے مشکوۃ نبوت
کبری سے نہین کیا بحض تسویلات شیطانی اور تلبیسات نفسانی
اور متوہمات نعمانی کے مغرور ہوئے بولا آیا اہل قبلہ کو بے دلیل
اور برہان کے ہوسکتا ہے سلک کفار مین گننا یعنی اہل قبلہ
کو کافر کہسکتے ہین مین نے کہا معارض انکے کفر کو ساتھہ دلیل
قران اور حدیث کے ثابت کرتا ہے اما قران سے یہہ کہ تہدید اور
وعید یعنی ڈرانا اور وعدہ دینا داخل درک اسفل مین یعنی پائین
ترین اور پسترین طبقہ جہنم مین اور وعدہ ساتھہ قبول نہونی
معذرت اور عذر منافقین کا قیامت مین ظاہر اور مقرر ہے
اور کفر یہود اور فجرہ نصاری یعنی یہودیون کے سب کافر
اور نصارائون کے سب فاجر بحکم آیہ کریمہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ
نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کے یعنی آیا نہین
دیکھتا ہے طرف اونکے جو منافق ہوئے ہین کہتے ہین اپنے بھائیون
کے لئے وے جو کافر ہوئے ہین انتہی انکے چھوتے بھائی ہین کوئی

کوئی بہی ان مین سے بلکہ کوئی بہي باغیون اور طاغیون سے مانند ثمود
اور عاد کے بلکہ فرعون اور ہامان اور نمرود اور شداد اور مثل انکے با
وجود دعوی الوہیت کے عذاب درک اسفل اور سجن سجّین مین یعنے
زندان اور قید خانہ جہنم اور دوزخ مین ساتہہ انکے شریک اور سہیم
نہوگا اور یہہ دولت مند ساتہہ اپنے اتباع اور اقران اور اعالے
اور اسافل کے یعنے ساتہہ اپنے پیروُن اور برابر والون اور ہم سنون
اور بڑون اور چہوٹون کے ساتہہ اون منزلون مبارکون کے مخصوص
مین اور ہون گے ولیکن بموجب حدیث متواتر کے کُلُّھُمْ فِي النَّارِ
اِلَّا وَاحِدَۃً یعنے سب آگ مین ہونگے مگر ایک فرقہ کہ وہ ناجی
ہي بعداد اور دو فرقون سے اور ہر ایک دین اور ملّت حق
مین ساتہہ اپنے اعتقاد کے اپنے تئین برگزیدہ تر دوسری سے
جانتا ہي اور سب قران پڑہنے والے اور حدیث جانبوالے اور
اہل قبلہ مین سب معذّب اور مخلّد فی النار ہونگے اور دعوی صحابیت
اور افضلیت کا بغیر تقوی اور طہارت کے اور خوف اور خشیّت
کے کافی اور بس نہین ہي اور ایمان محقق نہین ہوتا اِلّا ساتہہ
اطاعت برگزیدگان بارگاہ احدیت اور معتکفان درگاہ صمدیت
کے اور حدیث حوض کے جو صحیحین وغیرہما مین ساتہہ کئی طریق

طریق کے منقول ہی مؤید اور مدد دینوالی اِس مقصد اور مقصود
کی ہی پھر حاصل کلام سے مفہوم اور معلوم ہوا کہ معنی کفر
کے امتناع اور منع کرنے مین امر اور حکم واجب الاتباع پادشاہ
مطاع کے یعنے صاحب شریعت اور اوصیاء کرام آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ کے ہی جبکہ سررشتہ مناظرہ کا یہان
تلک پہنچا کچھ تھوڑا اتر لزل اور لغزش کی اور کہا کہ عمر نے جو
عمر عزیز اپنی کو خدمتگاری آنحضرت مین صرف کی ہوگی ساتھ
اِس ایک کلمہ کے استغفر اللہ اوسکو کافر جاننیے مین نے
کہا مانع اِس امر کا کیا ہی جبکہ ابلیس لعین باوجود اوس
تقرب بارگاہ احدیت کے اور وفور علم اور کثرت عبادات
کے ساتھ ترک کرنے ایک امر الٰہی کے اور کہنے کلمہ اَنَا خَیْرٌ مِنْهُ
کے یعنے مین اچھا ہون اوس سے مردود اور مطرود اور
ملعون درگاہ حضرت اِلٰہ کے ہوئے پس اگر عمر نے بھی اوپر
اِس تقدیر کے کہ ساری عمر مین ایک بار ترک فرمان برداری
کی ہو اور مخالفت قول حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ
کی کی ہو اطاعت الٰہی ہی موافق قول خدا کے وَمَن یُطِعِ
الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے اور جس کسی نے کہ اطاعت

که اطاعت کی رسول کی پس تحقیق که اطاعت کی الله کی انهی ساتهه
اوسکے منوط اور مربوط اور وابسته هی یعنے اطاعت رسول
منوط اور مربوط اور وابسته هی ساتهه اطاعت خدا کے
یعنے جسپر که اطاعت خدا واجب اور لازم هی اوسپر
اطاعت رسول بهی واجب اور لازم هی اور ساتهه
کهنے ایک کلمه بے ادبی کے نسبت بجناب پیغمبر صلی الله علیه واله
کے البته کافر هو گیا هو گا تعجب نهین هی کسواسطے جبکه موافق
آیه وَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً
عَلَى الْخَيْرِ اُولٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ کے یعنے
اور جبکه گیا اون سے خوف اور جا نارها ڈر تب آزرده کیا اور سخن
سخت کهے تمکو ساتهه زبان تیز کے آماده اور مهیا اور تیار هوئے
اوپر خیر کے وه گروه ایمان نهین لائے پهر حبط اور ضبط کیا الله
نے یعنے باطل اور ضایع کیئے الله نے اونکے اعمال کو انهی جبکه
حضرت باریتعالے نے بسبب نهونے ایمان ایک جماعت کے عهد
اور زمانے مین اوس حضرت کے جو بسبب ظاهر کے مسلمان
تهے اور مومنون کو ساتهه سخن بد اور زشت کے اور کلمات
ناشایست کے کاٹتے تهے اور اذیت دیتے تهے گواهی

کهین نهی تمهاری یهان کی تفسیرون مین واقع هی اور دیکهائی که ... مین حضرت رسول خدا ... تم مین اور ... ساتهه ... حکم حضرت رب العالمین کی اور یهه آیه جو اوس جناب پر نازل هوئی تهی یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته یعنی ای رسول پهنچا جو کچهه که اتارا گیا ... پس اگر نهین کیا تو پس نهین پهنچایا تو نے اونکی رسالت کو لوگون کو

دي ہو پہر جس شخص نے کہ ساتہہ حضرت رسول صلعم کے کلام باطل اور سخن
لاطائل یعنے باتین بری اور بے فایدہ کہی ہون شک رکہنا اوسکے
کفر مین کفر ہی اور یہہ مسلّم الثبوت ہی کہ اگر عمر ہزار عمر شاگردی
ابلیس کی کرتا تو بہی ہو سکتا ہی بولا تیری اعتقاد سے ان
مین احتمال گمراہی کا ہوتا ہی مین نے کہا حضرت پیغمبر صلے اللہ
علیہ و آلہ کے اعتقاد سے بولا ساتہہ کونسے حجت کے مین نے
کہا اگر احتمال گمراہی اور کمال بیراہی مین انکے نہوتا تو حضرت
پیغمبر صلعم نے انکی ساتہہ مخاطب ہو کر کیون فرمایا تہا ایتونی
بقرطاس ودوات اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی
ابدًا پس اگر قول حضرت پیغمبر صلعم کو معتبر جانتے ہو تو لازم بلکہ
واجب ہی کہ انکو گمراہ جانو جو مانع لکہنے وصیت کے ہوئے
اسلئیے کہ عدم ضلالت انکی کا منحصر لکہنے اور معمول رکہنے مین
اوس وصیت نامہ کے تہا جو لکہنے نہ دیا جو اعتراض کہ رکہتے
ہو پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ پر کرو اگر کوئی مضمون آیہ وافی ہدایہ
افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم کے یعنے آیا پس اگر
مرگیا یا مارا گیا تو پہری جاؤ گے اوپر تمہاری ایڑیون کے انتہی
انصاف کی رو سے تامل اور غور کری اور دیکہی تو حقیقت حال

حال بعضے صحابہ اور بھید اس حدیث کا اوپر اوسکے منکشف اور
ظاہر ہو جاویگا بولا ہم کو لایق نہین ہی کہ اعتراض اوپر افعال
اور اقوال صحابہ کبار کے کرین مین نے کہا اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا
شِئْتَ یعنے ہر گاہ حیا نکرتا مین پس کرتا جو کچھ کہ چاہتا مین انہی
بمجرد سن نے اس بات کے شوری اور غوغا اوٹھایا مین نے کہا
مخدوم میری اگر فریاد کو بیچ فلک اثیر پہچاؤ گے تو بھی اثر نکریگی
جسوقت کے عارف لوگ اوپر ان مقدمونکے کما ینبغی یعنے جیسا
کہ چاہیئے واقف ہون تب باعث خفت اور فضیحت اور
رسوائی تمہاری کا ہوگا اس اثنا مین فقیر کے والد نے پوچھا
کہ آخر کو اختلاف صحابون کا کہان تلک پہچا تہا جواب دیا کہ
کہ جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ نے کاغذ اور دوات
طلب کیا بعضے صحابون نے سن نے سے اس نوید کے حیات
جاوید پائی اور خوشدل ہوئے اور حاضر کرنے اور لانی مین
آلات کتابت کی ہمت باندہی اور بہت راضی ہوتے تہی
اور نہوتے خصوصاً عمر نے بیچ منع کرنے کے بہت مبالغہ کیا کہ پیغمبر
کو بیچ اسوقت کے معاف رکہو یہان تلک کہ ہر طرف سے آوازین
بلند ہوئین اور حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ اس بات سے

ابن ابی طالب ... مولاہ فہذا علی مولاہ ... نے کہا ای ابو یوسف کہتا ہی اس آیہ کے بارہ مین قوله تعالیٰ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ

... دوست تمہارا ہی اللہ اور رسول اوسکا اور وی لوگ جو ایمان لائے ہین اور وی لوگ جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین ...

اشنا رنجیدہ اور آزردہ ہوئے کہ فرمایا اُٹھو جاؤ کہ میری پاس
نزاع کرنا اور جھگڑنا سزاوار نہین ہی اور سب کو اخراج کیا اور
نکال دیا مگر حضرت علی علیہ السلام اور فضل بن عباس کو اپنے
پاس رکھا مین نے کہا یہہ اور بیاگل کھلا اس تقریر سے ثابت
ہوا کہ بی ایمان ساتھہ خدا کے نرکھتے تھی اور اگر رکھتے تھی
تو جبکہ حقتعالےٰ نے اہل ایمان کو رفع اصوات سے یعنے بلند کرنے
آوازون سے اوپر اقوال جہر کے یعنے باتین پکار کر کرنے پر پاس اپنے
رسول کے بہت مبالغی کے ساتھہ نہی اور زجر فرمایا ہی کما قال جل
شانہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ
اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ یعنے ای وی لوگو جو ایمان لائے
ہو مت بلند کرو آوازون کو اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت
آواز بلند کرو واسطے اوسکے بیچ بولنے کے یعنے آواز بلند سے
حضرت پیغمبر کو مت پکارو جیسے بلند آواز سے پکارتے ہین بعض
تمہاری واسطے بعض کے بلکہ آواز اپنی پست کرو کہ مقتضاء ادب
ہی تا کہ نکھوئے جاوین عمل تمہاری بے ادبی کے سبب سے
اور تم نجانو کہ عمل تمہارے جاتی رہی انتہی اور یہہ ساتھہ

اور یہہ ساتہہ تمہارے اعتراف کی مرتکب منہی عنہ ہوئی ہین نہ خدا سے
ڈری اور نہ رسول خدا سے شرم کری اور نہ ملامت خلق سے اندیشہ
کیئے اور نہ احتیاط اعمال کو جانکر احتراز کیئے اسکا جواب کیا ہی بولا
تیری فحوائے کلام سے معلوم ہوا کہ تمام صحابیے خصوصًا اصحاب
کبار جانب وحی پروردگار سے ساتہہ خطاب یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کے مخاطب ہوئے ہین بیشک ایمان مین جمع پاک طینت
کے جو شرف اندوز خدمت اور زینت افروز صحبت اور معاشرت
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے ہوئے ہین ساتہہ اس
حد کے کہ بعضی اون مین سے کثرت ملازمت سے اوس قافلہ بد قافلہ
فتوت اور قافلہ سالار مراحل مروت ونبوت کی راہ طی کرکے
اُبوّت اور بنوّت کو کہ عبارت مصاہرت اور قرابت سے
اوس حضرت کی ہی پہنچے ہین جہرہ بکر دین مبین اور آئین
متین کو تمکین اپنی کو ساتہہ ہدایت کے تلقین اور محبت صاحب
شریعت اور پیشواء طبقہ طریقت پشت اور پناہ تمام امت
کے علیہ الصلوٰۃ والسلام زینت دی ہووے کمال نادانی
اور غوایت ہے ضلالت اور غوایت سے ساتہہ اونکے
نسبت دینا اور باوجود اسکے کہ شرف اندوزان صحبت

اوس خطاب کے مگر جانب حضرت ربّ الارباب سے ہر باب
مین ساتہہ خطاب مستطاب یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے مخاطب
ہوئے ہین مین نے کہا رموز دانان کنوز جواہر معانی کے آیات
قرآنی کو وہان سے جو ساتہہ تائید ربّانی اور فضل یزدانی
اور توفیق سبحانی کے اوپر مبانی حکم فرقانی کے کما ینبغی یعنے
جیسا کہ چاہئیے اطلاع رکہتے ہین مؤمن خالص الاعتقاد اور فاسق
ظاہر الفساد اور باہر العناد کو ساتہہ ایک نسق کے مخاطب
رکہنا اور کرنا منافی عدالت منہج خالق العباد کے جانتے ہین
ہر چند ساتہہ حسب ظاہر کے یہہ کلمہ حکمت آمیز بیچ خطاب
دونو طایفون کے یعنے مؤمن اور منافق کے ایک اسلوب کے
ساتہہ واقع ہوا ہی ولیکن جماعت اولو الالباب یعنے
دانایان اور مفضلان مضامین فصل الخطاب کے مصداق
سوق ہر خطاب کے جو بیچ کتاب خدا کے ہی موافق قرینہ
مقام کے تفسیر کرتے ہین جو مخلّ نہین ہی یعنی کہ خلل انداز
نہین ہی ساتہہ حکمت بالغۂ الٰہی کے اور مخالف اور مخالف
کرنیوالا نہین ہی ساتہہ آیات قرآنی کے قوله تعالیٰ وَلَوْ كَانَ
مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا یعنے اور اگر ہوتا

ہوتا غیر اللہ کے پاس سے تو البتہ پاتے بیچ اوسکے خلاف بہت اور
کثیر اور بیچ اس کے خطاب کیا ہی صادقین کو احزاب منافقین
اور اخوان شیاطین سے ساتھہ اس طریق کے امتیاز کیا ہی
کہ حضرت سمیع اور بصیر ساتھہ اس وصف کے کہ بر ضمیر ہر صغیر
اور کبیر پر علیم اور خبیر ہی ہر چند بحکم آیہ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ یعنے یہہ
جو مذکور ہوا احوال عقاب دشمنون کا اور نصرت دوستونکی
بسبب اسکے ہی کہ اللہ دوست ہی ان لوگونکا جو ایمان
لائے ہین اور بتحقیق جو کافر ہین نہین ہی واسطے اونکے دوست
انتہی نظیر اور ظہیر کفار اور منافقین کا نہین ہی ولیکن
واسطے اتمام حجت کے اور اسباغ نعمت یعنے پورا اور
تمام کرنا نعمت کا بموجب آیہ کریمہ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ
اور وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ یعنے لکھا اوپر نفس اوسکے
کے رحمت کو اور رحمت میری وسیع ہی ہر شئے سے
انتہی کافہ یعنے تمام اہل اسلام کو ساتھہ خطاب يَا اَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے مخاطب رکھا اور امر اور نواہی سے اپنی
آگاہی دی گمراہی سے باز رکھا جیسے کہ ساتھہ نسبت بعضون

کے فرمایا یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و
اولی الامر منکم و یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ
و یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ و یا
ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اور نسبت
ساتھہ ایک گروہ کے فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا
الربوا اضعافا مضاعفۃ و یا ایہا الذین امنوا لا تخونوا اللہ
والرسول ولا تخونوا اماناتکم وانتم تعلمون اور مثل انکے بہت
ہین ترجمہ یعنے اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ
کی اور اطاعت کرو اوسکے رسول کی اور اطاعت کرو اولو الامر
کی تم مین سے اور اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے
جیساکہ حق ہی ڈرنیکا اوس سے اور اے وے لوگو جو ایمان لائے
ہو ڈرو اللہ سے اور چاہو وسیلہ طرف اوسکے اور وے لوگو جو
ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھہ سچونکے اور اے وے
لوگو جو ایمان لائے ہو مت کہاؤ ربا دو برابر اور مضاعف اور
اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو خیانت مت کرو اللہ کو اور
رسول کو اور خیانت مت کرو امانتون مین تم اور تم جانتے ہو
انتہی اور ایک جمع نا تمام نوص اسلام یعنے بہاگے ہوئے اسلام

اسلام کے جو نہایت شقاوت اور غایت ادبار سے نصوص کلام
الٰہی کو اعتبار نکرکے ڈر سے صدمہ میغ تیغ بے غلاف خارا شگاف ضرغام
اجم یعنے شیر بیشہ آل عبد مناف کے دایرۂ اور حلقہ اسلام مین راہ
استہزا اور مسخری سے داخل ہوئے اور ساتھہ اظہار کلمہ نشہد
اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے گواہی دیتے ہین ہم تحقیق کہ تو البتہ رسول
ہی خدا کا انہی لب کہولے حال یہہ کہ دل بہرے ہوئے اونکے
ضغاین یعنے جنگ اور چغلیون سے اور سینے اونکے بہرے
ہوئے کینون سے اور جسد اونکے بہرے ہوئے حسد سے ساتھہ
مضمون آیہ کے وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ
قُلُوْبُهُمْ یعنے اور اون سے جو کہتے تہے ایمان لائے ہم ساتھہ اپنی
زبانون کے اور ہرگز ایمان نلائے دل اونکے انہی نہ ایمان سے
خبر رکہتے تہے اور نہ ایمان اور پیمان سے بہرہ اور نصیب حاصل
تہا اونکو اور وہ یہی جماعت ہے جو ساتھہ خطاب یَا اَیُّهَا ا
لَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ کے مخصوص ہین یعنے اے
وے لوگو جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ ساتھہ خدا اور اوسکے
رسول کے انہی پہر اسواسطے ہونا مساوات اور برابر کا بیچ
مؤمنین بالغیب اور ارباب شک و ریب کے پر ظاہر ہے

پس اگر یہہ خطاب ساتہہ اہل ایمان کامل کے ہی تو لازم آتا ہی
کہ ساتہہ تکلیف تحصیل حاصل کے یعنے تکلیف کرنا ایک کام کی
جو وہ کام حاصل ہو چکا ہو کہ یہہ ایک امر ہی لغو اور بیفایدہ
اور بیحاصل ایسے کام پر مأمور ہوئے ہونگے اور یہہ باطل ہی
ساتہہ اتفاق جمہور اہل اسلام کے اسلیئے بموجب کلمہ جامعہ
کے کہ فِعلُ الحَکِیمِ لَایَخلُوا عَنِ الحِکمَۃِ یعنے کام حکیم کا خالی نہین
ہی حکمت سے فعل عبث حکیم مطلق سے یعنے کام بیجا خدا سے
جو حکیم مطلق ہی صادر نہین ہوتا اور اگر یہہ خطاب ساتہہ
منافقین کے ہی پہر مدعی اور مطلب ہمارا ثابت ہوا اور
حضرت علّام الغیوب یعنے خدائے علیم چونکہ ستّار العیوب
ہی یعنے چہپانیوالا عیبونکا اور ڈہکنے والا برائیونکا ہی
گناہ کارونکے باوجود اسکے کہ جانینے والا اسرار اور اخبار
اون اشرارونکا ہی یعنے اون شریرون اور منافقون کا
تسپر بہی کسیکو ساتہہ نام کے رسوائے خاص اور عام کا نہین کیا
بلکہ ہر ایک کو اور ہر کسیکو ازراہ ابہام اور ایہام تمام کے
تہدید کی یعنے چہپاکر اور وہم مین ڈالکر ڈرایا اور اشرارون
اور منافقون کو اور آیتین جو دلالت کرنیوالی ہین اوپر اصل

واصل ہونے اور جانے بین اس قوم کے بیچ درکات دوزخ اور جہنم کے
بہت ہین تاکہ دوسری لوگ ساتھہ وسیلہ ان تنبیہون کے اپنے
تئین مہلکات ہلکات سے یعنے ہلاک ہونے کی جگہون سے نجات
دیوین اور بچاوین ولیکن یہہ بمقتضائے آیہ کریمہ کے قولہ تعالے
وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ یعنے اور البتہ پہچان لیویگا تو اون
کو بیچ لحن قول کے یعنے بات کرنے کی آواز بین تو اون کو پہچان لیگا
ساتھہ اس قسم کی حرکات اور سکنات کے یعنے بلند کرنا آواز
ونکا نزدیک حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل
التحیات کے اور سرکشی اور نافرمانی بین آنحضرت کی پیدا
کی اور اپنے کو رسوائے اہل عالم کیا اور ساتھہ اس علامت
کے پہچانے گئے اور رسوا بھی ہوئے نعوذ باللہ من ذلک یعنے
پناہ مانگتا ہون ساتھہ خدا کے اوس سے بیت گلیم بخت
کسی راکہ بافتند سیاہ ۔ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد
یعنے کملی بخت اور نصیب کی جسکے تئین جو بُنی کالی ساتھہ پانی
زمزم اور کوثر کی نہو سکیگی سفید بعد سننے اس کلمہ کے
بموجب اسکے بیت بآسیہ دل چسود گفتن وعظ نرود
میخ آہنی بر سنگ یعنے ساتھہ سخت دل کے کیا فائدہ کہنا

وعظ کا نہین جائیگی مہج لوہیے کی بیچ پہتہر کے ایک ساعت متامّل اور
متفکر ہوکر نفس واپسین کہینچکر بولا آیا صحابۂ کبار عشرہ مبشرہ مین
سے اور داخل بیعۃ الرضوان کہ آیۃ رضوان انکے حق مین نازل
ہوئی ہی نہ تہے مین نے کہا سلّمنا ولیکن جبکہ اُنہون نے ساتہہ
اعتراف تمہاری کے بیچ اس مقدمہ کے اور مقدمہ جیش
اسامہ وغیرہ مین نافرمانی حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ
کی کرکے نکث بیعت رضوان کی کیئے یعنے نافرمانی حضرت کی کرکے
بیعت رضوان کو توڑا لاجرم اور البتہ تحت حکم آیہ شریفہ قولہ
تعالے فَمَن نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ اور آیہ کریمہ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ
اَعْمَالَهُمْ مین داخل ہوئے پہلے آیۃ کے معنے پس جسنے کہ توڑا
عہد کو پہر سوا اسکے نہین ہی کہ اوس نے توڑا عہد کو اوپر
اپنے جان کے کہ ضرر اوسکا اوسیکو پہنچتا ہی دوسری
آیہ کے معنے یہہ سبب اسکے ہی کہ پیروی کی انہون نے
اوس چیز کی کہ ناخوش کرتی ہی اللہ کو اور موجب
غضب آلہی کے ہوتی ہی اور مکروہ رکہی خدا کے رضامندی
کو پس باطل اور ضایع کر ڈالے خدا نے اونکے عملون کو انہی

انتہی اور اگر یہہ جملہ مؤمنین سے ہوتے تو حضرت خیر البشر ان کو
بمصداق آیہ کریمہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَا
وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ اور کریمہ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّا
لِمِينَ یکے اپنے پاس سے نہ نکال لیتے ترجمہ پہلے آیت کا یعنے اور مت
نکال اور دور مت کر اونکو جو پکارتے اور بلاتے ہین اپنے پروردگار
کو صبح اور شام مین وہی چاہتے ہین رضا خدا کی اور وجہ اوسکی
کو دوسری آیت کے معنے پہر اگر نکالا تو نے اونکو اپنی مجلس سے
پس ہو جائیگا تو ظالمون سے انتہی اور سا ہنہ کلمہ تَنَحَّوْا عَنِّي
کے یعنے دور ہو میری پاس سے اپنی حضور پرنور سے اونکو
دور نہین کرتے بلکہ بموجب آیہ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ
اون سے اعراض بہی نکرتے اسلیئے کہ آیہ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ
الَّذِينَ آمَنُوا یعنے اور مین نہین ہون نکالنیوالا اونکا جو
ایمان لائے ہین اور آیہ کریمہ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ
یعنے اور مین نہین ہون نکالنیوالا مومنین کا انتہی اور
غیر اسکے جو دلالت کرنیوالی آیتین ہین اور پر اس مضمون
کے جو زمانے جمیع انبیاؤن مین یعنے سب پیغمبرون کے
وقت مین اہل ہدی یعنے ہدایت کرنیوالے دین خدا کے ہمیشہ

وعظ کا نہین جانیگی بیچ لوہیے کی بیچ بیٹھکر کے ایک ساعت متامل اور
متفکر ہو کر نفس واپسین کھینچکر بولا آیا صحابہ کبار عشرہ مبشرہ مین
سے اور داخل بیعۃ الرضوان کہ آیۃ رضوان انکے حق مین نازل
ہوئی ہی نہ تہیے مین نے کہا سلّمنا ولیکن جبکہ اونہون نے ساتہہ
اعتراف تمہاری کے بیچ اس مقدمہ کے اور مقدمہ جیش
اسامہ وغیرہ مین نافرمانی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
کی کرکے نکث بیعت رضوان کی کیئے یعنے نافرمانی حضرت کی کرکے
بیعت رضوان کو توڑا لاجرم اور البتہ تحت حکم آیہ شریفہ قولہ
تعالے فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ اور آیہ کریمہ ذٰلِكَ
بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ
أَعْمَالَهُمْ مین داخل ہوئی پہلے آیۃ کے معنے پس جسنے کہ توڑا
عہد کو پہر سوا اسکے نہین ہی کہ اوس نے توڑا عہد کو اوپر
اپنے جان کے کہ ضرر اوسکا اوسیکو پہنچتا ہی دوسری
آیہ کے معنے یہہ سبب اسکے ہی کہ پیروی کی انہون نے
اوس چیز کی کہ ناخوش کرتی ہی اللہ کو اور موجب
غضب الٰہی کے ہوتی ہی اور مکروہ رکہے خدا کے رضامندی
کو پس باطل اور ضایع کرڈالے خدا نے اونکے عملون کو اونہی

انتہی اور اگر یہہ جملہ مؤمنین سے ہوتے تو حضرت خیر البشر ان کو
بمصداق آیہ کریمۂ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ
وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ اور کریمۂ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰ
لِمِيْنَ کے اپنے پاس سے نہ نکال لیتے ترجمہ پہلے آیت کا یعنے اور مت
نکال اور دور مت کر اونکو جو پکارتے اور بلاتے ہین اپنے پروردگار
کو صبح اور شام مین وے چاہتے ہین رضا خدا کی اور وجہ اوسکی
دوسری آیت کے معنے پہر اگر نکالا تو نے اونکو اپنی مجلس سے
پس ہو جائیگا تو ظالموں سے انتہی اور ساتھہ کلمہ تَنَحَّوْا عَنِّیْ
کے یعنے دور ہو میری پاس سے اپنی حضور پرنور سے اونکو
دور نہین کرتے بلکہ بموجب آیہ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ
اون سے اعراض بہی نکرتے اسلئے کہ آیہ وَمَا اَنَا بِطَارِدِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے اور مین نہین ہون نکال لینوالا اونکا جو
ایمان لائے ہین اور آیہ کریمۂ وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ
یعنے اور مین نہین ہون نکال لینوالا مؤمنین کا انتہی اور
غیر اسکے جو دلالت کرنیوالی آیتین ہین اوپر اس مضمون
کے جو زمانہ ہائے جمیع انبیاؤن مین یعنے سب پیغمبرون کے
وقت مین اہل ہدیٰ یعنے ہدایت کرنیوالے دین خدا کے ہمیشہ

اس عزت سے جدی نہتے اور کیونکر ایسا نہووے کہ حضرت رب العزت
نے شرف اور عزت اور تمکین فرقہ مومنین صادق الیقین کو بہ
مصداق آیہ کریمہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
کے یعنے اور واسطے اللہ کے ہی عزت اور واسطے اوسکے
رسول کے اور واسطے مومنین کے انہی پروردگار عالم نے
اپنے عزت بے قرین کے قرین اور حضرت سید المرسلین
و خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ کے کیا ہے یعنے خدا نے
عزت مومنین کو ساتھہ اپنے عزت اور اپنے رسول
کی عزت کے ساتھہ بیان فرمایا اور آن حضرت صلے اللہ
علیہ و آلہ بہی ساتھہ اقتدا کرنے سنن انبیاء علیہم السلام
کے بحکم آیہ کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰ
ىهُمُ اقْتَدِهْ محکوم اور مامور ہین یعنے یہہ گروہ انبیا
وہ لوگ ہین جو ہدایت کی اللہ نے اونکو پس ساتھہ
اونکی ہدایت کے پیروی کر تو انہی اور مخالفت کلام اللہ
کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے جو ساتھہ امر جلیل
القدر کے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ یعنے پس استقامت کر اور
مضبوط اور پایدار رہو جیسے کہ امر کیا گیا ہے تو انہی

انہی محکوم اور مامور نہین اصلاً اور قطعاً اور ہرگز اور کبھی
متصوّر نہین ہے یعنے مخالفت کرنی قران کے حضرت رسول
صلّی اللہ علیہ وآلہ سے کبھی اور ہرگز ممکن اور متصوّر نہین
ہے کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ خلاف قران کی کرین
بلکہ جسوقت اس قوم مضر کو مخالفت کرنے پر اپنے امر اور حکم کی
مضر پایا بموجب آیہ کے قولہ تعالے وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا
بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ
وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ ترجمہ یعنے اور
کہتے ہین منافق تیری حضور مین کہ کام ہمارا ہے فرمان برداری
پس جبکہ باہر نکلتے ہین تیری پاس سے مصلحت کرتے ہین شب
کو ایک گروہ اون مین سے سوا اس چیز کے جو کہتا ہے تو اور اللہ
لکھتا ہے جو جو یہہ مصلحت اور تدبیرین کرتے ہین رات کو
پس مونہہ پہیر لے اوّل سے انہی روئے توجّہ کا اون سے
پہر آیا یعنے اون کیطرف متوجہ ہوئے اسکا جواب شافی
دیجئے اور اسکے جواب کافی سے ممتاز فرمائیے بولا یہہ
طرد نہین ہے یعنے یہہ نکالنا نہین ہے بلکہ انہونے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی اطاعت کی اور وہان سے

اُٹھہ گئے مین نے کہا کونسا کلام ان دونو کلام وحی انصرام سے
ایک دوسرے پر تقدم رکھتا تھا یعنے حدیث اِیتُونِي بِدَوَاۃ
وَقِرطَاسٍ مقدم اور پہلے تھی یا تنحّوا عنّی مقدم تھی جو بروایت
صاحب مشکوۃ کے قُومُوا عَنِّی واقع ہے بولا کلام آخر کا
یقیناً مؤخر تھا مین نے کہا پھر کسو اسطے عمر نے ساتھہ کلام اوّل
اوس حضرت کے کہ نسبت ساتھہ کلام اخیر کے ابعد اور دور
تر مرتبے سے تھا پیچ کان قبول کرنے سنا اور پے تاخیر یعنے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے کلام سُننے کے ساتھہ ہی اپنے
تبعہ اور لحقہ کے یعنے ساتھہ اپنے پیرون اور لاحقون
اور متعلقون کے اُٹھہ گیا شاید عمر نے ظاہراً اصرفہ انصراف
قوم کا دیکھا ہوگا تا کوئی ساتھہ وصیت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ کے التفات نکرے اور سب امت سرگشتہ
اور حیران تیہ ضلالت کے یعنے بیابان گمراہی کے ہووے
اور کدام دلیل اور کونسی حجت اور پرشناعت یعنے زشتی
اور بدی اور عدم ایمان ایک قوم کے ہوگی اس سے جو
اطاعت سے صاحب شریعت اور شفاعت سے انحراف
کئے اور پھر گئے اور عمر کے قول پر قناعت کئے اور طاعت

طاعت الٰہی کو منحصر بیچ اوسکی اطاعت کے جانے پہر اس
آیہ سے ہو سکتی ہی کہ قولہ تعالےٰ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا
مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ترجمہ یعنے بس نہین ہی حقیقت
ایمان کی جیسا گمان کرتے ہین یہ قسم ہی پروردگار تیرے
کی نہین ایمان لاوینگے یہان تلک کہ حکم کرین تجھکو بیچ اس
چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان اُنکے اور تو حکم کرے پس
نپاوین بیچ اپنے نفسون کے شک یا دلونمین اپنے تنگی
اس چیز سے کہ حکم کرے تو اگرچہ مخالف طبع اُنکی کے ہو اور
مان لیوین فرمان تیرے کو مان لینا انتہیٰ پہر جبکہ مصداق
آیہ کے فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ یعنے پس مبہوت ہو گیا وہ جو
کافر تہا یعنے نمرود اور چپ ہو رہا کہ جگہہ دم مارنے کی
نرہی اوسکو انتہیٰ جواب مین عاجز اور مضطرب اور
مبہوت اور منقطع ہوا مین نے اپنے باپ کیطرف خطاب
کرکے کہا اب جانا تم نے اور حقیقت اور حقیت اپنے مذہب
کی جانے اور معلوم کی میرے باپ نے فرمایا جوابہا نے
رکیک سے مخدوم کے تشفی نہوئی بلکہ زیادہ شک مین

پڑ گیا اوسوقت مخدوم الانام یعنے وہ ملّا جو ادّعا کرتا تہا دامن
جہٹک کر اوٹہہ گیا اور بولا اوقات عزیز شہر نفیر اس سے
ہی کہ کوئی ساتہہ اس قسم کے مہملات کے ضایع کرے
نماز کا وقت تنگ ہوا ہی چاہیئے ادا کرنا بندیکو شوخی
طبیعت کی دامنگیر ہوئی بیچ اوسکے دامن کے لپٹا اور مین
نے کہا مخدوما اگرچہ نماز جمیع مکلّفین کے ذمّہ پر واجب
اور لازم ہی ولیکن صحیح اور مقبول مؤمن سے ہی
پہلے تم اپنے ایمان کو ثابت کرو بعد اوسکے نماز پڑہو
اسما اثنا مین ایک کے تئین اوسکے شاگردان رشید
عرق حمیّت جاہلیّت اور رگ بدر گے بیچ حرکت کے آئی اور
زبان کو ساتہہ ناسزا کہنے کے کہولی اور بولا کہ تشنیع اور سر
زنش صحابہ کرام کی تو ئی کی بس نہین ہی جواب استخفاف
علماؤن کا بہی کرتا ہی یعنے عالمون کو بہی ہلکا جانتا ہی
مین نے کہا تعریف اور بیان اس جوان کا کرو کہ کوئی
ہی جو صحابہ کرام کو ترقی معکوس دیتا ہی اور کہتا ہی
بولے کہ ہم طالب علم ہی اور ہم سیّد صحیح النسب ہی
مین نے کہا مخدوم میرے مجہکو معاف کرو کہ مین تمہاری

تمہاری حسب اور نسب سے آگاہ نہتا اب ذرا آگے تشریف
لائے یہہ فقیر آپ سے زیادہ کام رکھتا ہی جبکہ آگے آیا مین نے
کہا فرماؤ کہ سادات عظام کس کی اولاد ہین بولا اولاد
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہین پہر مین نے کہا کس کے
نسل سے ہین کہا حضرت علی مرتضی علیہ السلام کی نسل سے
ہین مین نے کہا الحمد للہ کہ ساتہہ اتحاد اور یکانگی حضرت
مصطفے اور علی مرتضی علیہما السلام کے قایل اور معترف ہوئے
ہو باری فرماؤ کہ کیا مذہب رکہتے ہو بولا حنفی مذہب رکہتا
ہون مین نے کہا آیا حضرت رسول علیہ السلام بہی حنفی مذہب
رکہتے تہے خجل ہوا اور دم نمارا اور متفکر ہوا پہر مین نے
کہا مطعون النسب مجہول الحسب قلیل الادب اپنے تئین
ساتہہ اصلاب بزرگوار اور اعصاب نامدار حضرت سید
ابرار اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے اتصال اور انتساب نہین
دی سکتا ہی جیسے کہ فرمایا ہی حضرت پیغمبر نے صلے اللہ
علیہ و آلہ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِنَّ مَنْ
دَخَلَ عَلَيْنَا بِلَا نَسَبٍ ظَاهِرٍ وَخَرَجَ بِلَا سَبَبٍ مُوجِبٍ فَهُوَ
مَلْعُونٌ یعنے فرمایا حضرت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ نے

بدرستیکه جو کوئی که داخل ہوا اوپر ہمارے بغیر سبب ظاہر کے
اور جو کوئی که باہر گیا بغیر سبب اور موجب کے پس وہ شخص
ملعون ہے خلاصه اس حدیث شریف کا یہه ہے که جو شخص
که سیّد ہو اور سیّد کہلائے اور جو شخص که سیّد ہو اور کہے
مین سیّد نہین ہون پہر وہ ملعون ہے انتہی اگر تم دعوی
سیادت مین صادق ہو اور اپنے تئین اولاد سے آنحضرت
کی جانتے ہو پہر یہه بات دو حال سے باہر نہین ہے یا یہه ہے
که طریقه آبا اور اجداد امجاد کا بطناً بعد بطن تمکو پہنچا ہے اور
تم نے دیده اور دانسته اس صراط مستقیم اور منہج قویم کو
ترک کرکے مذہب معوّج حنفی کو ترجیح دیکر اختیار کیا ہے
اس تقدیر پر لازم آتا که استخفاف دین پیغمبر صلے الله علیه
وآله اور استخفاف مذہب خلفاء آن سرور اور استخفاف
مسلک آباء عظام اپنے کا که نزدیک کفر ہے بلکه عین
کفر ہے کیا ہوگا اور یا یہه ہے که وہ مذہب حنیف اور
ملت منیف پشت به پشت اور دست بدست اصلاً تم
کو نہین پہنچا اور نہین ملا اس تقدیر پر بہی ہم کہینگے که
دعوی بے شاہد اور گواہ کے مسموع نہین ہے لبا باشد

با باشد کہ نطفہ ہی پنہچا ہو ولنعم ما قیل شعر اِذَا الْعَلَوِیُّ
تَابَعَ نَاصِبِیًّا بِمَذْهَبِهٖ فَمَا هُوَ مِنْ اَبِیْهِ فَاِنَّ الْکَلْبَ اَکْرَمُ
مِنْهُ طَبْعًا لِاَنَّ الْکَلْبَ طَبْعُ اَبِیْهِ فِیْهِ یعنے ہرگاہ علوی تابع
ناصبی کے ہو اوسکے مذہب مین پس نہین وہ اپنے باپ سے
پس تحقیق کہ کُتّا گرامی تر اور بزرگتر ہی اوس سے ازروی
طبیعت کے اسواسطے بدرستیکہ کُتّے مین طبیعت اوسکے
باپ کی اوس مین ہی انتہی اس کلام سے متسید یعنے
بنا ہوا سید رنجیدہ ہوا اور اہل مجلس بے اختیار ہنسے اسی
اسی اثنا مین دسترخوان بچھا اور کہانا چنا گیا اور ایک
بڑی رکابی اوسکے آگے لاکر رکہی اور چہوٹی چہوٹی رکابیان اور لوگون
کے آگے رکہین اتفاقًا میری رکابی مین کہانا تہوڑا تہا جلدی
تمام ہو گیا مین نے بطریق تیمن اور تبرک کے ایک چمچہ بہر کر
اس کی رکابی سے لیا تمام اہل مجلس نے اپنا فایدہ اسمین
دیکہا ہر ایک آدمی نے ایک ایک لقمہ بطریق تبرک کے اوٹہا
لیا اسطرح سے کہ اوسکے پاس ذرا بہی کہانا نبچا سب لُٹ گیا
تب مین نے کہا کہ مجہے ایک حکایت عجیب مناسب
حال خاطر مین آئی ہی اگر اجازت ہو تو نقل کرون سب نے

کہا بیان کرو ہم سُننے گئے ہین نے کہا سنا ہی مین نے کہ حضرت
شیخ سعدی صاحب کا ایک قریہ پر یعنے ایک گاؤن پر
قریہائے شہر شام سے اتفاق گذرنیکا اور عبور کرنیکا ہوا یعنے
جانیکا اوس گاؤن پر اتفاق ہوا وہان پر ایک جمعیت کو
دیکہا کہ اُس پاس ایک مُردی کے تابوت کے بیٹھے ہین
شیخ سعدی نے پوچھا انتظار کیا ہی اور کسکا ہی انکے معلم
نے کہا کہ انتظار ایک کوسہ کا ہی اور کوسہ زبان فارسی
مین اوس شخص کو کہتے ہین کہ جسکے داڑہی یعنے ریش بہت
کم ہوتی ہی خلاصہ شیخ سعدی کو تعجب زیادہ ہوا اوسکے
دریافت کے الحاح اور عاجزی کی تب معلم نے جواب دیا کہ
کتاب فقہ مین لکہا کہ جنازی کو چاہیئے کہ چہار کوسہ اُٹھاوین
اور اس مکان مین ہر چند جستجو کی تین کوسہ سے سوا نہین
چوتہا خدا بہیجدی تب اوٹہاوین شیخ سعدی نے دریافت
کیا کہ انکی غلط فہمی ہی جنازی کے اٹہانا نیکو تربیع سنت ہی
یعنے چہار گوشہ جنازہ اٹہانا سنت ہی اُنہو نے چہار
گوشہ کو چہار کوسہ سمجھی ہین شیخ سعدی آگے آئے
اور کہا مین نے رات حضرت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

وسلم کو خواب مین دیکہا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ جو کوئی ایک
بال متعلم کی یعنے آخوند کی داڑہیکا اپنے ساتہہ قبر مین لیجاوے
عذاب قبر سے نجات پاویگا اسلیئے اب آپ سے التماس
یہہ ہے کہ کچہ تہوڑے سے بال اپنے ریش مبارک کے عنایت
کرو کہ بطریق تبرک کے واسطے اپنے عزیزون اور اقرباؤن
کے لیجاؤن آخوند میری التماس کو قبول کیا او ربے مضایقہ
اپنی ریش کو شیخ کے ہاتہہ مین دی شیخ نے تہوڑی سے
بال اوکہیڑ کر اوس جنازہ مین رکہے اور تہوڑی اوکہیڑ کر
اپنے ہمراہ لیئے حضار مجلس کیفیت واقعہ شیخ سے مطلع
ہوئے طوعاً وکرہاً وجبراً وقہراً طرفۃ العین مین ریش آخوند
کو یعنے ملا کو مانند حشیش یعنے گہانس کے اوکہیڑ لیگئیے اور
برق کی صفت خرمن ریش آخوند سے کچہ اثر باقی نرکہا اس
امر کے بعد شیخ نے فرمایا کہ اب چہار کوسے ہم پہنچے نعش
کو در سے اوٹہاؤ تب سن نے سے اس حکایت کے
سپند آسا رو نے آتش سے اوٹہی و بغیر ہاتہہ دہو نے
اور قلی کرنیکے مانند بنات النعش کے ایک دوسرے سے جدا
اور پراگندہ ہوگئیے اور مثال جہال بو الہول بے عقال اپنے

اعقاب پر ہوتے یعنے مانند اونٹ کے ہوتینے والے بے مہار پھر
ایڑیون پر انہی اوسی مجلس مین ایک دم دوکس معکوس
کا قطع ہوا الصف اوّل اوسی سے اور آخر رفیق تفضیلیے
سے اور جب دوکس کو معکوس کرو تب دو سگ ہوتے
ہین فتفہم الحمد للہ الذی نجانا من ہؤلاء القوم لا
یکادون یفقہون حدیثا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من
یشاء واللہ ذو الفضل العظیم تمۃ بالخیر

چند کلمۂ
ابیست و
کہ جناب علامی مولوی سید
محمد عباس سلمہ اللہ با
مولوی عبد القوی
در باب حقیت مذہب تشیع

در باب حقیقت مذہب شیع با مولوی عبد القوی حنفی

۱۲۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ ❁ اَمَّا بَعْدُ عرض کرتا ہی اضعف
النّاس عبّاس ہیچ مدان سراپا افادت جناب مستطاب معلّے
القاب زہد و ورع انتساب جناب مولوی عبد القوی
مدی الی الصراط السّوی کی کہ یہہ چند کلمہ مختصر ہین کبریت احمر
سے بہتر اور محض رضا جوئی الٰہی اور خالصۃ از روے خیرخواہی
کے گذارش کی جاتی ہی اسواسطے کہ حق ادہر جناب کا مجہپر بہت

عظیم ہے اور محبت اور شفقت اوس جناب کی میری اوپر
قدیم سے ہے بجا ہا مین نے کہ ایسے ایک امر سے جو باعث
خوبی اور بہبودیکا ہو پہلو تہی کرون اور حرف حق کو اپنی
محسن سے چہپاؤن اور اسلیئے کہ غرض اس مطلب مین
سوا خوشنودی جناب رب باری کے اور کچہ غرض یا سبب
درمیان مین نہین ہے البتہ اوسکو ساتہہ گوش دل کے
اور سمع قبول کے سنا چاہیئے اور حرف حرف کو لوح سینہ
پر لکہیئے اور کیونکر عاقل قبول نکری ایک امر کو جو اوس
مین سراسر خیر اور صلاح اوسکے ہو اور ناصح اوسکی عوض
مین کچہ اجرت نچاہے بلکہ ممنون ہووے اِتَّبِعُوْا مَنْ
لَا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ترجمہ پیروی کرو اوسکی
جو نہین مانگتا تم سے اجرت یعنے مزدوری اور وے
ہدایت پائے گئے ہین انتہی توضیح اس مقال کی یعنے بیان
کرنا اس کلام کا یہہ ہے کہ دین جد وآبائی اور تقلید
کبرائی کو اختیار کرنا بے تحقیق حال کے مذموم اور بد ہے
اور قران مجید مین کئیے جا پر اسکی مذمت وارد ہوئی
ہے قولہ تعالی اِنَّا وَجَدْنَا آبَائَنَا عَلٰی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰی آثَارِهِمْ

اثارِهِم مُّهتَدُونَ ترجمہ یعنے کفار کہتے ہیں بدرستیکہ پایا
ہمنے اپنے آباؤن کو اوپر ایک امت کے اور تحقیق ہم اوپر آثار
انکے کے ہدایت پائے گئے ہین انتہیٰ اور یہہ کلام زبان کفار سے
نقل کیا گیا ہی اس راہ سے مین ہی شروع تحصیل علم مین تنقیح اور تحقیق
مذہب کی کرتا تہا اور شب و روز کتابہائی سنت جماعت کی سیر
کرتا تہا یعنے دیکہتا تہا اور کتب معتبرہ انکے کو مثل صحیح بخاری
و سنن ابی داود و مشکوۃ شریف و صواعق محرقہ کو ساتہہ
غور او تامل کے دیکہا مین نے اور اسلیئے کہ ساتہہ دولت
اور محنت جناب سے قوۃ مطالعہ کی حاصل ہوئے اور مطلب
کو بخوبی سمجہتا ہون پس قسم ہی خدائے عظیم کی کہ حقیت اور
اہلبیت اور سچائی مذہب اہل تشیع کی ان کتابون سے
مجہپر واضح اور لایح اور ظاہر ہوئے اور جناب جانتے
ہو کہ میری عادت جہوٹ بولنے کی نہین ہی اور کوچہ
مکر اور فریب سے واقف نہین ہون اَشهَدُ بِاللّٰهِ وَکَفٰی
بِاللّٰهِ شَهِیدًا کہ دوستی اہلبیت علیہم السلام کی باعث صفای
یزدانی اور موجب دخول بہشت جاودانی ہی نہ دوستی
خلیفہ اول و ثانی حق تعالے قران شریف مین فرماتا ہی

قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ ترجمہ بول ای
محمد صلعم نہین مانگتا ہون مین تمسے اوپر اس پیغمبری کی اجر اور
مزد مگر محبت اور دوستی اپنے قریبے کی اور ایسا نہین فرمایا
کہ اِلّا مودت ابی بکر و عمر اور کتابونسے اہل سنت جماعت کی ثابت
ہوتا ہی کہ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي
یہہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی شان مین وارد ہی نہ
خلفائے دیگر کی شان مین چنانچہ ابن حجر جو علمائے اہل سنت
سے ہی صواعق محرقہ مین بیان کیا ہی اور بہی معتبر کتابون
مین منقول ہی کہ جناب رسالتماب صلعم غدیر خم مین اُترے
اور منبر اور اونٹون کے پالان کا بنایا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ السلام منبر پر تشریف لیگئے اور جناب امیر المومنین علی
علیہ السلام کا ہاتہہ پکڑکر اوٹہایا اور فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ
فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ بعد اسکے عمر بن خطاب نے خطاب کیا حضرت
امیر المومنین علی علیہ السلام کیطرف اور کہا هَنِيئًا لَكَ
أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلَا كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ یعنی گوارا ہو
اور مبارک ہو واسطے تیری یہہ مرتبہ صبح کی تونے اوس
حالت مین کہ آقا اور صاحب اختیار ہوا میرا اور تمام مومن

مومن مردونکا اور تمام مومن عورتونکا پس آیا مناسب ہے کہ خلیفہ
ثانی کو علی یا عمرانی سے افضل جانئے باوجود اسکے کہ وہ خود اوس
جناب کو آقا اور مولا اپنا کہے اور صواعق محرقہ مین خلیفہ ثانی
سے منقول ہے جو کہتا تہا اَللّٰهُمَّ لَا تُبْقِنِيْ لِمُعْضِلَةٍ لَيْسَ
فِيْهَا اَبُو الْحَسَن یعنے بار خدایا باقی مت رکھہ مجھے واسطے مسئلہ
دقیق اور امر مشکل کے کہ نہو پہنچ اوسکے ابو الحسن یعنے جناب
حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور اکثر کتابون مین بلکہ یہان
تلک کہ نحو میر مین بہی موجود ہے لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ یعنے
اگر نہوتے علی تو ہلاک ہوتا عمر اس بات سے صاف ظاہر
اور پیدا ہے کہ وجود مبارک حضرت امیر المومنین علیہ
السلام کا باعث نجات عمر کے تہا ہلاک ہونے سے یعنے
عمر کے نجات اور سلامتی حضرت علی کے سبب سے تہی کہ اگر
علی نہوتی تو عمر البتہ ہلاک ہوتا اور یہہ بدیہی ہے کہ ہرگاہ
زید باعث نجات عمرو کا ہو البتہ اوس سے بہتر ہوگا
زید اور کشاف وغیرہ مین منقول ہے کہ عمر نے کہا اور کہتا
تہا کہ کُلُّ النَّاسِ اَفْقَهُ مِنِّيْ حَتَّى الْعَجَائِز یعنے تمام لوگ فقیہہ
مین مجہسے زیادہ اور بیشتر ہین یہان تلک کہ بڈہی عورتین

مجھسے بہتر مین پسنجائی انصاف ہی کہ ایسا شخص جو اپنی زبان سے
اقرار اسطرحکا کریے وہ کیونکر اوپر عالم سر لوکشف الغطاء ما
ازددت یقینا اور مورد حدیث انا مدینۃ العلم وعلی
بابہا کے پیش دستی کرسکے اور افضل ہووے کب روا ہی بلکہ
سراسر خطا ہی ترجمہ لوکشف کا یعنے اگر اوٹھایا جاوے
پردہ یا اوٹھہ جاوے حجاب تو ہرگز زیادہ نہین ہونیکا میرا
یقین مراد یہہ ہی کہ اگر مجھمین اور خدامین کسیطرحکا پردہ اور
حجاب نرہی تو بہی میرا یقین اس سے زیادہ نہین ہویگا
اور یہہ منتہای معرفت ہی حدیث دوسری مین ہون
شہر علم کا اور علی اوس شہر کا دروازا ہی انتہی گمان نہین
کرتا ہون مین کہ اگر کوئی طالب علم مولوی ظہور اللہ کی جگہہ
پر بیٹھے اور اپنی تئین بہتر اوس سے جانے مولوی صاحب کو
ناگوار ہووے خطبۂ شقشقیہ کہ بلا شک ومریہ فرمایا ہوا
جناب امیر المومنین علیہ السلام والتحیۃ کا ہی اوسکو ملاحظہ
کرو میرے پاس موجود ہی حضرت ابتدا مین اوسکی
فرماتے ہین کہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی کہ ابوبکر نے خلافت
کو ساتہہ تکلف اور تصنع کی لی اور تحقیق کہ وہ جانتا تہا کہ

جاتا تہا کہ مین قطب دایرۂ آسیائی خلافت کا ہون سیلاب
علم اور کمال میری وجود سے ریزان ہی اور طایر وہم اور
خیال کا کنگرہ مراتب میری پر نہین پہنچتا ہی حضرت امیر
المؤمنین ع فرماتے ہین فَطَفِقْتُ اَرْتَأِي بَيْنَ اَنْ اَصُولَ بِيَدٍ
جَذَّاءَ اَوْ اَصْبِرَ عَلى طَخْيَةٍ عَمْيَاءَ حاصل معنے یہہ کہ جب ابی بکر
مسند خلافت پر بیٹہا مین نے اپنے نزدیک فکر کیا کہ آیا بہ تنہا
اوسکے جہاد کرون باوجود بیدستی و بی پائی کے یا یہہ کہ اوپر
مصیبت تیرہ و تاریک اور بیچ اس حالت محنت اور بلا
کے صبر کرون آخر صبر کو اختیار کیا مین نے فَصَبَرْتُ وَفِي
الْعَيْنِ قَذًى وَفِي الْحَلْقِ شَجًى یعنے پس صبر کیا مین نے بیچ اوس
حالت کے کہ چشم غبار آلود اور دل بہرا ہوا غصہ سے تہا
اَرَى تُرَاثِي نَهْبًا یعنے دیکہتا تہا مین کہ میراث میری
لوٹ تے ہتی اور تمام خطبۂ شقشقیہ مین مذمت خلفائے
ثلثہ موجود ہی جو چاہتا ہو وہ دیکہلے اور فضلای اہل
سنت مثل ابن اثیر اور ابن خشاب اور ابن ابی الحدید
اور مجد الدین فیروزابادی صاحب قاموس یہہ سب
اقرار کرتے ہین ساتہہ اسکے کہ یہہ خطبہ بلا شک اور شبہہ

فرمایا ہوا جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہے
مع ان فیہا من الفصاحت ما ہو معجز صادق بان صاحبہا
ہو القرآن الناطق پس جو شخص کہ دوستی علی کی رکہتا ہو
اوسکو چاہیئے اور سزاوار ہے کہ ساتھہ خلفاے ثلاثہ کے
میل اور رغبت اور دوستی نکرے اور افعال اور اطوار
انکے سے بیزار ہے صحیح بخاری مین جو بعد کتاب حضرت
باری سے کوئی کتاب اور کسو صحیفی کو صحیح تر اوس سے
نہین جانتے ہین منقول ہے کہ جب پیغمبر خدا پنجشنبہ کے
روز مرض موت مین ساتھہ درد شدید کے مبتلا ہوئے
تب کاغذ اور دوات طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ
ایک وصیت واسطے تمہارے لکہتا ہون کہ اگر اوس
پر عمل کروگے تو ہرگز گمراہ نہوگے عمر نے کہا کہ یہہ مرد ہذیان
کہتا ہے درد نے اوسپر شدت کی ہے پس قلم اور
دوات لانے سے منع کیا بعضے اصحابون نے پیروی عمر
کی کی اور بعضے اصحاب برخلاف اوسکے گفتگو کرنے لگے
شور اور غلغل اٹھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
آزردہ ہوئے اور فرمایا کہ اوٹھہ جاو میرے پاس سے

پاس سے لا ینبغی عندی التنازع پس ابن عباس جو راوی
اس حدیث کا ہی روز پنجشنبہ کو یاد کرکے روتا تہا
پس ایسے ناشایستہ اطوار کو ملاحظہ کرو کہ ایسا پیغمبر
جو محبوب خدا اور مورد قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ کا ہو نا خوش کرنا اور آزردہ کرنا اوسکا کیا ثمرہ
اور پہل دیگا اور حدیث قرطاس سے ظاہر ہی کہ عمر نے
کسقدر انحضرت کو آزردہ کیا اور ستایا تہا کہ باوجود خلق
عظیم حوصلہ انحضرت کا تنگ ہوگیا تہا جو فرمایا قوموا عنی
یعنی اٹہو میری پاس سے آیا شور اور فریاد حضور پیغمبر
مین باعث ناراضمندی خدا کے نہوگا باوجودیکہ حق تعالی
نے فرمایا ہی لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی
یعنی بلند مت کرو اپنی آوازون کو اوپر آواز پیغمبر کے
انتہی اور دشمنی عمر کی ساتہہ اہل بیت رسالت کے حد تواتر
سے گذر گئی ہی اور حقیر ان باتون کو بپاس ادب
اوس مخدوم کے زبان پر نہین لاتا ولیکن اسوقت
دیکہتا ہون کہ آپ بیمار ہین اور سفر ناگزیر مرگ در
پیش ہی بیت ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی

کاین ره که تو میروی بترکستان است یعنے ڈرتا ہون مین
که نه پہنچے تو کعبے کو ای عرب جو یہه رستا که تو جاتا ہے
ترکستان کا ہے انتہی ظاہر کرنا اس مطلب کا اسوقت
مین عین ادب جانا مین نے بیت اگر بینم که نابینا و چاه است
وگر خاموش بنشینم گناه است یعنے اگر دیکھون مین که
که اندہا اور کوا ہے پہر اگر چپ بیٹھون تو گناه ہے پہلے
اس سے جو آپ نے حالت بیماری مین پیغمبر خدا صلی الله
علیه و آله کو خواب مین دیکہا تہا جو انحضرت نے فرمایا تہا
که ہم تجہسے راضی ہین اسواسطے که تو نے خدمت ہماری
اولادکی کی ہے اب آپ اسکو تصور کرین که ہم اولاد
رسولخدا کی کئی و اسطون سے ہین ہرگاه ہماری خدمت
کرنا باعث رضامندی پیغمبر خدا کی ہو حضرت فاطمه زہرا
صلوات الله علیہا که بیٹہی پیغمبر خدا اور پاره جگر اوس
جناب کی تہین آیا اذیت دینا اوسکو کسقدر خلاف مرضی
پیغمبر ہوگا اور جس نے که باغ فدک کو اوس معصومه
سے زبردستی چہین لیا اور اوسکے دعویکو نسنا اور
کہا که پیغمبر کو میراث نہین ہوتی اور اوپر آیه کریمه وورث

وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاؤُدَ کے نظر نیکے اور اوس جناب کو ایسا
بیزار کیا کہ جبتک جیتی رہین ساتھہ اوسکے بات نکی حال ایسے
شخص کا خدا اور رسول خدا کے سامنی کیا ہوگا مین جو نسبت
دور کی اور قرابت بعید کی ساتھہ حضرت رسول کے رکھتا
ہون تم ساتھہ میری اتنی الفت اور محبت کرتے ہو گمان
نہین کرتا ہون کہ اگر مین تم سے کوئی چیز مانگون اور تم مضایقہ
کرو خلاصہ قبول کرتا ہو نہین کہ باغ فدک حق حضرت فاطمہؑ
کا تھا اور حضرت فاطمہؑ نے معاذ اللہ جہالت یا نادانی یا
طمع کی راہ سے اوسکو درخواست کیا اور مانگا تھا آخر
دنیا مین مروت بھی ایک چیز ہی ابابکر کو چاہیئے تھا کہ فدک
کو احسان کی راہ سے بخشدینا تھا اور اوس جناب کو پیغمبر
کی لڑکی جانکر یا فقیرہ اور مضطر سمجھکر فدک کو اوسے دینا تھا
یہہ کسقدر لامت اور بخل اور دنائت اور خساست ہی
کہ خود مسند پیغمبر پر بیٹھی اور حضرت فاطمہؑ کے گھر مین کہ حضرت
رسول کا گھر تھا فاقہ کشی ہو اور فدک کو اوس معصومہ سے
مضایقہ کری پھر سنی جو دوستدار ابوبکر کے ہین کہتے
ہین کہ ہم شیعہ ہین ابوبکر کے یعنے دوست ہین ابوبکر کے

موسیٰؑ پھر کسواسطے حضرت
کہ پیغمبر اولو العزم بھی بلا
اُدوبت کی اور کہا قال رب
اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ یعنے کہا
ای پروردگار میری دکھا دی
تو مجھکو دیدار اپنا تا دیکھون
مین طرف تیری یہہ مطلب
محال جہالت کی روسے
یا بھولکی روسے تھا

ہرگز ہرگز جو کوئی کہ دوست خدا کا ہے اوسکو صنم سے یعنے
بت سے کیا کام ہے اور دوست پیغمبر کو ساتھہ مسیلمہ کذاب
کے کیا علاقہ اور دوست علی کو ساتھہ ابوبکر اور عمر اور عثمان کے
کیا محبت اور محب حسین کو کیا سروکار ساتھہ یزید پلید کے یزید
کون ہے بیٹا معویہ کا اور معویہ کون ہے کہ حدیث حَرْبُكَ
حَرْبِي کو سنکر ساتھہ حضرت علی کی دشمنی کی معویہ ساختہ و
پرداختہ یعنے بنایا ہوا عثمان کا ہے اور عثمان سرگروہ بنی
امیہ کا اور بنی امیہ دشمنان پیغمبر کے اور شجرۃ الملعونۃ فی
القرآن مراد ان سے ہے قسم ہے خدای عظیم کی کہ ابن حجر نے
صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ قیامت کے دن جناب امیر
مومنان علیہ الصلوۃ والسلام جہنم کے کنارے پر کہڑے ہونگے
اور ساتھہ دوزخ کے خطاب کرین گے کہ یہہ شخص دوست میرا
ہے اسکو چہوڑ دے اور فلان شخص دشمن میرا ہے اوسکو
پکڑ لے اور لکہا ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنْزِلَتِي
مِنْ رَبِّي یعنے علی کا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہی کہ میرا
مرتبہ خدا کے نزدیک ابوبکر ایک روز حضرت امیر علیہ السلام
کے ہمراہ تہا حضرت نے اوسکو کہا کہ آگے ہو یعنے آگے چل

آگے چل او سنے کہا کہ مین ہرگز آپ کے آگے نکلونگا کہ حضرت رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ نے تمہاری حق مین فرمایا ہی کہ مرتبہ علی کا میری
نزدیک ایسا ہی جیسا میرا مرتبہ خدا کے نزدیک ہی اب ذرا
ملاحظہ فرماؤ کہ یہہ کیا بات ہی خلاف مین آنحضرت پر پیش
دستی کی اور رستا چلنے مین اس حدیث کو یاد رکھا اور
خلافت کے وقت بھول گئے اور یاد نرکھا یہہ عجب یاد ہی
اور عجب فراموشی کہ رستا چلنے مین حدیث پیغمبر یاد رہی
اور خلافت کے وقت بھول جائے پس حقیر خیر خواہی کی راہ
سے ڈرتا ہون کہ مبادا حشر آپکا ساتھہ ابوبکر کے ہووے اور
مین چاہتا ہون تم محشور ہو ساتھہ حضرت امیر المؤمنین علیہ
السلام کے اور آپ کے دستگیری کرین اور دوزخ سے
آزاد کرین وگرنہ خدانخواستہ پل صراط پر ندامت اور
پشیمانی حاصل ہو تو کچھ نفع اور فائدہ نبخشیگی بیت
بجائیکہ دہشت خورند انبیا تو عذر گنہ را چہ داری بیا
یعنے جس جا مین کہ دہشت اور خوف ناک ہون انبیاء علیہم السلام
تو عذر اپنے گناہ کا کیا رکہتا ہی لا اور بتلا انتہی آپ کا
بدن نہایت ضعیف ہو گیا ہی اور نام تمہارا ہی ہی پس

دست آویز محکم حبل المتین محبت اہل بیت علیہم السلام کا ہاتھہ
مین لو اور حدیث اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ
بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي كِتَابُ اللهِ وَعِتْرَتِي وَيَا اَهْلَبَيْتِي
وَاِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ کو نظر مین لاؤ تا خداوند
عالم گناہون سے ہماری اور تمہاری بطفیل اہل بیت علیہم السلام
کے درگذری اور معاف کری اور معنی حدیث یہہ ہین تحقیق
کہ مین چھوڑنیوالا ہون بیچ تمہاری دو بہاری چیزین جو کہ متمسک
ہوگا ساتھہ ان دونونکے ہرگز گمراہ نہوگا بعد میری ایک کتاب
خدا یعنے قرآن شریف اور دوسری میری اہل بیت یا عترت
میری اور بدرستیکہ یہہ دونو جدی نہونگے تا وارد ہون
مجھپر کنار حوض کوثر کے انتہی لکاتبہ تنی دارم ضعیفی ناتوانی
چو تار عنکبوتش استخوانی زد آتش در من این نفس از خطاہا
زلال رحمتت خواہم الٰہا بدہ آبی کہ کامی تشنہ دارم
ضعیفم تاب این آتش ندارم یعنے ایک بدن رکھتا ہون مین
ضعیف اور ناتوان مانند تار مکڑیکے ہڈیان ہین اوسکی اس
نفس نے آگ لگائی مجھمین گناہونسے زلال رحمت تیری کا
چاہتا ہون ای اللہ یعنے ای خدا دی ایک پانی کہ تشنہ ام

تشنہ کام ہو مین ضعیف ہون مین طاقت نہین رکہتا ہون اُس
اگ کی مین انتہی خداوند عالم انجام بخیر کرے اور اوپر کلمہ
اسلام کی دنیا سے اُوٹہاوے حدیث شریف مین مشہور
بین الفریقین ہی کہ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ
مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً یعنے اور جس شخص نے کہ نہ پہچانا یا جو شخص
کہ نہ پہچانے اپنے امام وقت اور امام زمان کو وہ مرا مرنا
جاہلیت کا یعنے وہ اوپر مرگ کفر اور جاہلیت کے مرا ہے
انتہی اور علامہ زمخشری نے کشاف مین بیان کیا ہے اور
مین نے اپنے آنکہہ سے دیکہا ہی کہ آیہ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی
کے بیچ لکہا کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اصحابون نے کہا
یا رسول اللہ کون سے ہین وہ اقربا تمہاری کہ دوستی اونکے
واجب ہے فرمایا علی و فاطمہ زہرا اور دونو فرزند انکے
اور لکہا ہی کہ دلالت کرتے ہے اوپر اس مطلب کے
ایک روایت جو کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے
منقول ہے کہ فرمایا مین نے حسد اور رشک لوگون
سے جو ساتہہ میری رکہتے ہے پیغمبر خدا کے سامنے
شکایت کی پس آنحضرت نے فرمایا کہ آیا تو ساتہہ اس مرتبہ

مرتبہ عظیم کے راضی نہین ہوتا ہی کہ جملہ اوُن چار شخصون سے
ہووی تو کہ وہی روز قیامت کے سب سے پہلی داخل
بہشت ہونگی اَنَا وَاَنتَ وَالحَسَنَ وَالحُسَینَ ؏ اور بہی پیغمبر
خدا سے روایت کی ہی کہ فرمایا بہشت حرام ہی
اوپر اوسکے کہ جسنے ظلم کیا ہوگا میری اہلبیت پر اور
ایذا اور اذیت دی ہوگی مجھکو میری عترت کے باب
مین اور جو کوئی کہ حضرت عبد المطلب کی اولاد پر احسان
کری اور وہ مکافات اوسکی نکری پس مین قیامت
کے روز مکافات اوسکے احسان کی کرونگا اور پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہی وَمَن مَاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ
مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیدًا اَلَا وَمَن مَاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ
مَغفُورًا اَلَا وَمَن مَاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِبًا اَلَا وَمَن
مَاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤمِنًا مُستَکمِلَ الاِیمَانِ اَلَا وَمَن
مَاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَہُ مَلَکُ المَوتِ بِالجَنَّۃِ ثُمَّ مُنکَرٌ
وَنَکِیرٌ اَلَا وَمَن مَاتَ عَلیٰ حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یُزَفُّ اِلَی الجَنَّۃِ کَمَا
تُزَفُّ العَرُوسُ اِلیٰ بَیتِ زَوجِہَا اَلَا وَمَن مَاتَ عَلیٰ حُبِّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَہُ فِی قَبرِہِ بَابَانِ اِلَی الجَنَّۃِ ترجمہ یعنے جو مرا اوپر

اوپر دوستی آل محمّد کی مرا شہید آگاہ اور خبردار ہو جو مرا اوپر
محبت آل محمّد کی مرا تائب یعنے مرا توبہ کرنیوالا آگاہ ہو جو مرا اوپر
مودّت آل محمّد کی مرا مؤمن کامل ایمان آگاہ ہوا اور جو مرا اوپر
محبت آل محمّد کی بشارت دیگا اوسکو ملک موت یعنے حضرت
عزرائیل ع ساتھہ جنّت کے بعد منکر و نکیر بشارت دینگے آگاہ
ہو اور جو مرا اوپر دوستی آل محمّد کی لیجائینگی اوسکو طرف
بہشت کی جیسیکہ لیجاتے ہین دُلہن کو دولہی کے گہر کیطرف
آگاہ ہو اور مرا جو اوپر محبت آل محمّد کی کہولے جائینگے واسطے
اوسکے قبر مین اوسکے دو دروازے جنت کیطرف انتہی
اور یہہ حدیث طولانی ہی اسیقدر پر اختصار کیا گیا
خلاصہ یہہ ہی کہ اوپر دوستی آل محمّد کی دنیائے فانی سے
سرائے باقی اور جاودانی مین انتقال کری تا مرتبہ شہادت
حاصل ہو اور گوشہ پر وحشت قبر مین دروازا بہشت کا کہولین
اور عمر کے محبت کچہ کام نہ آویگی کہ وہ بچارا خود وسیلہ نجات
کا ہاتھہ مین نہین رکہتا ہی دوسریکی کیا کام آویگا واللہ
العظیم یعنے قسم ہی خدائی بزرگ کی کہ تفسیر دُرّ منثور جو
تصنیف ملّا جلال الدین سیوطی کی ہیٔ مین نے دیکہا ہی

کلام کو یہان تک پہنچایا ابراہیم شرمندہ اور خجالت زدہ ہو کر گردن جہکا کر بیٹہا ہارون رشید نے دیکہا کہ ابراہیم قایل ہوا اور عاجز لاچار ہوا اسوقت ہارون رشید کے مباحثہ کو ترک اور منقطع کرکے حسینیہ سے بولا کہ ای حسینیہ تو لا پتر حضرت امام جعفر صادق ع کونسی دلیل سے لوگون کو عیب اور تجریص کرتا ہی

کہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے فرمایا عمر بن خطاب کو کہ کیا حال ہو گا تیرا ای عمرؓ
اوسوقت مین کہ تجھکو زمین مین سونپینگے اور بقدر تین ہاتھ
اور ایک وجب بیچ ایک ہاتھہ اور ایک وجب کے قبر کہودی
ہو گی اور اوس حال مین منکر و نکیر ساتھہ صورت مہیب کے
یعنے ساتھہ شکل ڈرانیوالی کے اور رنگ سیاہ کے اور بال
اپنے کہینچے کئے ہونگے اسوضع سے تیری قبر مین داخل
ہونگے كَاَنَّ اَصْوَاتَهُمَا الرَّعْدُ الْقَاصِفُ وَكَاَنَّ اَعْيُنَهُمَا
الْبَرْقُ الْخَاطِفُ یعنے گویا کہ آواز اور صدا اونکی مانند رعد
سخت غرندہ کی یعنے جیسے بادل کڑکڑا کر گرجتا ہے آواز اونکے
ایسی ہو گی اور آنکہین اونکے مثل برق ربایندہ ہونگی یعنے مانند
بجلی کی چمکتی ہونگی اور ساتھہ اونکے ایک تازیانہ یعنے قمچی اور
چابک ہو گی کہ اگر میری تمام امت جمع ہو تو اوسے نہ اوٹھا
سکے اور وہ تازیانہ اون فرشتون کے ہاتھہ مین سبکتر اور
ہلکا ہو گا اس عصا سے جو مین ہاتھہ مین رکھتا ہون پس
تجھکو امتحان کرینگے اور آزمائینگے اور ملامت اور عقاب اور
عذاب کرینگے ضَرَبَاكَ بِهَا ضَرْبَةً تَصِيرُ بِهَا رَمَادًا یعنے

یعنے ساتھہ اوس تازیانہ کے تجھکو مارینگے اسطرحسے کہ تو خاکستر
اور راکھہ ہو جائیگا پس اب آپ ملاحظہ کرین کہ ہرگاہ حال عمر کا ایسا
ہو کہ قبر مین مثل کفار اور فجار کے معذب ہووے اوسکے دوستونکا
احوال کیا ہوگا اور اوس سے کون توقع اور امید شفاعت
کے رکھہگا دنیا ناپایدار ہے اور حیات نااستوار اور عالم
دریای خونخوار ہے اور گوشہ قبر کا تیرہ اور تار ہے اور
معاملہ حساب اور کتاب کا روز شمار مین ساتھہ بادشاہ
جبار اور قہار کے ہے اور آخرکار جنت ہے یا نار
عَلِيٌّ وَشِيعَتُهُ هُمُ الْفَائِزُونَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ
يَنْقَلِبُونَ یعنے جناب امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ
السلام اور اوس جناب کے شیعہ وہی ہین فائز اور
رستگار اور جلدی جانینگے وے لوگ کہ جنہونے ظلم
کیئے کیسے انقلاب کیئے گئے انقلاب کرینگے انتہی تعجب ہے
اون لوگونسے کہ جنہونے ظلم اور تعدی کی اوپر اہلبیت ع
کے اور واسطے طمع اور لالچ زخارف دنیای فانی کے نعمتہای
آخرت جاودانی سے ہاتھہ کھینچا ابن ابی الحدید قصیدہ لامیہ
مین بیچ حق جناب امیرالمؤمنین علیہ السلام کے کہتا ہے شعر

لکھا کہ مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ص وَأَنَا أُحَرِّمُهُمَا وَأُعَاقِبُ عَلَيْهِمَا مُتْعَةُ الْحَجِّ وَمُتْعَةُ النِّسَاءِ یعنی دو متعہ ہین دونو حلال ہین زمانہ رسول خدا مین ہین ان دونون کو حرام کرتا ہون اور مین عقاب کرونگا اور سزا دونگا

عجباً لقوم اخّروك وكعبك العالي وجدّ سواك اخدع
اسفل اور تمام قصیدہ آپ کے ہاتھہ کا لکھا ہوا میرے پاس
موجود ہے اور خلاصہ معنے شعر یہہ ہین تعجب ہے ایک قوم
اور گروہ سے کہ تجھکو مؤخّر اور پیچھے کیا امر خلافت مین اور حال
یہہ کہ مرتبہ اور پایہ تیرا بہت بلند ہے اور اجداد دوسرون
کے ابتر اور پست تہے انتہی ابن عساکر اور ابن نجار اور ابن
جریر سے نقل کی ہے کہ جب آیہ انّما انت منذرٌ ولکلّ قومٍ هادٍ
نازل ہوئی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نے ہاتھہ اپنے سینہ مبارک
پر رکھا اور فرمایا کہ انا المنذر یعنے مین ہون ڈرانیوالا اور
اشارہ کیا حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف اور
فرمایا کہ انت الهادي يا عليّ بك يهتدي المهتدون
من بعدي یعنے تو ہے ہدایت کرنیوالا یا علی ساتھہ تیرے
ہدایت پاینگے ہدایت پانیوالے بعد میرے انتہی اور اس
کلام سے حضرت کے مستفاد ہوتا ہے چنانچہ ایّاک نعبد
مین خاصہ تو ہدایت کرنیوالا ہے اور خاص تیرے سبب سے
ہدایت پائے جاینگے ہدایت پانیوالے بعد وفات میرے کے
اس صورت مین ثابت ہوتا ہے کہ خلافت بلا فصل

اور وہ یہہ ہے کہ ... اور روایت ہے ... عمران بن حصین سے کہ اوس نے کہا نازل ہوئی آیت متعہ کی کتاب اللہ مین وفعلناها مع رسول الله ... ولم ينزل في القرآن ... ولم ينهي النبي ... یعنے آیت ... کتاب خدا کے اور کرے ہم ساتھہ حضرت ... عمل اوس پر ساتھہ رسول کے اور قرآن مین ... نازل نہین ہوئی ... اور روایت ... عبد اللہ بن مسعود ...

بلا فصل واسطے اوس جناب کے ہی اور تفسیر مدارک مین آیہ کے نیچے
اسطرح سے مذکور ہی جو حضرت علی نے فرمایا کہ ایکہ یہہ آیہ ہے
کتاب خدا سے کہ عمل نہین کیا کسے نے ساتھہ اوسکے پہلے مجہہ سے
اور عمل نکریگا کوئی بعد میری میری پاس ایک دینار تہا پہر
مین نے اوسکا خورد اکیا اور جسوقت کہ ساتھہ پیغمبر کے مناجات
کرتا تہا ایکدرم کو تصدق کیا مین نے اور وس مسئلہ پیغمبر خدا
سے مین نے پوچہی اور جواب اوسکا سنا مین نے اور عرض کی
مین نے کہ یا رسول اللہ وفا کیا ہی فرمایا وفا عبارت ہے
توحید اور شہادت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ سے عرض کیا مین نے
فساد کیا ہی فرمایا کفر اور شرک ساتھہ خدا کے لا مین
نے کہا وَمَا الحَقُّ قَالَ الاِسلَامُ وَالقُرآنُ وَالوِلَایَۃُ اِذَا انتَہَت
اِلَیکَ اِلیٰ اٰخِرِ الحَدِیث اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ حق عبارت
ہی اسلام اور قران اور ولایت اور خلافت سے ولیکن
ساتھہ اس شرط کے کہ منتہی ہو اوس جناب کیطرف پس
جبتلک کہ طرف اوس جناب کے منتہی نہین ہولی ہی حق
کے برخلاف ہی پس خلافت ابو بکر اور عمر اور عثمان کی باطل
ہوئی اور باوجود ان سب احادیث صحیحہ صریحہ کے جو اوپر

تو سب کے یعنی عورتون کو ساتھہ ایک جامہ کے تا وقت معین اور مقرر کے پس عبد اللہ بن مسعود نے اس آیہ کو پڑہا ای وے لوگو جو ایمان لائے ہو حرام مت کرو طیبات کو جو کہ تم پر حلال کئے ہین طیبات یعنی زنان متعہ جو کہ تم پر حلال کی ہین خدا اور رسول نے اور

خلافت جناب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے دلالت کرتی
ہین قوم قریش نے جناب امیر علیہ السلام کو باوجود اوس علم
اور اوس حسب اور نسب اور اوس شجاعت کے موخر کیا
اور کوئی سبب اوس موخر کرنیکا معلوم نہین ہوتا ہے مگر
یہہ کہ عمر سے منقول ہے کہ کہا اوس نے کہ صفت مزاح
نے تجھکو موخر کیا پھر تنکو خدا کی قسم ہے کہ آیا صفت مزاح
اسقدر معیوب اور وہ ہی کہ جس شخص کو کہ خدا اور رسول
نے خلیفہ برحق کیا ہووے اور غدیر خم اور مقامات کثیر
اور بہت جامین فضایل اور مراتب اوسکے علی روس الا
شہاد ساتھہ آواز بلند کے خاص اور عام کو سنائے اور
پہنچائے ہون اور وہ خود جامع کمالات اور صاحب معجزات
اور کرامات ہو اور ہادی اور رہنما ہو جو غرض اور مطلب خلافت
اور امامت سے وہی ہو اور اوسی مین منحصر ہو اوسکو
ساتھہ جرم اور گناہ مزاح اور خوش طبعی کے جو سنت پیغمبرون
کی ہی اوس منصب جلیل سے گرادین اور نکالدین اور وہی
منصب جلیل کو ساتھہ چند کس ناکس کے جو ہر اور بر نہ پہنچانے
اور عورتون سے الزام اوٹھادین حوالے کرین اور دین صریح

صریح اور ظاہر مکر اور حیلہ جوئی اس کلام سے مستفاد اور حاصل ہوتا
ہے کہ ساتھہ مزاح کے آنحضرت کو محروم رکھا ولیکن ایک منصب
جو کہ خدا نے بخشا ہو دفع کرنے سے کسی کے دفع نہین ہوتا ہے
کہان وہ خلافت جو قران اور حدیث سے ثابت ہو اور کہان
وہ خلافت جو کہ ساتھہ ضرب اور کتک اور زبردستی اور
مار و ہاڑ ہاتھہ لگی سے ہاتھہ آئی ہو اور لی ہو اور جو خلیفہ ثانی
جو بانی مبانی ہیں فرماوین کہ کانَتْ بَیْعَةُ اَبِی بَکْرٍ فَلْتَةً وَقَی
اللهُ الْمُسْلِمِیْنَ شَرَّهَا ترجمہ یعنے ہی بیعت ابی بکر کی کار بی تامل
اور بیفکر سنبہالے اور بچاوی اللہ تعالے مسلمانون کو شر
اوسکے سے خلافت پرگنہ رودولی اور بہڑونچ کا نہین ہے کہ
ہر مستاجر یعنے اجارا کرنیوالا چاہے روپی خرج کرکے لیلیوے
ذٰلِکَ فَضْلُ اللهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ
یعنے وہ فضل خدا ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہتا ہے اور خدا
صاحب فضل بزرگ ہے انتہی اس مرتبہ علیا اور درجہ قصوی
مین علم کثیر اور زہد اور ورع اور شرافت حسب اور نظافت
نسب اور عفت اور پارسائی اور عصمت درکار ہے اور
یہہ امر بالاتفاق مخصوص اور خاص جناب امیر مؤمنان

کے واسطے تہا اور خلیفہ اول فرماتے تہے وَلِّيتُكُم وَلَسْتُ
بِخَيْرِكُمْ وَعَلِيٌّ فِيكُمْ فَإِنْ أَنَا قُمْتُ فَسَاعِدُونِي وَإِنْ زِغْتُ فَاقِيلُونِي
ترجمہ یعنے مین رئیس اور سردار تمہارا ہوا ہون اور نہین ہون مین
ساتہہ خیر کے تم مین اور علی بیچ تمہارے ہے باوجود ہونے علی بن ابی
طالب کے مین تم پر فضیلت نہین رکہتا ہون پس اگر راہ راست
پر جاؤن مین تو میری مدد اور موافقت کرو تم اور اگر کجروی
کرون مین امر خلافت مین تو لیلو تم مجہسے اور خلافت تالی مرتبہ
نبوت اور برابر درجۂ رسالت کے ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ
نے ازالۃ الخفا مین لکہا ہے پس آیا پیغمبری اختیار مین لوگون
کے ہے کہ جسکو چاہین دیوین یہہ اندک ہے بسیار سے اور
ایک ہے ہزار سے اور اگر تفصیل درکار ہو احادیث کی
کتابین حاضر ہین دیکہلو اور مذہب پیغمبر کو آل پیغمبر سے اخذ کیا
چاہیئے اور لیا چاہیئے اور سنا چاہیئے نہ عمرو اور زید اور بکر
کہ گہر والے اپنے گہر کا احوال بہتر جانتے ہین بیگانے کیا جانے اور
پرائے کو کیا خبر اور یہہ بات محض بپاس خیر اندیشی و خیرخواہی
کے اور نظر باحسانہائے اوس مخدوم کے کلمہ ہدایت کو بیچ
معرض بیان کے لایا اور ظاہر کیا اگر اسپر عمل کرو تو اہی

تو ابہي اوسکا وقت باقی ہي اور ہرگاہ عمل نکروگے فَلَمْ یَكُ
یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ترجمہ یعنے پس نہین
ہوگا کہ نفع دي انکو ایمان ان کا ہرگاہ دیکہا باس اور عذاب
ہمارا انتہی بیت من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم تو خواہ
از سخنم پند گیر و خواہ ملال ترجمہ یعنے مین جو کہ شرط بلاغ ہي یعنے
جو کہ شرط پہنچانی کي ہي اور بیان کرنے اور کہنے کی ہي تجہسے
کہتا ہون تو چاہي میری بات سے پند لی اور خواہ ملال لے
وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ
تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ فایدہ جلیلہ بعضے بزرگان اہل علم
سے بمضمون وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ باوجود
اس امر کے کہ ساتہہ علم الیقین کے جانتے ہیں کہ شیخین ساتہہ
اہلبیت علیہم السلام کے صاف نہتی اور جانتے ہیں کہ
عداوت اور دشمنی حضرات اہل بیتؑ کي موجب خسران
اور باعث خلود نیران کے ہي یعنی سبب زیان اور نقصان
اور ہمیشہ جہنم اور دوزخ مین رہنے کا ہي اوس عداوت اور
دشمنی کو اختیار کیئے سب اور شتم شیخین پر جسارت نہین
کرتے کبہی کہتے ہین کہ شاید شیخین کو غضب کرنے فدک کے

عباس رضی کہا اِنَّ اللّٰهَ سَلَبَ اَبْصَارَنَا وَسَلَبَ بَصَائِرَکُمْ یعنے خدا تعالے نے آنکہین ہماری سلب کین یعنے میری آنکہین اندہی کین اور تمہاری آنکہین اور عقل تمہاری اندہی

متعتان کانتا علی عهد رسول الله انا احرمهما واعاقب علیهما

بابت مین درمیان خود اور خدا کے کچھ عذر ہوگا چنانچہ انکے
بعضے شعرا نے کہا ہی شعر اَهْوىٰ عَلِيًّا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا
اَرْضىٰ بِسَبِّ اَبِي بَكْرٍ وَلَا عُمَرَا وَلَا اَقُولُ اِذَا لَمْ يُعْطِيَا فَدَكًا
بِنْتَ النَّبِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ قَدْ كَفَرَا اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَاذَا يَاْتِيَانِ بِهِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عُذْرٍ اِذَا اعْتَذَرَا یعنے مفاد اس کا یہہ کہ مین
حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو دوست رکھتا ہون اور
سابہہ سب کرنے شیخین کے مین راضی نہین ہون اور یہہ بھی
نہین کہتا ہون مین کہ یہ بسبب غصب کرنے فدک کے اور
محروم اور مأیوس اور ناامید کرنے پیغمبر کی لڑکی کے کافر
نہین ہوئے یعنے اگر غصب فدک کیا اور حضرت فاطمہؑ کو
محروم اور ناامید رکھا تو کافر نہین ہوئے خدا جانتا ہی کہ
یہ دونو روز قیامت مین کیا عذر واسطے اس فعل اور
کام کے لائینگے انتہی اور مولانا بہاء الدین عاملی علیہ الرحمۃ
والغفران نے جواب مین ان اشعار ونکی فرمایا ہی شعر

من کلام مولانا بہاء الدین عاملی رح

يَا اَيُّهَا الْمُدَّعِي حُبَّ الْوَصِيِّ وَلَمْ تَسْمَحْ بِسَبِّ اَبِي بَكْرٍ وَلَا عُمَرَا

ای آن کسیکہ ادعا مینمائی دوستی وصی کہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام — وسخاوت وجود وجوانمردی میسکنی بلعن کردن

[illegible]

كذبت والله في دعوى محبته
دروغ گفتی قسم بخداوند در دعوی دوستی او یعنی علی علیه السلام را

تبت يداك ستصلى في غد سقرا
بریده باد دو دست تو در خواست که یعنی در فردا که کنایه از روز قیامتست در دوزخ

وكيف تهوى امير المؤمنين وقد
و چگونه دوست میداری تو امیر المؤمنین را علیه السلام

اصبحت في سب من عاداه مفتكرا
صبح کردی تو در لعن کردن کسیکه دشمن دارد علی را فکر کننده و متحیر و متفکر

فان تكن صادقا فيما نطقت به
پس اگر باشی تو راست گو در ان چیزیکه سخن گفته تو بان چیز که عبارتست از دوستی علی ع

فابرأ الى الله ممن خان او غدرا
پس بیزاری بجو بسوی خداوند عالم از کسیکه خیانت کرد و غدر کرد

وانكر النص في خم وبيعته
و انکار کرد نصی را که در غدیر خم واقع شد و بیعت او را

وقال ان الرسول قد هجرا
و گفتند بدرستیکه رسول الله صلعم بتحقیق هذیان میگوید

اتيت تبغي قيام العذر في فدك
آمده تو و خواستی آوردن عذر را در امر غصب فدک

أتحسب الامر بالتمويه مستترا
آیا گمان میکنی که امر فدک باین امور پوشیده یا مخفی می ماند

ان كان في غصب حق الطهر فاطمة
اگر بوده باشد در غصب حق فاطمه ع پاک از گناه

سيقبل العذر ممن جاء معتذرا
فاطمه ع که زود قبول شود عذر از هر کسیکه بیاید در حالتی که عذر آورنده است

فكل ذنب له عذر غداة غد
پس هر گناهی از برای او عذریست در صبح فردا کنایه در روز قیامت است

وكل ظلم يرى في الحشر مغتفرا
و هر ظلمی دیده میشود در محشر آمرزیده شده

فلا تقولوا لمن ايامه صرفت
پس نگوئید بر کسیکه روزهای او صرف کرده شده است

في سب شيخكم قد ضل او كفرا
در لعن کردن دو شیخ شما که بتحقیق گمراه شد یا کافر شد

بل سامحوه وقولوا لا نؤاخذه
بلکه مسامحه کنید او را و بگوئید که مؤاخذه نمی کنیم او را

عسى يكون له عذر اذا اعتذرا
شاید بوده باشد از برای او عذری در وقتی که عذر

[illegible]

فكيف والعذر مثل الشمس متضح	والامر منكشف كالصبح اذ ظهرا
پس چگونه عذر ندارد و حال آنكه عذر او مثل آفتاب واضح است	و امر او بی پرده است مثل صبح در وقتی كه ظاهر می شود
لكنّ ابليس اغواكم و صيّركم	عمياً و صماً فلا اسماعاً ولا بصرا
لكن شيطان گمراه كرده است شما را و گردانيده است شما را	كور و كر پس نيست از براي شما نه گوشی و نه چشمی

حاصل مضمون انكا يهه هی كه ای وه شخص جو دعوای محبت وصی بر حق كا
كرتا هی تو اور سبّ اور لعن شيخين پر جسارت نهين كرتا هی
تو قسم هی خداكی كه دعوای محبت مين اوسكی جهوٹا هی تو خدا تجهكو
هلاك كری اور قريب هی كه داخل جهنم كی هو تو چگونه يعنی كيسی
لاف اور بڑائی تولّای امير المؤمنين عليه السلام كی مارتا هی
تو يعنی كسطرحسی تولّا اور دوستی علی عليه السلام مين لاف مارتا هو
اور بڑائی كرتا هی تو اور اونك سبّ كرنی مين اوسكی دشمنون
پر پس و پيش كرتا هی تو يعنی متردّد اور متفكّر اور هچكا هوا هی
تو پس اگر اس كلام مين صادق هی تو تو بايد اور شايد
اور چاهئی كه جو شخص كه ساتهه اعتراف اور قبول كرنی اپنی
كی خائن اور غادر تها يعنی خيانت كرنيوالا اور بيوفائی كرنيوالا
تها يعنی جو شخص كه آپ قبول كری اور اعتراف اور اقرار كری
كه مجهسی خيانت اور غدر اور بيوفائی هوئی اور بعض غدير خم

عذر یرحم کا انکار کریں اور منکر جاویں اور پیغمبر خدا صلعم اور صاحب
وما ینطق عن الھویٰ کو ساتھہ ہذیان کے نسبت دیویں ایسی کو
تو تبرا اور سب نکریں اب برعکس اسکے آیا نہیں تو اس امر اور
اس بات پر کہ فدک کے باب میں عذر کریں اور بہانہ لاویں
پیچ باتھہ کے آیا گمان کرتا ہے تو کہ حقیقت کار کے ساتھہ آب اور
تاب اور چرب زبانی کے پنہان اور پوشیدہ ہو گئے اگر غصب
کرنے میں حق جگر گوشہ رسول خدا فاطمہ زہرا کے عذر مقبول ہوگا پس
باید اور چاہیئے کہ ہر گناہ کے تئیں معذرت اور واسطے ہر ظلم
کے مغفرت ہوگی پھر جس کسی نے کہ تمام عمر سب اور شتم
اور لعن اور طعن شیخین میں بسر کئے ہوگی تمہاری زعم اور گمان
سے وہ گمراہ نہوگا بلکہ اوسکے تئیں بھی معذرت اور مغفرت
ہوگی اور اوسکو معذور رکھو اور یہی حرف زبان پر لاؤ کہ
شاید وہ درمیان خود اور خدا کے کوئی ایک عذر رکھتا ہوگا
فکیف باوجود اسکے کہ عذر اس شخص کا مثل آفتاب کے روشن
اور حقیقت امر کی صبح صادق سے اظہر وابین ہے یعنے
حقیقت اس امر کی سورج سے روشن تر اور صبح صادق
سے باہر و ظاہر تر ہے ضرور بیان کی نہیں ہے ولیکن شیطان نے

ابو سعید خدری کا کہا ای ابراہیم
وآت ذا القربیٰ حقہ والمسکین
وابن السبیل یعنے اور دے
قرابت والے کو حق اوسکا
اور دے مسکین اور مسافر کو

مکو گمراہ کیا اور راہ ضلالت مین بے سمع و بصر ڈالا ہی یعنے
گمراہی کے رستی مین بہرا اور اندھا کرکے چھوڑ دیا ہی اور کبھی
کہتے ہین کہ شیخین سے تبرا کرنا موجب بے ادبی کا ہی اور
اصحاب پیغمبر کو بد اور برا کہنا قبیح اور بد ہی اور حال آنکہ
متتبع سیر یعنے صاحبان تواریخ پر واضح و لائح و ظاہر ہی
کہ صحابہ ساتہہ ایک دوسری کہ خصومت اور منازعت رکہتے
تہی اور دشمنی اور جہگڑا کرتے تہی اور ایک دوسری کو برا
کہتے تہی چنانچہ کنز العمال مین منقول ہی کہ عبّاس عم یعنے
چچا بزرگوار جناب سید ابرار کے تہی یعنے عباس چچا حضرت
رسول کے تہی بعض مکالمات مین یعنے گفتگو اور بات چیت
مین ساتہہ عمر بن خطاب کے خطاب کیا اور فرمایا کہ اَعَضَّکَ
اللّٰہُ بَظَرَ اُمِّکَ یعنے خدا ایسا کری کہ تو اپنی مان کے فرج کو
یعنے چوت کو دانتون سے کاٹی پس اگر کوئی ساتہہ فحوائے
حدیث اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ کے کوئی اس
باب مین ساتہہ عباس کے کہ زمرۂ اصحاب بلکہ اقارب سے
جناب رسالت مآب کے تہی اقتدا اور پیروی کری اور
سب اور شتم زبان پر لاوی تو کیا عجب رکہتا ہی عجب یہہ ہی

[illegible]

کہ کہنے سے لعنت کے درہم برہم ہوتے ہین اور اسطرح کی حدیث کو
جو دلالت اوپر منقصت اور رزالت اوسکی کیا کرتی ہی احادیث
کی کتابون مین بیان کرتے اور لکھتے ہین یہہ ہی من جانب اللہ
ہی یعنی خدا کی جانب سے ہی اور دلایل استقامت اس
شاہراہ سے ہی کہ باوجود سالہائے دراز ظلم و سلطنت
اور ریاست زیرنگین اعدائی دین کے تہی اور چرخ ناہنجار ساتھہ
مراد اون اشرارونکی پہرتا تہا اور بیچ اس مدت مدید کے دین
سدید اور مضبوط کو پامال اور مضمحل کرکے احادیثین بہت سی
مدح شقیین مین اور نقص ائمہ مصطفین مین وضع ہوئین اور
کتئین اور سبب اضعاف این احادیث کاذبہ یعنی کینہا و عداوتہا
و دشمنی ہا ان جہوتی حدیثین بنانے کا خلعت اور زر کثیر اور
انعام اور بہت سارو پیا پانیکا تہا اور اس صورت مین توقع
اور امید یہہ رکہتے تہے کہ کچہہ خبر اور اثر اور کچہہ علامت اور نشان
مدح اور تعریف حضرت امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ و السلام کے
اور مذمت اور بدی شیوخ لئام سے صفحۂ روزگار مین باقی
نرکہین اور نرہی ولیکن اب تک اخبار اور آثار بیشمار کتب اہل
سنت مین موجود ہین کہ واسطے حضرات ائمہ معصومین صلی

صلی اللہ علیہم اجمعین کے تعریف اور مدح اور شیخین کے حق مین مذمت
اور قدح اوس سے کالنُّورِ علیٰ شَاھِقِ الطُّورِ نمایان اور ظاہر
اور پیدا ہی ترجمہ یعنے مانند نور کے اوپر اونچی پہاڑ طور کے اتنی
خیانچہ تہوڑا سا اوس سے مذکور ہوا ہی اور یہہ دلایل
جو مین نے لکھے ہین بطریق تبرع کے ہتی یعنے بخشش غیر واجب
اور بیراہ کی ہتی اسلیئے کہ اصل خلافت اور امامت اور
شرافت جناب امیر المومنین ؑ کی تمام کافہ انام کیا شیعہ
اور کیا سنّی مین متفق علیہ ہی یعنے اصل خلافت اور حقیقت
امام انحضرت ؑ مین کیا شیعہ اور کیا سنّی سب کا اوسپر
اوسکے اتفاق ہی اور کسیکو خلافت مین اوس جناب ؑ
کی انکار نہین ہی اور فرق یہی ہی کہ بی اپنے عا فضل اور
فضل خلفاء ثلثہ کا کرتے ہین یعنے تینون خلیفون کو بڑا جانتے
ہین اور حضرت علی ؑ کو جدا اور سب سے پیچھے قرار دیتے
ہین اور ہم اوسکا انکار کرتے ہین اور بیّنہ اور ثبوت
اسکا اوپر ذمہ اور عہدہ مدّعی کے ہی نہ اوپر ذمّہ
اور عہدہ منکر کے ہی اور مع ہذا اسیواسطے ہم آیات
کتاب مبین اور احادیث حضرت خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ

علیہ و آلہ کو شاہد اور گواہ لائے وَكَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا اور قطع
نظر اس سے ہم نے ساتھہ اخبار اہل سنت کے اصل مطلب کو
ثابت کیا وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَآءُ یعنے فضل
اور بزرگی وُہی درست اور صحیح ہی جو کچہ کہ گواہی دی
ساتہہ اوسکے اعداؤن اور دشمنون نے پس جو شخص کہ
کہ تعصب یعنے طرفداری دونو طرف کی نرکہتا ہو جانیگا
اور سمجہیگا کہ حق اور سچ کسکی طرف ہی و السلام خیر
ختام اور اختتام اور مناسب اس مقام کے روبکاری
ہی کہ بعد تالیف اس رسالے کے نصاری مین رووداد
ہوئی اور اوسکی نقل اسوقت مین ثبت ہوئی

سؤالات مستر اسمت صاحب از مولوی سلامت علی حنفی مذہب

سؤال محمدیان یعنے امت محمد کتنے فرقے ہیں
جواب تہتر فرقے **سؤال** ان فرقون میں

سے کون سے زیادہ اور ساتھہ کثرت کے ہین **جواب**
سنت جماعت اور شیعۂ اثناعشری **سؤال** امام
اور مقتدا اور مدار علیہ کہ بموجب ایما اور ارشاد اور
کتاب اوسکی پر عمل کرتے ہین ہر ایک فرقے سے کون کون
ہین اور کتنے ہین **جواب** اامان اہل سنت چار ہین
امام اعظم اور امام شافعی اور امام حنبل اور امام مالک
اور ہر چہار پیشوا اور صاحب کتاب اور مقتدا اہل سنت کے
ہین اور امامان فرقہ اثناعشر کے بارہ ہین اسواسطے اس
فرقے کو اثناعشر کہتے ہین **سؤال** دو تو فرقون کے امام
ساتھہ ایکے پیغمبر کے کیا خویشی اور قرابت رکھتے ہین
جواب سنت جماعت کے امام پیغمبر کے ساتھہ
کچھہ خویشی اور قرابت نہین رکھتے ہین اور امامان اثنا
عشری ایک داماد ہی اور باقی اوسکی اولاد یعنے
ایک امام داماد پیغمبر ہی اور باقی گیارہ امام اوسکی
اولاد اور ایک جدّی ہین **سؤال** تمام اہل سنت
چارون امامون کو برحق اور واجب الاطاعت جانتے
ہین اور چارون کی پیروی کرتے ہین یا ہر ایک نے ایک

[illegible]

ایک امام اختیار کیا ہی اور اوسکو امام واجب الاطاعت
جانتا ہی اور اوسکی کتاب پر عمل کرتا ہی **جواب**
اہل سنت چار فرقے ہین اور اپنے امام کے نام سے کہ جسکے
پیروی کرتے ہین مشہور اور معروف ہین اور او پر قول اور
کتاب اوسی امام اپنے کے عمل کرتے ہین اور ہر ایک امام اپنے
کے جو اختیار کیا ہی اور تین اماموں کو اپنے اوپر واجب
الاطاعت نہین جانتے ہین **سوال** فرقہ اثنا عشری
نے بہی ہر ایک نے ایک امام کو اپنے اماموں سے اختیار
کیا ہی **جواب** ہر ایک بارہ اماموں کو اپنا امام
اور واجب الاطاعت جانتا ہی یعنی شیعہ اثنا عشری
دوازدہ امام کو برحق اور واجب الاطاعت اور جمیع
امور مین انکو اور انکے حکمون کو ایک جانتے ہین **سوال**
اہل سنت نے ساتہہ کونسی علت کے چار اماموں کے درمیان
ہین ایک کے قول کو دوسری پر ترجیح اور زیادتی دیکر اور
واجب الاطاعت جانکر اوسکو قبول کیا اور شیعہ
اثنا عشری نے اسطرح سے نہین کیا اور سبکو واجب الا
طاعت جانا مگر اہل سنت کے امام اپنے اقوال اور کتاب

[illegible]

کتاب مین اختلاف بہت رکہتے ہین کہ ایک دوسریکو خستہ
نہین کرتے ہین **جواب** ہان البتہ اختلاف اقوال اور
کتاب مین رکہتے ہین پس یہان سے ثابت ہوتا ہی کہ
اہل سنت جماعت چار امام بجائے چار گواہ بیرونی یعنی باہر
کے جو نزدیکان اور خویشان اور اقربائے حضرت پیغمبر صلی
اللہ علیہ و آلہ سے نہین ہین اور اونکے اسناد و نہین
ہی اختلاف کلی اور بہت ہی رکہتے ہین اور شیعہ
اثنا عشری بارہ امام بجای بارہ گواہ جید اور مضبوط جو
نزدیکان اور خویشان اور اقربائی حضرت رسول سے
ہین سب متفق القول ہین کہ انکے اجتہاد مین اختلاف
نہین ہی رکہتے ہین لہذا اس سبب سے اسطرف
اور اس جانب سے اور از روئی عقل کے گواہی گواہان
دوازدہ امام علیہم السلام سے دین اثنا عشریکا ثابت
اور سچا اور بہر نوع اور بہر حال اولی اور افضل اور
انسب ہی کہ کلام مین دوازدہ امام کے یعنی بارہ
گواہون کے کچھ اختلاف نہین ہی اور دین اہل سنت
جماعت کا بسبب اختلاف کے انکے اپنے اقوال مین دین

دین اختراعی ثابت اور ظاہر ہی اور بس یہی دلیل قوی ہی
حقیت پر مذہب مرتضوی کے

خاتمہ

للہ الحمد کہ جناب مولوی موصی الیہ بعد مطالعہ کرنے اس
کتاب کے حقیر کو تنہائی مین بلا کر اظہار کیا کہ مین ان سب
مطالبون کو سمجھا اور جانا ہون اور اعتقاد ساتھہ اونکے
رکھتا ہون اور اغیار سے کیا صغار اور کیا کبار سے بیزار
ہون اور دوسری مجلس مین فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ
نجات منحصر ہی محبت اہل بیت علیہم السلام مین اور
لعنت کرتا ہون دشمنان اہلبیت ع پر اور مین فضایل اور مناقب
علی ابن ابی طالب ع کے جانتا ہون اور معالم التنزیل تفسیر قران مین
حدیث مباہلہ اور حدیث عبا یعنی کسا کو دیکھا اور پڑا ہون
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے روز مباہلہ مین جناب امام حسین ع
کو اپنے آغوش مبارک مین لیا اور حضرت امام حسن ع اور حضرت
فاطمہ زہرا ع اور علی مرتضی ع کو اپنے ساتھہ لیا اور باہر تشریف
لائے اسطور سے کہ عبا اپنی آنحضرت پر اوڑہائے ہتی نہ خلفائے
ثلاثہ پر اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثابت کرنے
مین اس مطلب کے کافی ہی جبکہ آنحضرت مولا ہر ایک کا ہو

البینة علی المدعی والیمین علی من انکر

دوسرون کی کیا حد اور طاقت کہ اوسکی ہمسری کرین کہ خود
عمر ابن خطاب نے بار با کہا لولا علیؑ لَھَلَکَ عُمَرَ و لیکن اظہار
کرنا اس مذہب کا صلاح اپنی وقت کی نہین جانتا ہون
یہان تلک ملخص کلام اس بزرگ کا تہا جو بیان ہوا و
وَمَن یَھدِ اللہُ فَھُوَ المُھتَدِ وَالسّلام وَاللہُ یَھدِی مَن یَشاءُ
اِلیٰ صِراطٍ مُستَقیم یعنے خدا ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی
طرف راہ راست کے

انتہی

سوالی کہ حضرات
اہل سنّت جماعت در
باب قرآن از جناب مولانا
و سیّدنا حضرت سلطان
العلما مینمایند و جواب آن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

کیا اعتقاد ہی حضرات شیعہ کا اس قرآن مروج کے باب مین آیا یہی قرآن منزل من اللہ ہی بلا کم و کاست اور اسکی تمسک کرنیکو وصیت کیا تہا پیغمبر صلعم نی اور یہی اکبر ثقلین ہے اور اسکو امیر المومنین نے جمع کیا تہا اور اپنی دستخط خاص سے لکہا تہا اور اسکو ائمہ ہدیٰ نی حفظ کیا اور اسی پر صاحب الامر ع عمل کرنیکی اور اسکو نماز مین پڑہین گے او اسکی احکام بر حق اور واجب العمل ہین اور یہی قرآن ہی کہ جسکا قول و فعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہے اور یہی ہی کہ جسمین تبدیل اور تحریف کو دخل نہین اور یہی ہے کہ جسمین کمی اور زیادتی کو راہ نہین ہے اور یہی ہی کہ جسکی شان مین ہے وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید فقط یا وہ قرآن اور تہا اور یہہ اور ہی اگر وہی ہی تو ویسا فرمائی اور اگر وہ قرآن اور تہا تو اوسمین کتنی آیتین تہین اور اوسمین کیا

مذکور تہا اور سہمین اور اوسمین کتنا ایر پہیر تہا اور اب دنیا مین کوئی
اوسکا حافظ ہی پایا نہین اور کوئی نقل اوسکی کسی ملک مین موجود ہی
یا نہین اور موجود ہی تو فرمائی کہان ہے اور اگر موجود نہین تو
فرمائی کہان ہے اور کہان غایب ہو گیا اور کس سبب سے غائب
ہوا اور یہہ قرآن مروج کیونکر رواج پایا اور اس قرآن مروج
کے تالیف کرنیوالی حضرات شیعہ کے اعتقاد مین مؤمن ہے یا منافق
اگر مؤمن ہے تو مؤمن کا یہ کام نہین کہ نیا قرآن بنای اور کہی کہ یہہ قرآن
منزل من اللہ ہی اور اگر منافق تہی تو مؤمنونکو منافقونکی روایات
پر اعتماد کرنا اور اوسکو نماز مین پڑہنا اور اوسکو دلیل شرعی قرار
دینا اور اوس سے احکام دینیہ نکالنا دینداری ہی یا بیدینی سائل
چونکہ محض طالب حق ہی اسواسطی امیدوار ہی کہ اسکا جواب معتبر کتاب
سے لکہین ۱۲ تمام شد سؤال سہمن

جواب

از طرف شیعیان اہلبیت عصمت و طہارت علیہم الصلوٰة والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقت حال یہ ہی کہ جو قرآن مجید کہ بالفعل مروج اور متداول ہے
اوسکو خلیفہ ثالث نی اپنی وقت خلافت مین جمع کروایا ہی اور
پیشتر جو عہد خلیفہ اول مین جمع کیا گیا تہا اور وہ قرآن کہ عبد اللہ

عبداللہ بن مسعود وغیرہ نی جمع کیا تہا سبکو حضرت عثمان محرق القرآن
نے آگ مین جلادیا اور خاکستر کو اوسکی خاک مین ملوا دیا چنانچہ مشکوٰۃ
شریف مین زید بن ثابت سی ایک روایت طولانی لکہی ہے کہ خلاصہ
اوسکا یہہ ہے کہ زید نی کہا بعد جنگ یمامہ کے جسمین اکثر قراء قرآن
شہید ہوسے مجکو ابوبکر صدیق رض نی بلایا اور بمشورہ عمر بن خطاب
کے بہت اصرار اور تاکید کی مجہپر کہ قرآن کو جمع کر آخر لا امر مینی جا بجا سے
تلاش کر کے قرآن کو جمع کیا تا اینکہ آخر سورہ توبہ کہ نزدیک ابو خزیمہ
انصاری کے پایا اور کسیکی پاس نہ تہا وہ یہہ آیت تہی لَقَدْ جَآءَ
كُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورہ توبہ تک اور جو کچہہ کہ مینی
جمع کیا صحیفو مین لکہہ کے ابوبکر صدیق کو دیدیا اور اونکی پاس
تا دوم حیات اونکی رہا بعد اوسکی عمر رض کے مدۃ العمر اونکی پاس
رہا پہر بعد وفات اونکی نزدیک حضرت حفصہ اونکی بیٹی کے رہا
اور روایت انس بن مالک مین مذکور ہی کہ حضرت عثمان نے
اون صحف کو حفصہ سے منگوا لیا اور وعدہ کیا کہ بعد نقل لینی کے
اوسکو واپس کرونگا جب حضرت عثمان نے قرآن کو جمع کروایا تو
اوس صحف کو حفصہ کے پاس بہیجدیا اور اپنی قرآن کا ایک ایک
نسخہ اطراف ممالک مین بہیجا اور حکم کیا کہ سوا اس قرآن کے جو کچہ

قوله تعالى وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِيْنَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ

کسی صحیفہ یا مصحف مین ہو اوسکو جلا دین شیخ عبد الحق دہلوی نے
لکہا ہے کہ اِس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جو صحف نزدیک حضرت
حفصہ کے تہی بعد واپس کرنیکی پہر وہ بہی جلا دئی گئے انتہی ملخصا
اور یہہ روایت تو مشہور ہے کہ جبکہ ابن مسعود نی انکار دینی کا
اپنے مصحف کے کیا تو حضرت عثمان نے اونکو ضرب اور تادیب
کے اور اونسی بزور قران مجید کو لیکی جلوا دیا اور کچہہ پاس اونکی
صحابیت اور جلالت قدر کا نکیا خلاصہ یہہ ہی کہ دلسوزئ سے
خلافت نیا دی قران سوزی مین طشت از بام افتادہ ہی کہ علماے
اہل سنت بہی انکار اوسکا نہین کرسکتے بلکہ فخر رازی نے نہایۃ
العقول مین لکہا ہی کہ جلا ڈالنا باقی مصاحف کا درحقیقت نہایت
تعظیم ہی کہ مبادا کوئی پرزہ اوسمین سے زمین پر گر پڑے
تو باعث اہانت اور سبکی کا ہوگا سبحان اللہ جلانا قران
کا تعظیم ٹہیرا اور گرنا اوسکا زمین پر باعث تحقیر کا ہو احال آنکہ
جلال الدین سیوطی نے کتاب اتقان مین قاضی حسین سے نقل کی
ہی کہ اوسنی کہا کہ جلانا قرآن کا خلاف احترام ہی اور جو چیز
کہ خلاف احترام ہو وہ اہانت اور استخفاف ہی انتہی اب
ہم پوچہتے ہین کہ کیا اعتقاد ہی حضرات سُنّی کا اس مقدمہ مین

وانی خفت الموالی من ورائی وکانت امرأتی عاقرا فهب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعله رب رضیا

معتدبہ مین کہ جو مصاحف عہد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر مین لکہی
گئے ہتی اور وہ قرآن جو ابن مسعود وغیرہ اصحاب نے جمع کئی ہتی اور
حضرت عثمان نے اون سبکو جلادیا منزل من اللہ ہتی یا نہتی اگر کہو
کہ منزل من اللہ اور واجب العمل ہتے تو پہر کیون جلا ڈالی گئے اور
اوسمین کتنی آیتین ہتین اور اونمین کیا مذکور ہتا اور یہہ اون مصاحف
محرقہ مین اور اس قرآن مروج مین کتنا ایر پہیر ہتا اوسکا بتانا تو
ہمکو لازم ہی ہمسے کیا پوچہتی ہو یہہ طرفہ ماجرا ہی کہ تم جلاؤ اور ہم
سی پوچہو کہ کیا ایر پہیر ہتا اگر کہو کہ ایسا اختلاف ہتا کہ جیسا
اختلاف قراءتونمین قراء سبعہ یا عشرہ کی ہی تو یہہ نہین ہوسکتا
اسواسطے کہ ایسا اختلاف تو اب ہی موجود ہی پہرا سکو کیون
نہ جلادیا اور اوسکو جلایا اسی صاف معلوم ہوتا ہی کہ اختلاف
بہت ہتا اور بڑا ایر پہیر ہتا پہر بتاؤ کہ وہ قران کہان گئے
اور دنیا مین کوئی اونکا حافظ ہی یا نہین اور کوئی نقل اونکی
کسی ملک مین موجود ہی یا نہین ہی اگر موجود ہی تو فرمائی کہان
ہی اور اگر موجود نہین ہین تو آیہ انا لہ لحافظون کسطرح صادق
ہوگا ولا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من
حکیم حمید بنا بر مزعوم اہل سنت کے کیونکر صحیح ہوگا اور اگر

ہو کہ وہ مصاحف محرفہ ہرگز منزل من اللہ نہ تہی اور یہہ قرآن مروج
منزل من اللہ ہی تو عہد شیخین مین اور اوائل عہد حضرت عثمان
مین کونسا قرآن تہا اور کسپر عمل کیا جاتا تہا اور تراویح مین
کیا پڑہا جاتا تہا اور تالیف کرنیوالی اون مصاحف کے اعتقاد
حضرات شیعہ مین مومن تہی یا منافق اگر مومن تہی تو مومن کا
کام یہہ نہین کہ کوئی نیا قرآن بنالیوی اور کہی کہ یہہ منزل من اللہ
ہی اور اگر وہ اصحاب کہ جہنون نے پہلی قرآن جمع کیا تہا وہ منافق
تہی اور اونکا جمع کیا ہوا ...... تہا تو مقام تعجب ہے کہ شیخین نے اپنی
وقت مین اون منافقون کی نہ چلوایا اور اوسکو معطل
رکہا اور احکام شرع کے اوس سے نکالی اور نمازون مین اوسی
پڑہا اور وہ لوگ ہی تو اصحاب تہی پہر حدیث اصحابی کا
لنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم تمکو یاد ہی یا بالکل فراموش
ہو گئی اور فرمائی کہ جناب رسالت مآب نے جو اپنی امت کو وصیت
کی تہی کہ مین تم مین چہوڑتا ہون کتاب اللہ اور اہل بیت اپنی کہ
یہ دونو جدا نہونگی تاوقتیکہ وارد ہون میری پاس حوض کوثر
پر مرا اوس سے کونسا کلام اللہ تہا اگر یہی قرآن مروج تہا
تو یہہ عہد حضرت عثمان مین مروج ہوا اسوقت کہان تہا اور وہ

اور وہ قرآن جو جلای گئے وہ تو منزل من اللہ نہ تھی تو پھر اہل بیت
اور قرآن مین عہد حضرت عثمان تک جدائی لازم آتی ہے شاید اس
حدیث وصیت مین اتنا فقرہ رہگیا ہی کہ عہد حضرت عثمان سی اُنمین
آپسمین جدائی ہوگی تا ورود حوض کوثر مگر توجیہ اس فقرہ شریفہ
کے کہ مین چھوڑتا ہون تم مین کتاب اللہ اور اہل بیت ع کو کسطرح
کروگی اور ابن عبد البر مالکی نے کتاب استیعاب مین محمد بن سیرین سے
روایت کی ہی کہ جب لوگون نے ابوبکر سے بیعت کی تو حضرت امیرؑ
نے بیعت مین تاخیر کیے اور اپنی گھر مین بیٹھہ رہی ابوبکر نے کہلا بھیجا
کہ کیون دیر کی تمنی میرے بیعت مین آیا کراہت کے تمنی میری امارت
اور خلافت سی پس فرمایا حضرت امیرؑ نے کہ کراہت تو نہین کے
مینے لیکن قسم کہائی ہے مینی کہ نہ اوڑہونگا اپنی ردا کو سوای وقت
نماز کی جب تک کہ جمع نہ کرکون قرآن کو کہا ابن سیرین نے کہ
روایت پونہچی مجھکو کہ اوحضرت نی جمع کیا قرآنکو موافق اوسکی کہ نازل
ہوا تھا اور اگر ہاتھہ آتا وہ قرآن تو البتہ اوسی علم کثیر حاصل ہوتا اور
اوسکی ترتیب دوسری روایت عبد الرزاق کے اسناد سی اوسی
کتاب مین مذکور ہی اب ہم پوچھتی ہین کہ وہ قرآن کیا ہوا اور
کہان غائب ہوا اور کوئی اوسکا حافظ اور اوسکی علم کثیر کا عالم ہی

یا نہین ہی اور اگر ہی تو کہان ہے اور کس ملک اور کس شہر مین ہے
اور جتنی سوال کہ تمنی ہم سی کئے تم سی بہی کئے جاتی ہین اوسکا جواب
تمپر لازم ہے اور تحقیق یہہ ہی کہ یہہ قرآن مروج اور جتنی قرآن کہ تحریف
ہوی ہم سبکو منزل من اللہ اور واجب التعظیم اور قابل التکریم جانتی
ہی اور اہانت اور استخفاف اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور احراق اوسکا
باعث احراق بنار جحیم ہی اور بنا بر روایات سبعہ احرف کی جو
اختلافات اومین ہتی وہ از جملہ ساتون حرفونکی ہتی کہ قران مجید
اونپر نازل ہوا تہا چنانچہ مشکوۃ مین لکہا ہی کہ خلیفہ ثانی نے خود
فرمایا ہی کہ سنا مینی ہشام بن حزام سی کہ پڑہتا تہا سورہ فرقان
کو برخلاف اوسکی کہ جو مین پڑہتا تہا اور جناب رسولخدا نے مجہکو پڑہایا
تہا ایس قریب تہا کہ مین اوس سے اسیوقت بہڑ جاؤن لیکن مینی
اوسکو چہوڑ دیا یہانتک کہ قراءت کو تمام کیا پہر تو مینی ردا اوسکی
گلی مین ڈالکی کہینچا اور کہسیٹتا ہوا جناب رسالت پناہ صلعم کی پاس
لیگیا اور کہا کہ سنا مینی کہ اس سے کہ پڑہتا ہی سورہ فرقان کو برخلاف
اوسکی کہ مجہکو آپنی تعلیم کیا ہی فرمایا اوآنحضرت نے مجہسے کہ چہوڑ دے
اوسکو بعد ازان ہشام سی فرمایا کہ پڑہ تو کسطرح سی پڑہتا ہی اوسنی
پڑہا اوسیطور سی کہ پہلی مینی اوس سے سنا تہا اوآنحضرت نے فرمایا

فرمایا کہ اسطورسی یہ سورہ نازل کیا گیا ہی پہر مجہسے فرمایا کہ تو بہی پڑہ
مینی بہی پڑہا فرمایا کہ اسطرح سی نازل کیا گیا ہی مین اوسوقت حیران
ہوا کہ دونونکو فرمایا کہ اسطرح سی نازل ہوا پہر حضرت نے فرمایا کہ
یہہ قرآن نازل کیا گیا ہی سات حرفون پر پس پڑہو جسطرحسے کہ میسر
ہو اور مخفی نرہسے کہ یہہ سات حرف غیر قراء تون قرای سبعہ کے
تہے کہ وہ حروف باقی نہ رہے اور یہہ باقی ہین مانند قراءت
ابی بن کعب اور ابن عباس کے کہ آیہ متعہ کو اسطرح پڑہا ہی فما
استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی فاتوہن اجورہن فریضۃ
چنانچہ تفسیر کبیر مین مذکور ہی اور ابن اثیر جزری نی بہی اقرار اسکا کیا ہے
کہ سبعہ احرف سوای قراءت سبعہ کے ہی اگر تم کہو کہ قراءت
الی اجل مسمی کے قراءت شاذہ ہی اسکا اعتبار نہین ہی تو ہم کہین گے
کہ یہہ قراءت شاذہ نہین ہے بلکہ تمنے اسکو شاذ بنا دیا ہے
اسلئی کہ بہت سے قرآنون کو جلا ڈالا اور ایک ہی کو باقی
رکہا پہر جو قراءت اوسکی سوا ہوگئے وہ تو شاذ کہی جاوی گی
اگر وہ سب قرآن موجود ہوتی تو کاہیکو شاذ ہوتی اور یہہ قراءت
تو تفاسیر اہلبیت سی ثابت ہی اور موافق حدیث ثقلین کے
جدائی قرآن کے اوسنی محال ہے خلاصہ مطلب یہہ ہی کہ یہہ قرآن

مروج بلاشبہہ منزل من اللہ اور واجب العمل ہی مگر یہہ جو پوچھی
ہو کہ کچہ کم وکاست اسمین ہوا یا نہین سو روایات اور احادیث
شیعہ اور سنی سی قرآن کا نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لیکن
نہ ایسا نقصان کہ مانع ومنافی عمل کا اس قرآن موجود پر ہو اسلئی
حضرات اہلبیت کا بہی عمل اس قرآن مروج پر تہا اور حکم عمل کرنیکا
اس پر ہمکو بہی ہے ہان بعض قدمای علمای ہماری بالمرہ انکار نقصان
قرآن کا بہی کیا ہی مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کچہ اسمین نہین ہوا
ہی مشکل ہے لیکن زیادتی کسی آیت کی تو البتہ نہین ہوئی ہی اور جو
تمنے پوچہا کہ جمع کیا ہوا حضرت امیرع کا یہی قرآن ہی تو یہہ سئوال
تمسے بعید تہا اسواسطی اگر یہہ وہی قرآن ہوتا تو محنت اور مشقت
عثمان کے جمع کروانی قرآن مین زید بن ثابت وغیرہ سی اور احراق باقی
مصاحف مین بالکل برباد ہو جاتی اسکو تم کیونکر گوارا کرسکتی ہو اور وہ قرآن
جو حضرت امیرع نے موافق تنزیل کے جمع فرمایا تہا وہ اونہین حضرت کی پاس
اور انکی اولاد طیبین وطاہرین کی پاس موجود اور مخزون رہا اور اب
حضرت صاحب الامرع کے پاس موجود ہی جسوقت مین کہ آنحضرت کا ظہور اور
خروج ہوگا تو وہ بہی ظاہر ہوگا فقط اب حضرات سنیہ کو بیان ہے اعتقاد اور جواب ہمارے
سئوالونکا ضرور اور ختم ہی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم   تمام شد

اونکی شہادت کے یعنی جناب امام حسن اور جناب امام حسین ؑ نے گواہی دی حضرت فاطمہؑ
کیطرف سے فدک کے باب مین اور انہونے نشنی اور تمام مہاجر اور انصار اس روایت
اور حدیث مین متفق ہین کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا اِنَّ اللہَ یَغْضِبُ لِغَضَبِكِ وَیَرْضیٰ
لِرِضَاكِ یعنی ای فاطمہ بدرستیکہ خدا غضب کرتا ہی واسطے غضب ہونے تیرے کی اور خوشنود اور
رضامند ہوتا ہی ساتھہ تیری خوشنودی اور رضامندی کے پس بموجب اس حدیث کے حضرت
فاطمہؑ کا غضب غضب خدا کا ہی پہر خدانے ان پر غضب کیا ہوگا بحکم حدیث اول کے فاطِمَۃُ بضعۃ
مِنِّی ہی پس جو کوئی کہ رنجیدہ کری اور دکھہ دیوی حضرت فاطمہؑ کو اوس نے رنجیدہ کیا اور
دُکھہ دیا خدا کو اور خدا فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللہُ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنے بدرستیکہ وہ لوگ جو ایذا دیتی اور رنجیدہ کرتے ہین خدا اور اوسکے رسول
کو لعنت کی خدانے اون پر دنیا اور آخرۃ مین انتہی پس بلاشبہہ وی اور اونکی اتباع ظالم
اور کافر ہونگے اور لعنت خدا اور رسول اور ملائکون یعنے فرشتون کی اونپر ہوگی اور غضب
الٰہی کا متوجہ اونکی ہوگا جبکہ حشینہ نے سخن کو یہان تک پونہچایا تب ابراہیم اور ابو یوسف
اور شافعی اور تمام علما ایکبار اوٹہی اور قصد اور ارادہ حشینہ کے قتل کا کیا اور جفا کرنے
اور ایذا اور آزار دینے مین اوسکے ہوئے اور اوس نے بہی بقدر طاقت اور قوت اپنی
کے کوشش اور سعی کی اور داڑہی کو ابراہیم کی اپنے ہاتہہ مین پکڑی اور چہوڑتی نہین تہی
اور ہارون رشید دیکہتا تہا جسوقت کہ یحیی بن خالد برمکی نے اِنکی ہجوم کو دیکہا ہارون رشید
کے پاس آیا اور کہا کہ تو آج رسولخدا کے جگہہ پر بیٹہا ہی اور یہ ایک لونڈی نے تمام علماء
زمان کو الزام دیا اور سب کو عاجز کیا ہی اور انہونے ساتہہ ظلم اور تعدی کے تیری
مجلس مین ارادہ اوسکے قتل کا کیا اور قصد اوسکے ایذا اور آزار کا کیا ہی اور ہر ایک
اُمرا نے حشینہ کے جانب داری کی باتین اور حکایتین عرض کرتے ہتے اور ابن عم ہارون
رشید کے چچا کا بیٹا جو محبان اہلبیتؑ سے تہا تلوار کہینچکر ابراہیم اور علماؤن کے
طرف متوجہ ہوا سب نے ایکدفعہ حشینہ سے دست کوتاہ کیا یعنے ہاتہہ اٹہایا اور اپنی

جگہہ پر بیٹہی ہارون رشید ابراہیم پر غصہ اور غضب ہو کر بولا کہ کچہ شرم خدا سے نہین
رکہتا اور رکرتا ہی اور تم سب علما جو حاضر ہو اپنی تئین علم اور فضل تمام اہل زمان سے جانتی ہو اور
جواب سے ایک لونڈی کے عاجز اور مضطرب اور گہبرا گئے ہو اور تمام مردم یعنی سب لوگ خواص
اور عوام سے تم پر ہنستے اور تمسخر کرتے ہین باوجود اِسکے شرمندہ نہین ہوتے ہو اور قصد قتل
اور ایذا اور آزار اوسکے کا کرتے ہو جسوقت کہ لوگون نے اِن باتون کو ہارون رشید سے سنا
تب سب نے امرا اور اعیان دولت سے ملامت کرنے شروع کی اور ابراہیم اور تمام علمائون
کو مذمت اور تشنیع اور سرزنش کی حسنیہ باوجود اِنکے ہجوم کی خائف نہتی اور چپ نرہی اور
دوسری مرتبہ پہر آغاز سخن کرکے بولی اِی معاندان گمراہ اور اِی دشمنان خاندان رسول خدا خدا سے
ڈرو اور روز بازخواست یعنی قیامت سے اندیشہ کرو اور واسطے جاہ اور منصب دنیا
اور پانچ دن کی زندگی کے گمراہ پر عداوت مصطفے اور مرتضی اور اہلبیت کے مت باندہو
اور سا نہہ کلام مزخرفات اور جہلات کے جو قبیل افسانہ اور افسون سے ہین کوتاہ نظر والون
کی یعنی احمقون اور نادانون کی آنکہون کو مت چہپاؤ کہ فلانا سا نہہ اتفاق فلانے کے
خلیفہ ہوا اور فلان کو واسطے فلان کے امیر کیا پہر وہ افضل ہوا اور مانند ان حکایات
واہیہ اور روایات لاغیہ کو یعنے بیہودہ اور لغو اور جہوٹی حکایتون اور روایتون
کو علم رسالت اور نبوت اور امامت اور عصمت اور طہارت اور اسرار ملائکہ اور
تحقیق حقایق مین حجت قرار دیتے ہین اور زبان خلایق مین ڈالا ہی اور انکو گمراہ کیا ہی
کیون نہین قیامت اور حشر اور نشر اور عذاب ابدی سے یاد کرتے اور غضب الٰہی سے
نہین ڈرتے ہین سو ہزار فتنے خلق مین ڈالی ہین اور سو ہزار فرسنگ دور تر لوگون
کو معرفت خدا اور رسول اور امام برحق سے پہینکے ہین اور ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ
مین چہوڑ دیئے ہین اور اکثر حکایتین اور روایتین اور احادیثین موضوعہ تمہارین
نقل کی گئے ہین اون سے جو ظالمان اہل بیت اور فاسقان اور زنان اور کودکان
گنجشک بازان ہین یعنی بہت روایتین اور حدیثین تمہاری یہان کی بنی ہوئی اور نقل

اور نقل کی گئیے ہین اونسے جو ظلم کرنیوالے اہل بیت پر ہتے ... ما ان یعنی لوگ
اور بچون سے ہین اور قبیل افسانہ اور خواب اور خیال سے ہین اور یہ
شخص قصہ اور کہانی کہتا ہی بہت سے عورتین اور بچے سنتے ہین اور بعد
قصہ اور افسانہ تمام ہوتا ہی اون بچون کبوتر بازون اور عورتون اور فاسقو
کو سلک روایت کرنیوالون اور حدیث اور اخبار لکہنیوالون مین لکہتے ہین قال
راوی فلان اور افواہون مین ڈالیتے ہین کہ فلان حدیث فلان شیخ نے پڑہی ہتی اونہین
فلان شیخ سے روایت کرتا ہی اور فلان شیخ جولاہا اور حجام محدث اور مفسر ہی اور فلان
جاہل بے بصیرت فلانے زاویہ مین صاحب چند اربعین ہی یعنی گئیے ایک چلا فلانے زاوی
مین بیٹہا ہی اور بڑی اولیاؤن اور مقتداؤن مین سے ہی زمانے کے اور فلان شیخ نے
خواب مین دیکہا ہی اور حضرت پیغمبر سے ایسا سنا ہی اور علی ہذا القیاس جاہلان بے
بصیرت اور ابلہان بے معرفت اور کوران زاویہ جہالت اور غولان بادیہ ضلالت
اطراف بلاد اور جوانب امصار اور آفاق سے آتی ہین اور جمع ہین اور بسیار او پیش اور پس
بترک جو یان دوڑتے اور چلتے ہین اور واسطے تمہاری نقل کرتے ہین اور بنائی شریعت
اور معرفت اور طریقت کو اوپر خواب اور خیال اور وہم اور گمان کے رکہکر تمہارے
لئیے نقل اور روایت کرتے ہین کہ ذوق اُن مہملات اور مزخرفات کا اس طرح سے
خیالات عوام کالانعام اور ابلہان بدانجام مین مستحکم اور مضبوط ہوا ہی کہ ساتہہ مسمار
یعنی میخ قضا اور قدر کے ان سے زایل نہین ہوسکتا ہی کرین اس سبب سے ہرج اور مرج
اور تعدیل اور تبدیل اور طعن اور تکفیر درمیان عوام کے پدیدار اور ظاہر ہوتے اور ایک
نہایت زمانا اس پہ گذرا کہ اولاد اور احفاد اور اولاد دراولاد اور پوتے اور پڑپوتے
اور نواسے ان کے وجود مین آئے اور پیدا ہوئے اور ہونگے گویا بغض اور عداوت اہلبیت
اور اولاد اور پیروان اور شیعیان اہلبیت کی میراث مین لیے ہی اور ان کی مخالفت
کا طریق اختیار کیا ہی اور کرتے ہین اور ظالمون اور فاسقون اور اعدائی خاندان

ہتی اور شرب خمر مین بسر کئے ہتی اون کو معصومان خاندان نبوت پر
ورجو ملاہی اور قصائی ایک دوسری سے روایتین کرتے ہین اور
چاہی کہ نقلین اور روایتین اور حدیثین اور آیتین جو کچہ کہ حضرت
ہین ع سے پہنچین اور وارد ہوئی ہین کہ ساتہہ اتفاق علماؤن اور
یہ ... ہین ے معصوم اور مطہر اور طیب اور طاہر ہین قبول نہین کرتے اور منظور نہین رکہتے
ہین اور قول اور فعل معصومون کو اعتبار نہین کرتے ہین اور حدیث اور روایت جو کہ عائشہ
اور انس بن مالک اور ابو ہریرہ اور عمرو عاص اور معاویہ سے پہنچی ہو اوسکا اعتبار کرتے
ہین جو ہر ایک ان مین سے مدبرین اہل روزگار اور اخس اور اوثق جمیع کفار سے ہین اور ساتہہ
اعتقاد تمام اہل اسلام کے طعن اور لعن اس گروہ کے واجب تر ہی عبادتون سے ای ابراہیم
تو اپنی صدیق اکبر اور فاروق اعظم سے کیا فضیلت رکہتا ہی لا اور ظاہر کرتا سنو مین
کہ کون صدیق اور فاروق تمام عالم پر ثابت اور صادق ہی اور یہہ محض قول کے تمسخر ہی
بیان کر کہ کس جہتہ سے اور کس علم اور فضیلت اور زیادت سے اور کس تقوی اور طہارت
سے اور کس بندگی اور عبادت سے اور کس سخاوت اور مروت اور ساتہہ کس دلیری
اور شجاعت اور کونسی لڑائین جو بہت سی کی ہین اور کونسی بہت دلیرون اور شجا
عون کو مارا ہی اور دست برد محکم کونسا کیا ہی اور کونسی مشکل کو حل کیا ہی اور کون معجزہ
اور کرامت ایسے واقع اور صادر اور ظاہر ہوئے ہی ای ابراہیم تیری پیشوا ای متقدمین
جو کہ متابعت کفر اور ضلالت کی کرتے تہی زر اور روپی اور مال بہت سا صرف کرتے
اور دیتے تہی تا علی الرغم یعنی ضد پر حضرت امیر ع کی حکایتین اور قصین بے اصل وضع کرین
اور بناوین غیر ذات کے حق مین جیسے رستم اور اسفندیار اور کیکاوس اور کیقباد اور زال
اور غیرہ کے حق مین ترتیب کرکے آفاق اور اسواق اور کوچہ اور بازار مین پڑہا کرتے اور
شہرت دیا کرتے اور ہر ایک کے واسطے طرح طرح اور عنوان عنوان کی شجاعت اور دلاوری مشہور
کرتے تہی اور شہرت دیتی تہی حضرت امیر ع کے شجاعت اور دلاوری پر اور محاربات اور شجاعتین

شجاعتین اور دلیریان کفار کے اپنی دفترون مین لکہتے اور ثبت کرتے تہے اسلیئے تا کہ مردمان یعنی لوگ
ذکر شجاعت اور بیان دلاوری حضرت امیرؑ کو نکرین اور بہول جائین اور محاربات اور جنگین
حضرت امیرؑ کو بالکل فراموش کرین اور باوجود اسکے پہر کہتے ہین کہ ہم عداوت اہلبیتؑ کی
نہین رکہتے ہین اور اظہار محبت اہلبیتؑ بہی کرتے ہین ای ابراہیم فضیلت کے معنی کر اور کہو
کہ کس چیز سے حاصل ہوتے ہین ثوابًا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ بیان کر کہ افضلیت کی کیا معنی ہین اور ثواب
اوسکا کس رہگذر سے حاصل ہوتا ہی کہ کسی پر ایک اہل عالم سے ثابت نہین اور سنا نہین
ہی اور قرآن اور حدیث اور اخبار مین واقع نہین ہوا ہی ذرا اپنی داڑہی سے شرم کر
اور ترک ان جہلات کو کر اور جان کہ اول زمان خلافت سے تا غایت اور آخر بنا ئے مذہب
اور ملت تمہاری کے اوپر تعصب اور عناد اور ظلم اور تعدی کی ہوئی تہی اور کسی ایک کو سادات
اہلبیت سے اور علمائے شیعہ اور سایر محبان اور موالیان انکی کو مجال بحث اور جدل کی
ندی کہ مذہب اہلبیتؑ کا اظہار کرین بلکہ انکی قتل کا قصد اور ارادہ کرتے اور کہتے ہین کہ یہ
اشد کفار ہین اور لوگون کو تحریص اور ترغیب کرتے تہی انکے قتل پر اس ڈر سے کہ تم کو
فضیحت اور رسوا کرین اور تمہاری مذہب کا ابطال کرین یعنی تمہاری مذہب کو باطل کرین
اور کفر اور ظلم اور فسق تمہاری اماموں اور پیشواؤن کا کہ اعدا اور دشمنان حضرت رسول
اور آل اور اہلبیت اوسکے ہین تمہاری اوپر ثابت کرین جیسے کہ مین نے ثابت کیا اس
مجلس عالی مین ساتہہ دولت اور اقبال خلیفہ زمان کے اور جان ای ابراہیم کہ تمام عقلا اور
داناؤن پر ثابت ہی کہ تم دشمن اور اعدای اہلبیت رسول خدا ہو اور امام اور پیشوا تمہارے
قاتل اور اعداء اہلبیتؑ تہی اور ایک عداوت اور نفاق جو کہ ساتہہ حضرت رسول خدا
کے رکہتے تہی اور اوسکو اظہار نہین کر سکتے تہی خدا نے اپنی رسول کو اوس سے خبر دیتی یہان
تلک کہ بعد رحلت حضرت رسول کے اوسکو یعنی عداوت اور نفاق کو ظاہر کیا اور انتقام
اوسکے اہلبیت سے لیا اور تم بہی اونکی پیروی کرتے ہو اور آل اور اہلبیت رسول سے
منحرف ہوتے ہو اور اونکی پیرو اور شیعون کو عالم مین نہین رکہتے ہو اور اونکی نسل کو منقطع

کرتے ہو اور پہر دعوای اسلام اور مسلمانی کا کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ہم دین محمدؐ پر ہین واللہ کہ محمدؐ تم
سے بیزار ہین تمام علما بگیبار بولے کہ ہم بہی دشمنان اور اعداء اہلبیت محمدؐ سے بیزار ہین اور
اوس سے جو کہ ساتہہ انکی مقام عداوت مین ہے حسینیہ نے کہا خدا کی قسم تم جہوٹ بولتے ہو
تمہاری دل مملو اور بہری ہوئے عداوت اور دشمنی اہلبیت اور انکے پیرؤون سے ہین مین
حضور مین خلیفہ زمان کیے تم پر ثابت کرتی ہون جسطرح سے کہ مین کہتی ہون ای ابراہیم عید قربان
کے دن کہ علما اور مشایخ اور دانا اور سایر عوام الناس تمہاری مصلاء عید گاہ مین حاضر ہوتے
ہین جبکہ خطیب منافق منبر پر جاتا ہے اور قصہ حضرت ابراہیم خلیل اور حضرت اسمعیلؑ کی قربانی کرنیکا
فریاد اور شروع کرتا ہے تم گریہ اور بکا آغاز کرتے ہو اور ہائے ہائے داڑہین مار کر روتے ہو اور
جسوقت کہ سنتے ہو کہ حضرت ابراہیمؑ نے چہری ہاتہہ مین لی اور ارادہ ذبح اسمعیلؑ کا کیا
اسوقت فریاد اور فغان کرتے اور پگڑیان سر پر سے دے مارتے اور پہینک دیتے ہو اور
حال آنکہ کچہ زخم اور جراحت حضرت اسمعیلؑ نہ پہنچی تہی عاقبت الامر یعنی آخر کار گوسفند
یعنی دنبا خدا نے بہیجا واسطے قربانی کے اور گوسفند کو قربانی کیا جو ہر روز اون گوسفند
ہزارون اطراف عالم مین کشتہ اور ذبح ہوتی ہین روتے اور پیٹتے اور فریاد اور فغان
واسطے ایک گوسفند یعنی دنبیے کے کرتے ہو کہ قریب چار ہزار برس کے اس پر گذری
ہین اور ہر شہر و دیار اور ہر بلد اور امصار مین جو ایک شیعہ یا ایک مومن یا ایک دوست
اہلبیتؑ کو دیکہتے ہو کہ واسطے نور دیدہ رسول خدا اور جگر گوشہ علی مرتضی اور فرزند
ارجمند حضرت فاطمہ زہراؑ اور برادر جان برابر امام حسن مجتبی سیدی شباب اہل الجنۃ
امام حسین مظلوم شہید کربلاؑ محرم یا عاشورا یا سوا اسکے اور دنون مین اگر کوئی روتے
اور گریہ اور زاری اور نوحہ و بیقراری کرے تو کہتے ہو کہ یہہ رافضی اور اہل بدعت ہے باوجود
اسکے کہ حضرت اسمعیلؑ کے جد بزرگوار مثل جد امجد حضرت امام حسینؑ کے نہتی اور باپ اونکی مانند
انکی باپ کے اور مان اونکی مانند انکی مان کے اور بہائی اونکی مثل انکے بہائی کے اور فرزند اونکے
مانند انکے فرزند کے نہتی بہت سے ملاعین بے حمیت اور کافران اور ظالمان اور منافقان متفق

امت نے ساتھہ آنحضرت کے غدر اور مکر کرکے اوسکو بلاکر نہایت ظلم اور ستم سے آنحضرت
کو شہید کیا اور سر مبارک آنحضرت کو نیزہ پر سوار کیا اور حرم محترم اوس جناب کو
لوتا اور غارت اور اسیر کیا اور ہفتاد و دو تن یعنے ستر اور دو آدمی احباب و اصحاب
اور برادر اور برادرزادہ اور فرزندان آنحضرت کو شہید اور قتل کیا اور اونکی سروں
کو نیزون پر سوار کرکے شہر بشہر و دیار بدیار پہرایا اگر ایک مومن اونکی واسطے دلتنگ
ہوا اور گریہ اور زاری اور نوحہ اور بیقراری اور ماتم داری کری تو کہتے ہین کہ یہہ
رافضی اور اہل بدعت ہے یہہ کیا انصاف ہے کہ حضرت امام حسین ع کو قتل اس سے دو
سو یا تین سو برس کا عرصہ گذرا کہ شہید ہوئے ہین اونکو یاد کرکے روئی کوئی وہ را
اور اہل بدعت ہے ای ابراہیم کیونکر لایق اور سزاوار اور شایستہ ہے کہ واسطے ایک
بکری یا گوسفند کے جو چہار ہزار برس گذری رووین اور فراموش نکرین اور نہو سکے
کہ واسطے قرۃ العین رسول اور جگر گوشہ بتول کے جو بعد دو سو یا زیادہ برس کے شہید ہونکو
ہوئے روئین اور ماتم داری کرین حیف صد حیف و افسوس صد افسوس ای ابراہیم جبکہ حسینیہ
نے سخن کو یہان تلک پہنچایا ہاتھہ سر پر مارا اور مقنعہ سر سے پہینک نوحہ و زاری اور ہائی ہائی
رونا آغاز کیا اور کہتی تہی وہ حسین جو دوش مبارک حضرت رسول پر سوار ہوتا تہا اور
اپنے پاؤن کو حضرت رسول پہ مارتا اور کہتا تہا کہ جلدی جلدی چلو حضرت رسول ساتھہ اس
حرکت کے فخر کرتے تہی اور فرماتے تہی کہ ای حسین نیک سوار ہے تو اور بہائی تیرا حسن اور
تم دونون نیک سوار ہوا اور نیک ہے باپ تمہارا اور نیک ہے مرکب تمہارا حیف صد
حیف کہ حلق مبارک حسین جو بوسہ گاہ حضرت سید کائنات ص اور سرور موجودات اور
فخر عالم اور عالمیان کا تہا ساتھہ تیغ بیدریغ کے کاتا اور سینہ بے کینہ پر اوسکے گہوڑی
دوڑائے اور اوسکے قاتلون کو تم اپنا امام اور پیشوا جانتے ہو یہہ کہتی تہی اور روتی تہی واسطے
گریہ اور رونے سے تمام لوگ حضار مجلس سے گریہ اور زاری اور شیون اور بیقراری
بلند ہوئے یعنے سب لوگ رونی لگی ہارون رشید ڈرا کہ مبادا فتنہ برپا ہو یعنے

ایسا ہو کہ فتنہ اوٹھی اوسیوقت حکم کیا کہ خلعت فاخرہ اور لباس بہاری واسطے حسینہ کے
لاوین اور حسینہ کے مباحثہ کو منقطع اور موقوف کیا حسینہ نے کہا ای خلیفہ زمان مجہی اتنی مہلت
دیجیے تا مین اوس سے ایک سؤال اور کرون اور باب کو تمام اور ختم کرون کہا بول حسینہ
نے کہا ای عالمون اور فاضلون جو حاضر ہو تمکو قسم دیتی ہون اوس خدا کی جو معبود ہی
ساری عالم کا سچ کہو کہ کہین کسی کتاب مین یا حدیث مین دیکہا یا سُنا ہی کہ حضرت
پیغمبر کسی حال مین یا مسجد یا کوئی اور جگہہ مین جو بیٹہہ ہنی کسیکو حضرت علی پر مقدم کہتی
اور امیر کرتی ہتی یا کیا ہوگا سب عالمون نے تصدیق کیا اور کہا کہ حضرت پیغمبر نے کسیکو
مقدم اور امیر نہین کیا حضرت علی پر حسینہ نے کہا جبکہ خدا اور رسول نے کسیکو اوس
حضرت پر امیر اور مقدم نہین کیا تب تم کیونکر جایز اور روا رکہتی ہو کہ بعضی جاہلان
اُمت سے اوپر آنحضرت کی امیر اور مہتر اور مقدم رکہتی اور کرتی ہو ای ابراہیم
جسوقت کہ حضرت رسول نے سورہ براءت ابا بکر کو دیکر ساتہہ ایک خلق انبوہ
اور عظیم کے بہیجا کہ سورہ براءت کو مکہ معظمہ مین لیجاوی اور کافرون پر پڑہی
تب حکم الٰہی ہوا کہ اوس سے لیکر حضرت امیرؑ کو دو کہ وہ جناب تن تنہا یعنی اکیلا
لیجا کر کفار مکہ پر پڑہی چنانچہ فرماتا ہی کہ لَا یُؤَدِّیْ بِهَا عَنْكَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ رَجُلٌ مِنْكَ
یعنی ادا نہین کرتا اور کریگا اوسکو تیری سے مگر تو یا کوئی مرد جو تجہسے ہو اسکو ادا
کریگا انتہی حضرت رسولؐ نے حضرت امیرؑ کو بہیجا کہ سورہ براءت ابی بکر سے لیکر اوسکو
اور اوس لشکر خلق انبوہ کو پیچہی پہرا یا ابا بکر شرمندگی سے ہو سکا طرف مدینہ کی متوجہ
ہووی حضرت امیرؑ سے استدعا کی کہ کسیکو بہیجکر خدمت مین حضرت رسول کے
میری واسطے رخصت حج کی حاصل کیجیئے کہ مین مراجعت نکرون یعنی نپہرون اور
تمہاری خدمت مین رہون حضرت امیرؑ نے بنا بر امتثال حکم الٰہی اور فرمان
برداری حضرت رسالت پناہی کے ابا بکر کو پیچہی پہرا اور آپ تنہا یعنی اکیلے
تشریف لیگئے اور سورہ براءت کو کفار مکہ پر پڑہی اور سنائی فَاِذَا انْسَلَخَ

انسلخ الاشهر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموهم وخذوهم واحصروهم و
اقعدوا لهم کل مرصد یعنے پس جب تمام ہوجاوین مہینے امن کے پہر مارو تم مشرکون
کو جہان پاؤ اونکو اور پکڑو اونکو قید مین اور باز رکہو اونکو طواف مسجد حرام سے اور
بیٹہو واسطے اونکے ہر گہات کی جگہہ پر انہتی اور اسیطرح کتنی شرطین جو مقرر ہوئی
ہتین اور بعضی حکم الہی جو ہتے سب اونکو پہنچا دئے اور کسی نے اہل امت سے انکار اسکا
نہین کیا ہے ای ابراہیم یہہ تمہاری کتابون مین مسطور اور مذکور ہے یا نہین براہیم
نے کہا سچ ہے کسیکو اسمین انکار نہین ہے اور کوئی انکار نہین کرسکتا حسنیہ نے
کہا ای ابراہیم جسوقت کہ حضرت رسولؐ حالت نزع مین ہتے اوسوقت اسامہ بن
زید کو سردار لشکر کا کیا اور فرمایا کہ لعن الله من تخلف عن جیش الاسامة
الا علی بن ابیطالب و فضل بن عباس یعنے لعنت خدا کی اوس پر ہووے جو
تخلف کرے اور پہرے لشکر اسامہ سے اور تحت رایت اوسکی مین نہو یعنی اوس
کے حکم مین نہووے مگر حضرت علی بن ابی طالب اور فضل بن عباس کہ یہہ دونون
اون مین سے نہین ہین اور حضرت پیغمبر اس بات کی تکرار کرتے ہتے اور ابابکر
اور عمر اوس کلام حضرت کو ناسنا جانتے ہتے اس خوف سے کہ اگر یہہ جاوین
تو مبادا حضرت رسول اپنے واسطے قائم مقام مقرر کرین یعنے ٹہراوین حضرت
امیرؑ کو اسامہ نے بنابر حکم الہی کے کسیکو بہیجکر انکو بلایا اور طلب کیا ابابکر اور عمر نے
عذر کیا اسامہ سے کہ حضرت رسول نے ہمکو بلایا ہے یہہ کہکر دونون پہر کر چلے آئے
حضرت رسول نے اون پر غضب کیا اور بہت خفا ہوئے یہان تلک کہ متوجہ عالم
بقا کے ہوئے یعنے رحلت کیئے انہونے حضرت پیغمبر کو چہوڑکر سقیفہ بنی ساعدہ مین گئے
اور امر خلافت مین منازعہ کیا تا یہہ کہ خبر اسامہ بن زید کو پہنچی اوسنے کسی
شخص کو انکے پاس بہیجا کہ تم توکرا اور تابعدار میری ہو تم کو امر خلافت سے کیا
کام ہے اور سا نہہ اتفاق جمیع امت کے ہے کہ بعد رسول خدا کے لیے توکر اور

اور تابعدار اسامه بن زید کی تهی اور اگر ان کو لیاقت خلافت اور امامت اور
وسمایت هوتی تو چاهیئے تها که اسامه بن زید انکا نوکر اور تابعدار اور اونکی تحت
رایت مین هوتا اور جبکه حضرت رسولخدا وقت رحلت سے تا نفس آخر تک ساتهه
اجماع امت کے ان پر غضبناک اور خفا رهے تهی تب بلا شک خدا بهی ان پر
غضبناک اور خفا هوگا اور یهه تمهاری تمام کتابون مین لکها اور مسطور هے اور اسکا انکار
نهین کرسکتے هو که ابابکر اور عمر نوکر اسامه بن زید کے تهی اور اوسکے ساتهه نهین گئے اور
مخالفت خدا اور رسول صلعم کی کئے اور خدا اور رسول ان سے ناراض اور غضبناک اور خفا هوئے
اور رهے اور جس سے که خدا اور رسول ناراض اور غضبناک اور خفا هووین البته عذاب ابدی
یعنی همیشه اوسکے متوجه هوگا ابراهیم اور سب علما شرمندگی سے خلایق کے سر نیچی ڈالے تهی
حسینه نے کها الحمد لله والمنه که بدولت خلیفه زمان اس شکسته ناتوان نے فضایل
اور مناقب اهلبیت رسولخدا کے اور کفر اور زندقه اور ظلم اور مخالفت اعدای اهلبیت
رسول خدا صلعم کے جو کچه اور سننا که میری دل مین تها اور مین اپنی خاطر مین رکهتی تهی
علانیه اور بیخوف اور دهشت کے مین نے ظاهر کیا اور الزام اعدای دین کو ساتهه
حجت اور براهین کی مین نے دیا اور کیا اور کوئی محبان خاندان اهلبیت ع سے
ساتهه اس دولت کے موفق اور مؤید هوا تها جو یهه کنیز ضعیف هوئی اگر خلیفه
زمان کو ملالت نهوتی تو بجد اقسم هرگز منقطع اور عاجز نهوتی دلیل قایم کرنے مین
اوپر حقیقت مذهب اهلبیت رسالت صلعم کے انکے فضایل اور مناقب اتنی بیان
کرتی اور کهتی که سننے والون کو قوة احصاء اور شمار اور اوسکے گنتی کے نهو
تی آخر کار یحیی بن خالد برمکی نے منهه ابراهیم کیطرف کرکے کها که اوس نے کچه تقصیر نکے
ثابت کرنے مین اپنی مذهب کے پهر یحیی اور تمام سلاطین اور امرا اور اعیان اور
اکابر اور اصاغر نے موافق اور مخالف سے جو که اطراف ممالک اور اکناف
عالم سے اوس مجلس مین حاضر تهی حسینه کو دعا اور تحسین اور آفرین کرتے تهی

کرتے تھے اور شاباش دیتے تھے اوس دن چار سو آدمیون نے اپنے مذہب کو
تغییر اور تبدیل دیگر طریق اور مذہب اہلبیت عصمت اور طہارت ع کا اختیار
کیا اور ہارون نے اوس دن سے بہ ارادہ قتل سادات کا نکیا اور متعرض اور
مزاحم شیعون کا نہوا اور حکم کیا کہ حسنیہ کو دوسری دفعہ خلعت فاخرہ دیوین
اور بہت سے نوازش کی اور اوسکی خواجہ کو بموجب شرط کے صد ہزار یعنی سو
ہزار زر خلیفتی ساتھہ خلعت فاخر کے دیا اور نوازش کی اور حسنیہ کو بلا کر
آہستہ کہا کہ اس شہر سے چلی جا جہان تیرا دل چاہی مبادا کہ تجھکو قتل کرین
حسنیہ اور اوسکا خواجہ نے پائی تخت ہارون کو بوسہ دیکر اور دعا و ثنا بجا
لاکر مجلس سے اوسکے شگفتہ خاطر اور خوشحال ہو کر باہر آئے اور پسر عم ہارون
یعنے ہارون کے چچیری بھائی نے جو محبان خاندان اہلبیت رسالت ص کا تہا
اور تمام جو کے محب تہی اونہو نے حسنیہ کو بخشش اور نوازش کی ابراہیم شر
مندہ اور روسیاہ کرسی زرین سے اوٹھکر ساتھہ ابو یوسف اور شافعی
اور دوسری روسیاہون کے جو افسار تقلید گردن مین ڈالکر راہ عداوت
اہلبیت ع کی چلتی تہی اوس مجلس سے باہر گئے خلایق اور پسر عم ہارون ساتھہ
انکے مسخر اور ہنسی اور مسخری کرتے تہی اور ٹھٹھے مارتے تہی حسنیہ ساتھہ اپنی
خواجہ کی اور جمعیت کثیر کے شہر بغداد سے نکلکر متوجہ مدینہ منورہ حضرت رسول
کے ہوئے اور اپنی تئین بیچ خدمت حضرت امام رضای علیہ السلام اور باقی سادات
اہلبیت کے پہنچایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی وِلَایَتِ اَهْلِبَیْتِ الَّذِیْنَ هُمْ شُمُوْسُ الْهِدَا
یَةِ وَبَدْرُ الدُّجیٰ وَعَلَی الْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِهِمِ اللِّئَامِ الْمَلْعُوْنِیْنَ فِی الْاَوَّلِیْنَ
وَالْآخِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْد بر دوستان خاندان نبوة ص پوشیده نماند که چون
نسخه ابصار المستبصرین و رساله حسینیه کمیاب بود و طالبان این دو رساله بسیار لهذا این بنده
کمترین میرزا احمد علی این دو رساله شریفه را از زبان اردو چهاپ نمودم رساله ابصار المستبصرین
را در متن و رساله حسینیه را در حاشیه امید که مطبوع طبایع خاص و عام گردد بتاریخ ۵ جمادی الاول
١٢٨٩

الحمد لله رب العالمین

تمام شد یک رساله شریفه حسنیه

در سنه ١٢٨٦ هجریه مقدسه نبویه صـ